

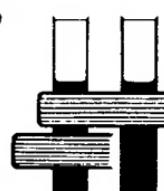
کیسھارینا بلوم کی کھوئی ہوئی عزت

ناول

ہائرش بول

فکشن ہاؤس

۱۸۔ فرنگ ڈڈ، لاہور



## جملہ حقوق محفوظ ہیں

## کیتھارنا بلوں کی کھوئی ہوئی عزت

(تالیف)

ڈاکٹر مبارک علی

## فکشن ہاؤس

18 مزنگ روڈ لاہور

فون: 7237430 - 7249218

کمپائیون پرنٹرز لاہور

ساخت

£1995

80 روے

۱۷۰

سروق

اشاعت

تہذیب

## پیش لفظ

ہائنس بول کا یہ ناول ۱۹۷۰ء کی دہائی میں لکھا گیا تھا۔ اس وقت جرمنی میں بائیں بازو کی نوجوانوں کی تحریک زوروں پر تھی۔ بائیزِ رہائش ہوف گروپ مسلح جدوجہد کے ذریعہ سماجی ڈھانچہ کو بدلنا چاہتا تھا۔ ان حالات میں دائیں بازو سے تعلق رکھنے والے ایک اخبار ”بلڈ“ نے سنتی خیز خبریں شائع کر کے حکومت کے ہر مخالف کو روی ایجنت اور ملک و مدن قرار دنا شروع کر دیا۔ ہائنس بول کا یہ ناول سنتی صحافت، پولیس تفتیش اور پھر پروپیگنڈے کے ذریعہ لوگوں کی جو منقی رائے بنتی ہے اس کی تصویر کشی کرتا ہے۔ اور اس سے یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ ان حالات میں متاثرہ افراد میں تشدد کے جو جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ کیا وہ صحیح ہیں؟

اس ناول کو اگر پاکستان کے حالات میں دیکھا جائے تو اس میں بہت مماثلت نظر آئے گی۔ ہمارے اخبار جو حکومت کے ہر مخالف کو ہندوستانی ایجنت قرار دیتے ہیں پھر ہماری خیہ ایجنسیاں جس طرح خوف و ہراس پیدا کرتی ہیں، اور کس طرح لوگ اس پروپیگنڈے پر یقین کرتے ہیں اس کا تجربہ ہمیں آئے دن ہوتا رہتا ہے۔

اس ناول کو اردو میں ترجمہ کرنے کا اس لئے خیال آیا تاکہ، اخبار، پولیس، اور عوای رائے کا معاشرہ میں جو کروار ہے اس کو سمجھا جائے۔

میں اس ناول کے ترجمے اور اس کی اشاعت میں ہائنس بول فاؤنڈیشن جرمنی اور لاہور میں اس کی نمائندہ روشن دماغی بائی کا ملکوں ہوں کہ جنہوں نے اس میں دلچسپی لی اور ان کے تعاون سے یہ ممکن ہوا کہ اردو میں پہلی مرتبہ ہائنس بول کا یہ ناول اشاعت پذیر ہوا۔

مبارک علی

نومبر، ۱۹۹۵ء، لاہور

## مصنف

### ہائنسٹر بول -

(۱۹۸۵ء—۱۹۱۴ء)

ہائنسٹر بول بورن ہائی مرٹن، جو کولون کے قریب ایک قصبہ ہے، وہاں پیدا ہوا۔ اس کی ابتدائی تربیت کتب فروشی کے پیشہ میں ہوئی۔ بعد میں کولون یونیورسٹی میں جرمن ادبیات اور لسانیات کا مطالعہ کیا۔ ۱۹۳۹ء میں اسے فوج میں ڈرافٹ کیا گیا۔ جنگ میں وہ چار مرتبہ زخمی ہوا، اور ۱۹۴۵ء میں جنگی قیدی بنا لیا گیا۔

جنگ کے تجربات اور جنگ کے بعد جرمنی کے حالات نے اسے بڑا متاثر کیا۔ انہیں موضوعات کو اس نے اپنے انسانوں اور ناولوں کا موضوع بنایا۔ وہ اتحاری کا زبردست مخالف تھا، کیونکہ اتحاری معاشرہ میں فرماں برداری اور اطاعت کی قدروں کو فروغ دے کر انفرادی و اجتماعی آزادی کو ختم کر دیتی ہے۔ اس کا مظاہرہ جرمنی میں ہٹلر کے عروج کے وقت ہو چکا تھا کہ کس طرح سے پوری جرمن قوم اتحاری کے سحر میں گرفتار ہو گئی تھی۔ لہذا اس کی تحریروں میں اس جرمن ذہنیت کے خلاف تنقید ہے۔

۱۹۲۷ء میں اس کی اولیٰ خدمات کے صدر میں اسے نوبیل انعام ملا۔

اس کے مشہور انسانے مندرجہ ذیل ہیں:-

سفرات  
لبے بالوں والا کان کن  
مرین، وقت پر آتی ہے  
اس کے بے بالوں میں مشہور ناول ہیں:  
آدم: نو کہاں ہے؟

صرف کر مس پر ہی نہیں۔  
بغیر چھٹ کا گھر  
ایک سخنے کی باتیں  
کیتھارنا بلوم کی کھوئی ہوئی عزت

اس کے علاوہ اس نے مضماین اور مقالات بھی لکھے ہیں۔ بول "PEN" کا صدر بھی رہا۔ اور آخر وقت تک حقوق انسانی کے لئے جدوجہد کرتا رہا۔

ان صفحات میں ہم جو بھی بیان کریں گے اس کی نیاد کچھ تو چھوٹی چھوٹی شادتوں پر ہے، لیکن تین مأخذ ایسے ہیں کہ جن کو ہم انتہائی اہم سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہماری خواہش ہے کہ ہم ابتداء ہی میں ان کے بارے میں وضاحت کر دیں تاکہ آگے چل کر انہیں درمیان میں لانے کی ضرورت نہ پڑے وہ تین مأخذ ہیں :-

پولیس تفتیش کاریکارڈ، ہیورٹ بلورنا (اٹالن)، اور پیٹریاٹ، سپلک پر ایکیوڑ اور بلورنا کا اسکول دینیورشی کا ساتھی)۔ یہ کہنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں کہ پیٹریاٹ نے انتہائی خاموشی و خفیہ طریقے سے دوستی کا لحاظ کرتے ہوئے پولیس ریکارڈ میں کچھ اضافے کر دئے تھے۔ کیونکہ ہاش اپنے دوست کی پریشانی اور ذہنی پر آنگی کی وجہ سے متکر رقا اور ہر طرح سے اس کی مدد کرنا چاہتا تھا۔ دوسری طرف بلورنا کی سمجھ میں اب تک یہ نہیں آ رہا تھا کہ آخر یہ سب کچھ کیوں اور کیسے ہوا؟ لیکن وہ یہ بھی کہتا تھا کہ ”میں جب بھی اس معاملہ پر غور کرتا ہوں تو مجھے اس میں کوئی الجھن نظر نہیں آتی ہے اور سمجھ میں آ جاتا ہے کہ یہ سب کچھ کیوں ہوا؟“

ہمیں ایسا نظر آتا ہے کہ کیتحار بنا بلوم کا مقدمہ الجھا ہی رہے گا، کیونکہ اس میں ملزم اور اس کے وکیل کی پوزیشن واضح نہیں ہے۔ اس لئے اگر ہاش اس مقدمہ کی پیروی کرتے ہوئے کچھ غلطیاں کرتا ہے تو وہ اس قابل ہیں کہ ان سے درگذر کیا جائے۔

جہاں تک ٹانوی مأخذوں کا تعلق ہے، تو ان کا یہاں ذکر کرنے کی کوئی خاص ضرورت محسوس نہیں ہوتی ہے۔ ان کا مقدمہ سے جو تعلق بنے گا اور نتیجتاً جو الجھنیں اور چیزیں گیاں ہوں گی وہ بالآخر خود ہی واضح ہو جائیں گی۔

اس میں تبدیلی کی گنجائش ہے تو ایسا سمجھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ رپورٹ کی بنیاد اہم ماذدوں پر ہے، مگر ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ڈھیلی ڈھالی ہے تو اس سے رپورٹ کی صداقت پر حرف آتا ہے۔ اس لئے یہ کہنا مناسب ہے کہ رپورٹ میں ادھر ادھر ہونے والے تمام واقعات کو باہم ملایا گیا ہے، بالکل ایسے ہی جیسے کوئی پچھہ (یا بالغ بھی) حوض کے کنارے کھیلتا ہوا اس کے پانی کو نالیوں کے ذریعہ کئی سوتوں میں پھیلا دیتا ہے۔ مگر جب ان نالیوں کا رخ ایک طرف کر دیا جائے تو پانی ایک جگہ جمع ہو جاتا ہے۔ اس رپورٹ کا مقصد بھی یہی ہے کہ تمام معلومات کو ادھر ادھر سے آٹھا کر کے ترتیب کے ساتھ بیان کر دیا جائے۔ اس لئے اگر قارئین کو کہیں بھی جھوول نظر آئے تو ہم ان سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان رکاوٹوں کو مد نظر رکھیں کہ جو ہمیں تمام واقعات کو ملائے میں پیش آئی ہیں۔ یہ بھی کسی حد تک صحیح ہے کہ بعض اوقات ان تمام کڑیوں کو آپس میں ملانا مشکل بھی ہوا ہے۔

-۳-

اس کہانی کے اولین حقائق دل ہلا دینے والے ہیں۔ ۲ فروری ۱۹۷۳ء کو کارنول کے افتتاحی موقع پر ایک ۲۷ سالہ عورت ۶ نج کر ۲۵ منٹ پر شر میں اپنے فیٹ سے ایک دوست کے گھر ڈالنی پارٹی میں شرکت کے لئے روانہ ہوئی۔ چار دن بعد ایسے ڈرامائی واقعات ہوئے کہ جن کو بیان کرنے کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ اس دن، یعنی اتوار کی شام کو (۶ نج کر ۳ منٹ) اس نے جرائم کشہر والر مونڈنگ کے گھر کی گھنٹی بھائی۔ جو کہ اس وقت پیشہ ور ان مصروفیات کی بجائے شیخ کا بھیس بدلتے ہوئے تفریع کے موڑ میں تھا۔ اس نے جیران دشدر مونڈنگ کو بتایا کہ اس نے ۱۲ نج کر ۱۵ منٹ پر اخباری رپورٹر دوڑ نونگیس کو اپنے اپارٹمنٹ میں گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے، اب کمشن برائے میرانی حکم کرے کہ اس کے اپارٹمنٹ کا دروازہ توڑ کر رپورٹر کی لاش کو وہاں سے ہٹایا جائے۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ سوا بارہ بجے سے ۷ بجے تک کا وقت اس نے شر میں گھومنے اور اس دکھ کو کم کرنے میں گذارا کہ جو وہ محسوس کر رہی تھی۔ مزید اس نے یہ بھی درخواست

کی کہ اسے گرفتار کر لیا جائے کیونکہ وہ بھی وہاں جانا چاہتی ہے کہ جہاں اس کا پیارہ لڈوگ ہے۔

موئیٹنگ کو تفتیش کے دوران اس نوجوان عورت کو سمجھنے کا موقع ملا تھا اور اس وجہ سے وہ اس سے ہدروی بھی کرنے لگا تھا۔ اس نے جب اس نے یہ بیان دیا تو اسے اس کی سچائی پر ذرہ برا بر بھی شہر نہیں ہوا۔ وہ اسے پولیس کی گاڑی میں پولیس ہیڈ کوارٹر لے گیا اور اپنے اعلیٰ افسر، چیف کمشنر، باائز مینے کو اس کے بارے میں اطلاع دی۔ عورت کو جیل بھیج دیا گیا۔ وہ اور بائز مینے پدرہ منٹ کے اندر اندر اس کے اپارٹمنٹ پہنچ گئے۔ جب پولیس کمانڈوز نے دروازہ توڑا اور اپارٹمنٹ کے اندر داخل ہوئے تو انہوں نے اس عورت کے بیان کی صداقت کو دیکھ لیا۔

ہم نہیں چاہتے کہ اس موقع پر خون کے بارے میں کچھ کہیں۔ اس کے لئے ہم قارئین سے یہی کہیں گے کہ وہ اُنی - اُنی - اور فلموں میں ان خوفی مناظر کو بخوبی دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن ہاں ہم ان کی توجہ سرخ رنگ سے پیدا ہونے والے اثرات کی طرف ضرور دلائیں گے۔ متوال نونگیس ایک غریب شیخ کے لباس میں ملبوس تھا جو پرانے کپڑے سے تیار کیا گیا تھا۔ سفید کپڑے پر خون کے نشانات جو تاثر چھوڑتے ہیں اس کے بارے میں تو سب ہی کو پتہ ہے۔ یہاں پتوں نے وہی کام کیا کہ جو اپرے گن کا ہوتا ہے۔ اس کا لباس جو کہ بڑی سفید چادر سے تیار ہوا تھا، خون کے دھبوں اور چھینٹوں سے اس طرح واندر ہوا کہ اسے جدید پینٹنگ یا آرٹ کا نمونہ کہا جا سکتا ہے یا اس اسکچ سے تشبیہ دی جا سکتی ہے جو کہ اسکچ پر پس منظر کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

کچھ وقت کے لئے یہ فرض کر لیا گیا تھا کہ پولیس فوٹو گرافر اور اولف شوز، جو بدھ کے روز جشن منانے والے شرکے مغربی جنگل میں مردہ پایا گیا تھا، وہ بھی شاید بلوم کا نشانہ بنا ہو۔ لیکن بعد میں جب واقعہ کو تاریخ وار دیکھا گیا تو اس مفروضہ کو رد کر دیا گیا۔ تحقیقات کے دوران ایک نیکی ڈرائیور نے بتایا کہ شوز، جو ایک شیخ کا بھیں دھارے ہوئے تھا، اور

ایک عورت، جو ہسپانوی لباس میں تھی، وہ ان دونوں کو جنگل تک لے کر گیا تھا۔ نونگیس کو دوپر اتار کے دن گولی ماری گئی تھی، جب کہ شوزر بدھ کی دوپر کو قتل ہوا تھا۔ جو آلہ قتل نونگیس کے پاس پایا گیا تھا، یہ ممکن نہیں تھا کہ اس سے شوزر کو بھی قتل کیا جائے۔ اس تضاد کے باوجود بلوم پر کئی گھنٹوں قتل کا شہر رہا، خاص طور سے اس لئے کہ قتل کے پیچے کوئی مقصد نظر آتا تھا۔ جب وہ نو گیس کو کچھ دھوپات کی بنا پر اپنے انتقام کا نشانہ بنا سکتی تھی، تو اسی بیاد پر وہ شوزر سے بھی انتقام لے سکتی تھی۔ لیکن بعد میں پولیس نے اپنی غلطی تسلیم کر لی بلوم کے پاس دو آلات قتل نہیں تھے۔

بلوم قتل کے بعد پر سکون اور خاموش تھی۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ کیا اس نے شوزر کو بھی قتل کیا ہے؟ تو اس کا جواب ایک مختصر سوال کی شکل میں تھا ”ہاں“ میں سوچتی ہوں کہ آخر اس کو کیوں نہیں؟“ اس کے بعد پولیس نے اس پر شوزر کے قتل کے بارے میں کوئی شبہ نہیں کیا۔ اس کے علاوہ تفییش کے بعد اس کی عدم موجودگی بھی ثابت ہو گئی تھی کہ جس سے انکار ممکن نہیں تھا۔ پھر یہ بھی کہ جو کیتھارنا بلوم سے واقف تھا یا جنہیں تفییش کے دوران اس کے کردار سے آگئی ہوئی تھی، انہیں یقین تھا کہ اگر وہ یہ قتل کرتی تو اس جرم کو بھی فوراً تسلیم کر لیتی۔

بہر حال وہ جیسی ڈرائیور کہ جس نے اس جوڑے کو جنگل تک چھوڑا تھا، اس نے بھی بلوم کو فوٹو کے ذریعہ نہیں پہچانا ”خدا کی مار ہو“ اس نے کہا ”یہ بھورے بالوں والی پانچ فٹ پانچ انج اور پانچ فٹ آٹھ انج کی خوبصورت لڑکیاں، جن کی عمر ۲۷ سال ہو، کارنوں کے موقع پر ایسی لڑکیاں ہزاروں کی تعداد میں ہوتی ہیں۔“

شوزر کے اپارٹمنٹ میں بھی بلوم کے بارے میں کوئی چیز نہیں ملی اور نہ ہی کوئی ایسی چیز جس سے ہسپانوی عورت کا کوئی سراغ ملتا۔ شوزر کے دوستوں کو صرف اتنا پتہ تھا کہ بدھ کی دوپر کو، وہ شراب خانہ سے یہ کہ کروانہ ہوا تھا کہ اسے کچھ کام ہے۔

کارنوں کے منتقلین میں سے ایک جو کہ شپن اور شراب کا تاجر تھا، اس کو اس پر فخر

تحاکہ اس نے دوبارہ سے کارنول کی رونقتوں کو بحال کر دیا ہے۔ اسے یہ سن کر اطمینان ہوا کہ ان دونوں جرائم کے بارے میں لوگوں کو پیر اور بدھ کے دن خبر ملی۔ اگر اس قسم کی خبریں موسم شروع ہونے سے پہلے پھیل جائیں تو یہ کارنول کی خوشیوں اور سرگرمیوں کو متاثر کرتی ہیں۔ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ فیضی ڈریس جرم میں استعمال ہوا ہے تو اس سے لوگوں کا مودہ خراب ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی باشیں، درحقیقت ساری خوشی کو غارت کر دیتی ہیں۔ اچھا وقت گزارنے اور خوشی و سرت سے لطف انداز ہونے کے لئے اطمینان اور اعتماد کی ضرورت ہے، اور یہی وہ چیز ہے کہ جس پر خوشیوں کا دارود مدار ہے۔

-7-

ایکپریس اخبار نے اپنے دو صحافیوں کے قتل پر بڑے شدید رد عمل کا اظہار کیا۔ جنون کی حد تک اشتعال کا مظاہرہ، — صفحہ اول پر بڑی بڑی سرخیاں — خصوصی ایڈیشن — نمایاں جگہ پر موت کی اطلاع۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ صحافیوں کی موت کا واقعہ انہوں نے ہے۔ ان کا قتل کسی بُک بُک کے ملازم یا بُک لوٹے والے سے زیادہ اہم اور خصوصی توجہ کا مستحق ہے۔

یہاں یہ ذکر کرنا بے جا نہیں ہو گا کہ یہ خبر صرف ایکپریس اخبار ہی نے خصوصیت سے نہیں دی بلکہ دوسرے اخباروں کا رویہ بھی ایسا ہی تھا۔ انہوں نے بھی صحافیوں کے قتل کو دردناک، افسوس ناک اور دل ہلا دینے والا واقعہ قرار دیا، نہ صرف یہ بلکہ اس لئے کہ انہوں نے اپنی پیشہ وارانہ سرگرمیوں کی وجہ سے یہ قیامی دی۔ ایکپریس اخبار نے شوزر کے قتل کا بھی بلوم ہی کو ذمہ دار ٹھہرا دیا۔ اخباروں کے اس رویہ کو دیکھتے ہوئے بہر حال یہ تو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اگر تو ڈیکیس صحافی نہیں ہوتا (مثال کے طور پر اگر وہ موبیکی یا بیکری والا ہوتا) تو اس کا قتل بھی نہیں ہوتا۔ اس سے یہ سوال بھی ابھرتا ہے کہ آخر کیا وجہ تھی کہ بلوم جیسی ذپیں اور دھیتے مزاج کی عورت نے نہ صرف قتل کا منصوبہ بنا لیا بلکہ اس پر عمل درآمد کے لئے اس خاص لمحہ کا انتظار بھی کیا کہ جو نونگھیں نے اسے میا کیا تھا؟۔ اس نے نہ صرف پستول کو ہاتھ میں لیا بلکہ اس کا استعمال بھی کیا۔

ان چھوٹی باتوں کو چھوڑ کر ذرا ہم اور بڑے منصوبوں کا تجربہ کریں۔ تھوڑی دیر کے لئے قتل و خون ریزی کو بھول جائیں، پریس میں جو بیجان پیدا ہوا تھا اس کو بھی جانے دیں۔ اس عرصہ میں کیتھارینا بلوم کے اپارٹمنٹ کی صفائی ہو چکی تھی۔ اس کے پھٹے پرانے اور فرسودہ قالین پھرے کے ڈبے میں پھینک دئے گئے تھے۔ فرنچپر کو اٹھا کر ایک جگہ جمع کر دیا گیا تھا۔ یہ سب کچھ بلورنا کی ہدایات کے تحت ہوا تھا اور اسے یہ اختیارات اس کے دوست ہاش نے دئے تھے۔ لیکن ابھی یہ بات یقین سے نہیں کہی جا سکتی ہے کہ بلورنا کا کشوڈیں بطور تقریر ہو سکے گا یا نہیں؟

اس مضم میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ پانچ سالوں میں کیتھارینا بلوم اپنے اس اپارٹمنٹ جس کی کل قیمت ایک لاکھ مارک بنتی تھی، اس میں سے ستر ہزار ادا کر دئے تھے۔ یہاں اس کے بھائی کی، جو اس وقت جیل میں معمولی سزا کاٹ رہا ہے، یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ”اس اپارٹمنٹ میں ایسی بست سی قیمتی چیزیں ہیں کہ جو غائب کرنے کے لائق ہیں۔“ اس لئے یہ سوال بھی ہے کہ اب یہ بقیہ تیس ہزار کون ادا کرے گا؟ جہاں بلوم کے اٹھائے ہیں۔ وہیں قرض کی ادائیگی کی ذمہ داریاں بھی ہیں۔

خیر، جو ہوا سو ہوا۔ اس وقت تک نونگیس کو دفن کیا جا چکا تھا (بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ اس کی تجہیز و تکفین کی شان و شوکت اور رسمات کی ادائیگی میں توازن نہیں تھا) خاص بات یہ تھی کہ شووز کو دفن کرتے ہوئے نہ تو بست زیادہ نمائش ہوئی اور نہ ہی لوگوں نے اس پر زیادہ توجہ دی۔ اب کوئی یہ سوال بھی پوچھ سکتا ہے کہ آخر ایسا کیوں ہوا؟ شاید اس لئے کہ وہ اپنے پیشہ کی وجہ سے قتل نہیں ہوا بلکہ اس کا قتل ایک جذباتی و حادثاتی تھا۔۔۔ شیخ کا لباس (جو نونگیس پہنے ہوئے تھا) اب پولیس کی الماری میں بند تھا اور ساتھ ہی پستول بھی۔ پستول کی اصلیت کے بارے میں صرف بلورنا کو علم تھا کہ اسے کہاں سے حاصل کیا گیا تھا؟ جب کہ پولیس اور پلیک پر ایکوڑ آفس والے اس کی بابت معلومات حاصل کرنے میں ناکام ہو چکے تھے۔

شبہ والی بات نہیں تھی، لیکن جب اتوار والے دن اس کی سرگرمیوں کا سوال آیا تو یہاں پر کچھ مشکلات پیش آئیں۔ جہاں تک بدھ کے دن اس کی مصروفیات کا تعلق ہے تو وہ اس طرح تھیں! اس دن دوپہر کو بلورنا نے کیتھارنا بلوم کو ۲۸۰ مارک فی ہفتے کے حساب سے دو ہفتوں کی تینواہ ادا کی، پیشگی ادا نیگی کی وجہ یہ تھی کہ وہ اس روز دوپہر کو اپنی یوی کے ہمراہ اسکینگ کے لئے جا رہا تھا۔ اس بار بلورنا اور اس کی یوی نے کیتھارنا سے قسم لے کر یہ وعدہ لیا کہ وہ اس مرتبہ ضرور چھٹیاں منانے جائے اور یہ بھی کہ کارنول کے موقع پر وہ اپنا وقت سیرو تفریخ میں گذارے نہ کہ ہر مرتبہ کی طرح اکسرا کام کرے۔ جیسا کہ وہ ہر سال تھوار کے اس موقع پر کیا کرتی تھی۔ بلوم نے ہستے ہوئے دونوں میاں یوی کو یہ بھی بتایا کہ اس شام وہ ایک ڈانس کی محفل میں جا رہی ہے جو کہ اس کی دینی ماں ایلز سے دو لیزس ہائی نے اپنے گھر پر رکھی ہے۔ کیونکہ اسے ایک طویل عرصہ سے ڈانس کا موقع نہیں ملا اس لئے وہ اس میں ضرور شریک ہونا چاہتی ہے۔ اس پر مزبلورنا نے کہا ”کیشی۔ تم فکر مت کرو، جب ہم واپس آئیں گے تو ہم ایک پارٹی کریں گے جہاں تم ڈانس کر سکو گی۔“

ان پانچ یا چھ سالوں کے دوران جب سے وہ شر سے دور رہنے لگی تھی، اکثر وہ یہ شکایت کرتی تھی کہ اب اسے ایسا کوئی موقع نہیں ملتا کہ وہ جی بھر کے ڈانس کر سکے۔ اس نے مسٹر مزبلورنا کو بتایا کہ ڈانس کی اکثر ایسی بدنام جگہیں ہیں۔ کہ جہاں جنہی بھوک کے مارے طالب علم ہوتے ہیں۔ جو اس فکر میں ہوتے ہیں کہ کسی کو اپنے ساتھ لے جائیں، یا ایسی وحشت بھری جگہیں ہیں کہ جو اس کے مزاج سے لگا نہیں کھاتی۔ رہا چرچ کے ڈانس کا سوال، تو ہاں جانے کی اس کی کوئی خواہش ہی نہ ہوتی۔

یہ ثابت کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی کہ بدھ کی دوپہر کو کیتھارنا نے دو گھنٹے مسٹر اور مزز بیپریز کے گھر پر کام کیا جہاں وہ اکثر ان کے بلاں پر مدد کے لئے چلی جاتی تھی۔ کیونکہ اس دن دونوں میاں یوی کارنول کے موقع پر اپنی لڑکی سے ملنے لگیو جا رہے تھے، اس لئے کیتھارنا نے اس بوڑھے جوڑے کو اپنی فوکس ویگن میں اشیش تک چھوڑا۔ اگرچہ اسے گاڑی پارک کرنے میں دشواری پیش آئی مگر وہ ضد کر کے ان کا سامان اٹھائے انہیں پلیٹ فارم تک الوداع کرنے لگی (”کیا پیسوں کی خاطر۔“ اودہ نہیں، ہم اس کی اس

ہماری کے بدلتے میں کچھ بھی نہیں دے سکتے تھے۔ اور اگر ایسا کرنے کی کوشش کرتے تو یقیناً اسے دکھ ہوتا۔” یہ بات دونوں میاں یوی نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہی) یہ ثابت ہو گیا کہ ٹرین سائز میں پانچ بجے چلی گئی تھی۔ اب اگر ۵ بجے سے ۲۰ منٹ تک کیتخانیا اپنی کار کو کارنوں کے مجمع سے نکلنے میں کامیاب ہوئی ہو گی، اور پھر ۲۰ سے ۲۵ منٹ میں شر سے باہر اپنے اپارٹمنٹ میں پہنچی ہو گی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ چھ بجے سوا چھ بجے اپنے گھر میں داخل ہوئی ہو گی۔ اس میں ایک منٹ بھی ایسا نہیں کہ جو حساب میں نہ آیا ہو۔ اس کو کچھ وقت اس کا بھی دیا جائے کہ جب اس نے منہ ہاتھ دھویا ہو گا، کپڑے بدلتے ہوں گے، اور تھوڑا بہت کھلایا ہو گا، کیونکہ سوا سات بجے وہ مس دلڑس ہام کی پارٹی میں پانچ چلی تھی۔ یہاں پر وہ اپنی کار میں نہیں بلکہ ٹریام سے گئی تھی۔ اس کا لباس بھی نہ تو بدروں والا تھا اور نہ ہی ہسپانوی۔ اس کے بالوں میں سرخ کارنیشن تھا، سرخ اسٹاکنگ اور جوتے، کٹھی رنگ کا بلاوز اور اسی رنگ کا ٹویڈ اسکرت۔ اگرچہ یہ بات اہم نہیں تھی کہ کیتحار بنا اپنی کار سے گئی تھی یا ٹریام سے، مگر اس کا ذکر اس لئے ضروری ہے کہ تفتیش کے دوران یہ چیز اہمیت کی حامل بن گئی۔

-۹-

اس وقت سے کہ جب کیتحار بنا دلڑس ہام کے اپارٹمنٹ میں داخل ہوئی، تفتیش آسلبی ہو گئی کیونکہ سوا سات بجے کے بعد سے، اگرچہ اس بات کا اس کو بالکل پہنچ نہیں تھا، وہ پولیس کی گرانی میں تھی۔ اسی شام سوا سات بجے سے دس بجے رات تک جب وہ اس کے ساتھ اپنے اپارٹمنٹ گئی۔ وہ لڑوگ گوٹن کے ساتھ، بقول اس کے، بڑی بے خودی اور محیت کے ساتھ ڈانس کرتی رہی۔

-۱۰-

اس اکٹھاف کے بارے میں ہمیں پلک پر ایکوڑ پیرہاش کا منون ہونا چاہئے کہ جس

نے بتایا کہ کشنز اروں باائز نے نے ولدرس ہام اور بورنا کے فون اس وقت سے نیپ کرنا شروع کرنے تھے کہ جب بلوم نے گوٹن کی ہمراہی میں اپارٹمنٹ چھوڑا تھا۔ ایسے موقعوں پر باائز نے اکثر اپنے افراد سے کہا کرتا تھا کہ ”مجھے اپنے چھوٹے چھوٹے پلکس کی ضرورت رہتی ہے۔ اس مرتبہ دو کے لئے ضرورت تھی۔“

-#-

معلوم ہوتا ہے کہ گوٹن نے کیتھارنا کے اپارٹمنٹ سے کسی کو فون نہیں کیا یا یہ کہ ہاش کو اس کے بارے میں پتہ نہیں چلا۔ لیکن یہ بات تو یقینی ہے کہ کیتھارنا کے اپارٹمنٹ پر سخت نگرانی تھی۔ جب جمعرات کو سائز ہے دس بجے تک نہ تو کوئی فون کال ہوئی اور نہ ہی گوٹن اپارٹمنٹ سے باہر آیا تو باائز نے کے اعصاب جواب دے گئے اور وہ آٹھ پولیس والوں کے ہمراہ اپارٹمنٹ کا دروازہ توڑ کر اندر داخل ہو گیا۔ جب اس نے اپارٹمنٹ کی ملائشی لی تو وہاں گوٹن کا کوئی نشان تک نہ تھا۔ کیتھارنا پر سکون حالت میں کچن کاؤنٹر پر کھڑی کافی پی رہی تھی اور سفید روٹی کے مکھن دشہ کے سینڈوچ کھا رہی تھی۔ شبہ اس لئے ہوا کہ ان کے آنے پر نہ تو وہ گھبرائی اور نہ ہی جیران ہوئی۔ اگرچہ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی، لیکن تھی وہ پر اعتماد۔ اس وقت وہ روٹی کا بنا ہوا بزرگاون پنے ہوئے تھی کہ جس پر ڈیزی کے پھول کڑھے ہوئے تھے، اس کے نیچے اس نے اور کچھ نہیں پہن رکھا تھا۔ جب کشنز باائز نے اس سے پوچھا (بڑی دشمنگی کے ساتھ) کہ گوٹن کہاں گیا؟ تو اس کا جواب تھا کہ لڈوگ کب اور کس وقت گیا اس کا کچھ پتہ نہیں، کیونکہ جب وہ سائز ہے نوبجے سو کراٹھی تو وہ جا چکا تھا۔

”کیا تم سے رخصت ہوئے بغیر۔“

”ہاں۔“

-#-

اب یہاں اس سوال کے بارے میں غور کریں گے کہ جو باائز نے نے پوچھا تھا۔ اس

سوال کو بعد میں ہاش نے دھرایا، مگر پھر واپس لے لیا، پھر دھرایا اور بالآخر پھر واپس لے لیا۔ بلورنا اس سوال کو انتہائی اہم سمجھتا تھا، کیونکہ اس کا خیال تھا کہ اگر واقعی یہ سوال پوچھا گیا تھا، تو اس سے کیتھارنا کا برہم ہوتا اور اس میں احساس تخفی کا پیدا ہوتا جائز تھا۔ بلورنا اور اس کی بیوی کے بیان کے مطابق کیتھارنا ایک حساس عورت ہے اور خاص طور سے جنسی معاملات میں بڑی محتاط ہے۔ اس نے خیال یہ ہے کہ جب بازی نینے نے گوٹن کو غائب اور اپنی گرفت سے دور پایا تو اس نے غصہ کی حالت میں یہ اہم سوال اس وقت کیتھارنا سے یوچھا کہ جب وہ انتہائی پر سکون حالت میں کاؤنٹر پر جھکی ہوئی تھی۔

”یا رات کو اس نے تمیس.....“

اس پر کیتھارنا کا چڑھ سرخ ہو گیا، مگر اس نے بڑے اعتماد سے جواب دیا کہ۔ ”نہیں یہ اس طرح سے نہیں ہوا۔“ بہر حال یہ بات ثابت ہے کہ اس کے بعد بازی نینے اور کیتھارنا کے درمیان اعتماد کی فضا ختم ہو گئی۔ اگرچہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بازی نینے اتنا برا آدمی نہیں تھا اور اس کی خواہش تھی کہ اس میں اور کیتھارنا میں قریبی تعلق پیدا ہو۔ اس وجہ سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شاید اس نے یہ سوال پوچھا ہی نہ ہو۔ بہر حال جس وقت اپارٹمنٹ کی تلاشی لی گئی تو وہاں ہاش بھی موجود تھا۔ اس کے بارے میں اس کے دوستوں کی رائے ہے کہ وہ جنسی طور پر بھوکا ہے۔ اس نے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ سوال اس کے ذہن کی پیداوار ہو، اور یہ اس وجہ سے کہ جب اس نے ایک خوبصورت لڑکی کو کاؤنٹر پر جھکا دیکھا تو اس وقت اس نے یہ سوال پوچھنے کا سوچا ہو۔ یا خود اس کی یہ خواہش ہو کہ وہ کیتھارنا کے ساتھ جنسی ملاپ کرے۔

-۱۳-

اپارٹمنٹ کی پوری طرح سے تلاشی لی گئی۔ کچھ چیزوں کو پولیس نے قبضہ میں لے لیا، خاص طور سے ہر وہ چیز جو کہ تحریری شکل میں تھی۔ کیتھارنا بلوم کو اس بات کی اجازت دی گئی کہ وہ ایک عورت پولیس افسر، جس کا نام پلیزز تھا، اس کی موجودگی میں باتحہ روم جا کر کپڑے بدل لے۔ مگر باتحہ روم کا دروازہ تھوڑا سا کھلا رکھا گیا تاکہ دونوں پولیس افسر اس

پر نظر رکھ سکیں۔ چونکہ اس کے امکانات تھے کہ اسے گرفتار کیا جا سکتا ہے اس لئے اس سے کہا گیا کہ وہ اپنا ہینڈ بیک، سونے کا لباس، میک اپ کا سامان اور پڑھنے کے لئے کچھ کتابیں لے سکتی ہے۔ اس وقت اس کے پاس جو کتابیں تھیں ان میں سے چار محبت کے موضوع پر، تین جا سوی ناول، ایک نویلین کی سوانح اور دوسری سویڈن کی ملکہ کر شینا کی زندگی کے حالات پر تھی۔ اس عرصہ میں وہ مسلسل بطور احتجاج یہ کہتی رہی کہ آخر کیوں؟ کیوں؟ میں نے کون سا جرم کیا ہے؟ اس پر عورت پولیس افسر نے بتایا کہ لذوگ گوئن ایک اشتہاری ملزم ہے، اور اس پر بک، ڈیکٹی، قتل، اور دسرے جرائم کا شبہ ہے۔

جب سو اگیارہ بجے کیتھارنا بلوم کو تفہیش کے لئے اس کے اپارٹمنٹ سے لیجا گیا تو یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس کے ہٹکڑی نہیں لگائی جائے۔ اگرچہ باائز نے کا اصرار تھا کہ ہٹکڑی لگائی جائے۔ مگر بعد میں وہ اپنے اسٹنٹ موئڈنگ اور عورت پولیس افسر پلینزر کے کہنے پر آمادہ ہو گیا کہ اسے بغیر ہٹکڑی کے لے جایا جائے۔

چونکہ وہ کارنول کا پہلا دن تھا، اس لئے اس بلڈنگ میں رہنے والے بہت سے لوگ کام پر نہیں گئے تھے۔ وہ تھوار کی ہمہ ہمی، غل غاڑے، رنگ روں، اور پریڈ میں شرکت کے لئے جانے کی تیاری کر رہے تھے اس لئے اس وقت اس بلڈنگ میں رہنے والے تقریباً تین درجن کے قریب لوگ لائی میں گھپلو لباس پہنے کھڑے تھے۔ فنوج گرافر شو ز لفت کے بالکل سامنے کھڑا تھا۔ جب کیتھارنا بلوم باائز نے اور موئڈنگ کے درمیان چلتی ہوئی سلیٹ پولیس والوں کے ہمراہ باہر آئی تو اس موقع پر اس نے آگے، پیچھے، اور دونوں جانب سے اس کی کئی تصویریں لیں۔ اس وقت کیتھارنا بس صورت حال سے دوچار تھی اس میں شرم، جیا، غصہ، اور افسرگی سب ہی شامل تھے۔ اس لئے اس نے کوشش کی کہ اپنا چڑہ ہینڈ بیک سے چھپا لے، اس کوشش میں باٹھ میں لیا ہینڈ بیک، دو کتابیں، لکھنے اور میک اپ کا سامان یہ سب اس کے بکھرے بالوں اور غصہ سے سرخ چرے کے ساتھ تصویروں میں نمایاں ہو کر آگئے۔

آدھے گھنٹے بعد اس کو بتایا گیا کہ اس کے حقوق کیا ہیں۔ اسے یہ بھی موقع دیا گیا کہ وہ خود کو تازہ دم کر لے۔ اس کے بعد بائز میسے، موئنگ، عورت پولیس افسر پلینز اور پلیک پر ایسکوڑ کورٹن اور ہاش کی موجودگی میں تفتیش شروع ہوئی۔ یہ تمام تفتیش ریکارڈ کی گئی۔

”میرا نام کی تھارٹا بیسٹ لوح ہے، بلوم میرا خاندانی نام ہے۔ میں ۲ / مارچ ۷۷ء کو سکول بروش میں پیدا ہوئی جو کہ دسڑکٹ کوڑ میں ہے۔ میرے باپ کا نام پیٹر بلوم تھا۔ جو کہ پیشہ کے لحاظ سے کان کن تھا۔ وہ ۷۳ سال کی عمر میں جگر کے ایک زخم میں جو کہ اسے جنگ میں آیا تھا، مر گیا۔ میری عمر اس وقت ۶ سال کی تھی۔ جنگ کے بعد اس نے پھر وہ کی ایک کان میں کام کرنا شروع کر دیا تھا، مگر اس وقت تک وہ نمونیہ کے مرض میں بھلا ہو چکا تھا۔ اس کی وفات کے بعد میری ماں نے پیش کے لئے سخت جدوجہد کی مگر وہ ملیف افسر اور کان کی انقاصیہ نے اس کی درخواست منظور نہیں کی۔ خراب مالی حالات کی وجہ سے میں نے چھوٹی عمر ہی سے گھر کا کام کاچ شروع کر دیا تھا۔ کیونکہ میرا باپ اکٹھیا رہتا تھا، اس لئے اسے پوری تنخواہ نہیں ملتی تھی، میری ماں صفائی کرنے والی عورت کی حیثیت سے کئی جگہوں پر کام کرتی تھی۔ جب میں اسکول میں پڑھتی تو مجھے وہاں کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔ لیکن پڑھائی کے ساتھ ساتھ مجھے گھر کا کافی کام کرنا پڑتا تھا۔ میں صرف اپنے ہی گھر کا کام نہیں کرتی تھی بلکہ ہسایوں اور گاؤں کے دوسرے گھروں میں بھی کام کرنے جایا کرتی تھی جہاں روٹی پکانے، کھانا تیار کرنے، اسے محفوظ کرنے، اور جانوروں کو ذبح کرنے میں مدد دیا کرتی تھی۔ اس کے علاوہ میں فصل کرنے کے موقع پر بھی کام کرتی تھی۔

۱۹۷۱ء میں جب میں نے اسکول چھوڑا تو میری دینی ماں الیز لے ولزس ہائم نے مجھے کوڑ میں گیرس قصائی کے ہاں ملازم رکھوا دیا۔ یہاں میں کبھی کبھی اس کے اسٹور میں کام کر لیا کرتی تھی۔ اپنی دینی ماں ولزس ہائم کی مالی امداد کی وجہ سے میں اس قابل ہوئی کہ کوڑ کے ہوم اکنامکس اسکول جا سکوں۔ وہاں میری دینی ماں بطور استاد کے کام کرتی تھی۔ اسکول کا امتحان میں نے اچھے نمبروں سے پاس کیا۔

۱۹۷۷ء سے ۱۹۷۸ء تک میں نے بطور ہاؤس کپر ایک کنڈر گارٹن میں کام کیا جو کہ اوفر بروش میں واقع کوئنسلر کمپنی کا تھا۔ اس کے بعد اوفر بروش ہی میں ڈاکٹر کلوٹن کے ہاں

بلور گھریلو ملازمہ کام کیا۔ یہاں میں ایک سال ہی ختم کی کیونکہ ڈاکٹر کلوٹن مجھ پر ایسے فقرے کستا تھا جو نہ تو اس کی یہوی کو پسند نہ تھے اور نہ ہی مجھے۔

۱۹۶۸ء میں جب کچھ ہفتوں کے لئے میں بیروزگار ہوئی تو میں نے گھر میں ماں کی مدد کرنا شروع کر دی، کبھی کبھی میں گھمیں بروش کے بینڈ گروپ کی میٹنگوں اور ان کے باوانگ سیشن کے لئے بھی کام کر دیتی تھی۔ اس زمانہ کی بات ہے کہ میرے بڑے بھائی کرٹ نے میری ملاقات ولیم بہپت لوح سے کرائی جو کہ کپڑے کی ایک مل میں کام کرتا تھا۔ کچھ میتوں کے بعد میری اس سے شادی ہو گئی۔ شادی کے بعد ہم گھمیں بروش ہی میں رہے۔ ہفتہ کی چھٹیوں میں جب وہاں تفریح کرنے والے آتے تو میں کبھی کبھی کلوگ کے ریسٹورانٹ کے باورچی خانہ میں کام کرتی تھی، کبھی کبھی کاؤنٹر پر بلور ویٹریس۔ چھ مینے بعد ہی مجھے اپنے شوہر سے ناقابل برداشت بیزاری ہو گئی۔ اس کے بارے میں میں کسی تفصیل میں جانا نہیں چاہتی۔ اپنے شوہر کو چھوڑ کر میں شر آگئی۔ مجھے طلاق تو ہو گئی۔ مگر عدالت نے مجھے اس لئے قصور وار ختم رایا کہ میں نے اپنی خوشی سے اسے چھوڑا۔ اس لئے دوبارہ میں نے اپنا خاندانی نام اختیار کر لیا۔

شر آکر ابتداء میں، میں مس وولٹریس ہائیم کے ساتھ رہی۔ اس کے کچھ ہفتوں بعد مجھے مسٹر فہنن کے ہاں جو کہ ایک تقدیق شدہ اکاؤٹھٹ ہیں، بلور ہاؤس کیپر ملازمت مل گئی۔ مسٹر فہنن نے مجھے یہ موقع فراہم کیا کہ میں شہینہ کالج میں مزید تعلیم حاصل کر سکوں۔ یوں میں نے ہاؤس کیپر کا کورس مکمل کر کے اس میں سند حاصل کی۔ امتحان پاس کرنے کے بعد بھی میں اس کے ہاں ملازمت کرتی رہی۔ وہ بڑا صریان اور دل والا شخص تھا۔ ۱۹۶۹ء میں مسٹر فہنن کو اس وقت گرفتار کر لیا گیا کہ جب بڑی بڑی تجارتی کپنیاں نیکس کی چوری میں ملوث پائی گئیں۔ اس کی گرفتاری کی وجہ یہ تھی کہ وہ ان کپنیوں کے لئے کام کرتا تھا۔ اپنی گرفتاری کے وقت اس نے مجھے ایک لفافہ دیا کہ جس میں میری تین میئنے کی تنخواہ تھی، ساتھ ہی میں، مجھ سے کہا کہ میں اس کے گھر کی دیکھ بھال جاری رکھوں کیونکہ اسے امید تھی کہ وہ جلد ہی چھوٹ کر آ جائے گا۔ لہذا دوسرے میئنے بھی میں اس کے ہاں کام کرتی رہی۔ میرے کاموں میں گھر اور باغ کی صفائی کے ساتھ ساتھ اس کے کپڑوں کی دھلانی بھی شامل تھی۔ میں مسٹر فہنن کے لئے صاف دھلے کپڑے اور کھانا جیل لے جایا کرتی تھی۔

خاص طور سے وہ چیز جو کہ میں نے گیبرس قصائی کے ہاں بنانا سمجھی تھیں۔ جب اس کا دفتر میل کر دیا گیا اور اس کے گھر کو بھی ضبط کر لیا گیا، تو مجھے وہ جگہ چھوڑنی پڑی۔ مسٹر فہنن پر جعل سازی اور غبن کے الزامات ثابت کر دئے گئے۔ اسے سزا ہوئی، اور وہ جیل چلا گیا۔ میں اس سے ملنے اکثر جایا کرتی تھی۔ اگرچہ میں نے اسے دو میئنے کی تنخواہ واپس کرنی چاہی۔ مگر اس بارے میں اس نے میری ایک نہ سنی، اور پیسے واپس لینے سے انکار کر دیا۔ جلد ہی مجھے ڈاکٹر بلورنا کے ہاں ملازمت مل گئی جن سے میں مسٹر فہنن کی معرفت مل چکی تھی۔

ساو تھے سائیٹ میں جو نئے مکانات بننے ہیں، بلورنا کا خاندان وہاں رہتا ہے۔ اگرچہ انہوں نے اپنے مکان میں مجھے کرہ کی پیش کش کی، مگر میں نے اس لئے انکار کر دیا کہ میں آزاد اور خود مختار رہتا چاہتی تھی۔ میری خواہش تھی کہ میں اپنے کیریر کو اپنی مرضی سے بناوں۔ ڈاکٹر اور ان کی بیوی مجھ پر بڑے مہماں تھے۔ مسٹر بلورنا، جو ایک تعمیراتی فرم کی ممبر تھی۔ انہوں نے مجھے "ا سلکلینٹ ایور سائیٹ ریزیڈنس" میں ایک اپارٹمنٹ خریدنے میں مدد کی۔ ڈاکٹر بلورنا اور مسٹر بلورنا بھیشت وکیل اور انہیں اس پروجیکٹ سے واقف تھے اس لئے میں نے اور ڈاکٹر بلورنا نے آٹھویں منزل پر دو بیوی رومز، پکن اور باقہ کے اپارٹمنٹ کی قیمت کا تجھیہ لگایا۔ اس وقت تک میں ۴۰۰۰ مارک جمع کر چکی تھی۔ باقی ۳۰۰ مارک ڈاکٹر و مسٹر بلورنا کی ضمانت پر بک سے مل گیا۔ اس طرح میں نے یہ اپارٹمنٹ خریدا۔ ۱۹۷۰ء کے شروع میں، میں اس میں منتقل ہو گئی۔ میری میئنے کی تنخواہ ۴۰۰ مارک بنتی تھی، بلورنا والے اس میں سے کھانے کا کچھ نہیں کاٹتے تھے، بلکہ جاتے وقت مسٹر بلورنا رات کے لئے بھی مجھے کھانے دینے کے لئے دے دیتی تھیں۔ اس لئے میں کفایت شعاراتی کے ساتھ چلی اور اس قابل ہو گئی کہ جلد ہی اپنا قرضہ ادا کر سکوں۔

چار سال تک میں بلورنا خاندان کے گھر کی مکمل انچارج رہی۔ میرے کام کرنے کے اوقات صبح سات بجے سے ساڑھے چار ہوا کرتے تھے۔ اس دوران میں گھر کی صفائی کر کے خریداری کرتی، اور جاتے وقت تک رات کے کھانے کی تیاری پوری کر لیتی تھی۔ کپڑوں کی دھلانی بھی میرے ذمہ تھی۔ ساڑھے چار سے ساڑھے پانچ تک میں اپنے اپارٹمنٹ کی صفائی کرتی۔ اس کے بعد ڈریڈھ یا دو گھنٹے میں سپرائز کے گھر جا کر بوڑھے میاں بیوی کو کام

کاج میں مدد دیتی۔ ان دونوں گھروں سے مجھے ہفتہ و اتوار کے دن کام کے اضافی پیسے دئے جاتے تھے۔ اس کے بعد جو فالتو وقت ملتا تو اس میں کلوفٹ کیٹرنگ سروس کے ہاں کام کر کے دعوتوں، پارٹیوں، اور تقدیمات کے انتظامات کی دیکھی بھال کرتی۔ اگر ضرورت پڑتی تو میں کچن میں یا بطور ویٹرس کے بھی کام رکھتا کرتی تھی۔ اس طرح میری ماہانہ آمدنی ۱۸۰۰ سے لے کر ۲۳۰۰ مارک ہو جایا کرتی تھی۔ چونکہ ملکہ ایک نیکس کے لئے میں سیلف اپلائڈ تھی۔ اس نے نیکس اور انشوئنس کی ادائیگی میں خود کرتی تھی۔ یہ تمام کام ڈاکٹر بلورنا کے آفس والے بیغیر فیس کے کر دیا کرتے تھے۔ ۱۹۷۲ کے موسم بہار سے میرے پاس فوکس ویگن ہے جو کہ کلوفٹ کے ایک ملازم نے مناسب قیمت پر مجھے فروخت کر دی تھی۔ اس کی وجہ سے میری مشکلات کم ہو گئیں کیونکہ پلک ٹرانسپورٹ سے مختلف جگہوں پر جانا میرے لئے مشکل و تھکا دینے والا ہوتا تھا۔ کار ہونے کی وجہ سے میرے لئے یہ آسان ہو گیا کہ میں ان استقبالیوں اور پارٹیوں کے لئے کام کر سکوں کہ جو دور مقامات پر ہوتے تھے۔

تفیش کی کارروائی گیارہ سے ساری ہے بارہ بجے، ایک گھنٹہ کے وقفہ کے بعد، ڈریٹھ سے پونے چھ بجے تک پوری ہوئی۔ نیچے کے وقفہ میں کیتھارنیا بلوم نے کافی اور سینڈو پرزن لینے سے انکار کر دیا۔ عورت پولیس افسر پلینز، موئنڈنگ اور باٹر نینے کے اسٹنٹ کی پر غلوص کوشش کے باوجود اس کا رویہ نہیں بدلا۔ جیسا کہ ہاش کا کہنا تھا اس کے لئے یہ مشکل تھا کہ وہ ذاتی اور سرکاری رویوں میں فرق محسوس کر سکے اور یہ سمجھ سکے کہ یہ تفیش کس حد تک ضروری تھی۔ اس وقت جب کہ باائز نینے کار کے بیٹن کھول کر، تائی کی گرہ ڈھیلی کر کے کافی اور سینڈو پرزن سے لطف اندوز ہو رہا تھا، اس کا رویہ کیتھارنیا کی جانب بڑا مشقانہ ہو گیا تھا۔ کیتھارنیا نے اس وقفہ میں اصرار کیا کہ اسے سیل میں لے جایا جائے۔ یہ بھی ریکارڈ پر ہے کہ جب ان دو افسروں نے جو اس کی ٹنرائی پر معمور تھے اسے کافی اور سینڈو پرزن کی پیٹکش کی تو اس نے انکار میں زور سے سر ہلایا۔ وہ نیچے پر بیٹھی سگریٹ پیتی رہی

اور اپنے چرے کے تاثرات اور سکری ہوئی ناک سے سیل میں تے سے آلوہہ ٹوا ٹلیٹ کی موجودگی پر کراہت کا انہصار کرتی رہی۔ بعد میں عورت پولیس افسر اور دو نوجوان پولیس والوں کے اصرار پر اس نے اجازت دیدی کہ وہ اس کی بھی چیک کریں۔ جو کہ نارمل نکلی۔ پھر وہ مشکل سے اس پر تیار ہوئی کہ اس کے لئے ایک سیک کا مکلا اور کافی برائی کے کیفے سے لائی جائے، اس نے اصرار کر کے اس کی قیمت خود ادا کی۔ اگرچہ ایک پولیس افسر جو کہ اس وقت بلوم کی گمراہی پر تھا کہ جب وہ اپنے ایارٹمنٹ میں باٹھ روم میں کچڑے بدل رہی تھی اس پر بخوبی تیار تھا کہ اس کی خاطر مدارات کرے۔ اس کے انکار پر پلینزد اور دونوں پولیس والوں کی یہ رائے تھی کہ بلوم میں ظراحت کی کوئی حس نہیں ہے۔

-۱۷-

گواہ کی ذاتی زندگی کے حالات کا بیان ڈیڑھ بجے شروع ہو کر پونے چھ بجے ختم ہوا۔ اگرچہ باائز نہیں چاہتا تھا کہ اسے مختصر کیا جائے مگر بلوم نے اصرار کیا کہ وہ ہربات تفصیل سے بیان کرنا چاہتی ہے۔ اس پر دونوں پلیک پر ایکوڑ نے بھی اتفاق کیا۔ جس کی وجہ سے باائز نہیں بھی تیار ہو گیا۔ ابتداء میں تو اس نے مجبوری میں ہائی بھری تھی مگر بعد میں اسے بھی احساس ہوا کہ مقدمہ کی تتفیش میں اس کی زندگی کا یہ پس مظہر ہت اہم ہے۔

پونے چھ بجے یہ سوال پیدا ہوا کہ تتفیش جاری رکھی جائے یا اسے روک دیا جائے؟ اور یہ کہ کیا بلوم کو رہا کر دیا جائے یا اسے سیل میں لے جایا جائے؟ بلوم کو تقریباً ۵ بجے اس پر تیار کر لیا گیا تھا کہ وہ سینڈو چرخا لے۔ باائز نہیں نے یہ وعدہ بھی کر لیا تھا کہ اگر وہ تتفیش جاری رکھنے پر آمادہ ہو جائے تو اسے رہا بھی کیا جا سکتا ہے۔

دوسرा موضوع اس کے اور مس دلٹریس ہائم کے تعلقات کے بارے میں تھا۔ اس پر روشنی ڈالتے ہوئے اس نے کہا کہ وہ اس کی دینی ماں ہے اور اس نے ہمیشہ اس کی ذات میں دلچسپی لی ہے۔ رشتہ کے لحاظ سے وہ اس کی ماں کی دور کی مچازاد بہن ہے، اس نے جب وہ شر میں آئی تو اس نے فوری رابطہ کیا۔ رہا پارٹی کا سوال تو ”وہ اس پارٹی میں مجھے ۲۰ فروری کو دعوت دی گئی تھی، پارٹی ۲۱ فروری کو کارنول کے شروع ہونے پر ہوتا

تفییش کی کارروائی میں اس لئے زیادہ وقت لگا کیونکہ کیتحار بنا بلوم نے جملوں کے ایک ایک لفظ پر پوری طرح سے غور کیا اور جب تک ہر جملہ سن نہیں لیا اس وقت تک اسے ریکارڈ ہونے نہیں دیا۔ مثلاً اس کا کہنا تھا کہ مولانا حضرات ”آگے بڑھنے“ کی کوشش کرتے تھے۔ اس کو ریکارڈ کرتے وقت لکھ دیا گیا تھا ”مولانا حضرات فریقت ہو جاتے تھے“ اس پر کیتحار بنا نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا، جب اس پر پلک پر پلک پر ایکوڑ اور باائز نیسے کے ساتھ بجھت ہوئی تو اس نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ”فریقت ہونے کا مطلب ہے کہ اظہار دو نوں جانب سے ہوا ہو“ مگر ”آگے بڑھنے“ کا مطلب خواہش کا یک طرفہ اظہار ہے۔

جواب میں بحث کرنے والوں نے اعتراض کیا کہ یہ کوئی اتنی اہم بات نہیں ہے اور اس کی وجہ سے تفتیش میں بھی دیر ہو رہی ہے، تو اس پر اس نے سختی سے کہا کہ وہ دستاویز پر اس وقت تک دستخط نہیں کرے گی جب تک "آگے بڑھنے" کی جگہ "فریقٹی" لکھا ہو گا، کیونکہ اس کے لئے یہ فرق بڑا اہم ہے۔ اس کی شہر سے علیحدگی کی وجہ یہی سختی کہ وہ اس کی مرضی کے بغیر اپنی خواہش پوری کرنا چاہتا تھا، جس میں فریقٹی سے زیادہ زبردستی اور جبرا کا غصر ہوتا تھا۔

اسی قسم کے دلائل لفظ "شفیق" پر دئے گئے، جس کا استعمال اس نے بلورنا خاندان کے لئے کیا تھا۔ ریکارڈ میں اس کی جگہ "مریان" لکھایا گیا تھا۔ کیتھارنا کا اصرار تھا کہ مریان کی جگہ شفیق ہی لکھا جائے۔ جب اس کو بجائے لفظ "ہمرو" استعمال کرنے کو کہا گیا (دلیل یہ سختی کہ شفیق کا استعمال متروک ہو چکا ہے) تو اس پر اسے غصہ آگیا اور کہنے لگی کہ "مریانی اور ہمرو ہونے" کا تعلق شفقت سے بالکل نہیں ہے اور بلورنا والے اس کے ساتھ شفقت سے پیش آتے تھے۔

اسی دوران بلڈنگ میں رہنے والوں سے پوچھ گئے کی گئی۔ ان میں سے اکثر کیتھارنا کو یا تو جانتے ہی نہ تھے یا اس کے بارے میں انہیں بہت کم معلوم تھا۔ کبھی بھی دن کے افتاب پر ان کی ملاقات لفٹ میں آتے جاتے ہو جاتی تھی، انہیں اتنا ضرور معلوم تھا کہ سرخ رنگ کی فوس دیگن اس کی ہے۔ کچھ کا خیال تھا کہ وہ پرائیویٹ سیکریٹی کی حیثیت سے کام کرتی ہے۔ کچھ یہ سمجھتے تھے کہ وہ کسی ڈسپارٹمنٹل اسٹور میں ملازم ہے۔ ان لوگوں کا تاثر یہ تھا کہ وہ ہیشہ صاف سترے لباس میں بس کہہ دکھائی دیتی تھی مگر لوگوں سے ملنے جنے میں سمجھتی تھی۔ آٹھویں منزل پر کہ جہاں کیتھارنا کے ساتھ اور دوسرے پانچ پارٹمنٹ تھے۔ ان میں سے دو کو کیتھارنا کے بارے میں ذرا زیادہ معلومات تھیں۔ مزr شمل، جو "پیر ڈرینگ سلون" کی مالکن تھی اور روح ویلڈل، جو بھلی کا کام کرنے والا تھا۔ ان دونوں کے بیانات میں جوئی بات تھی وہ یہ کہ کیتھارنا کے پاس ایک ملاقاتی آتا تھا۔

مسز شمل کا کہنا تھا کہ ہر دوسرے یا تیسرے ہفتے یہ مہمان پابندی سے آتا تھا جو عمر کے لحاظ سے چالیس کے لگ بھگ ہو گا۔ جسمانی طور پر صحت مند اور دیکھنے میں کسی اعلیٰ گھرانے کا معلوم ہوتا تھا۔ مسز روح ویلڈل کا کہنا تھا کہ مہمان نوجوان تھا، جو کبھی اکیلا آتا تھا، اور کبھی بلوم کے ساتھ۔ اس کا یہ آنا جانا اس نے سال بھر میں ۸-۹ بار دیکھا ہو گا ”صرف یہی ملاقاتیں ہیں کہ جو میں نے دیکھیں۔ جو نہیں دیکھیں، ان کے بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔“

دوپھر کو جب کیتھارینا کے سامنے ان بیانات کو دھرا یا گیا اور اس سے ان کے بارے میں وضاحت طلب کی گئی تو اس سے پہلے کہ وہ جواب دے ہاش نے خود ہی جواب دیا کہ شاید یہ وہ ملاقاتی ہوں کہ جو بلورنا کی پارٹی کے بعد اسے گھر چھوڑنے آتے ہوں۔ یہ سن کر کیتھارینا کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا اور اس نے تلخ لجہ میں پوچھا کیا ملاقاتیوں سے ملنا قانون کے خلاف ہے؟ کیونکہ اس نے ہاش کی بھائی ہوئی بات کو ماننے سے انکار کر دیا تھا اس لئے اس نے بھی تلخی سے جواب دیا کہ اسے یہ احساس ہونا چاہئے کہ ایک بہت ہی اہم مقدمہ کی تفتیش ہو رہی ہے، یعنی لٹوگ گوش کے بارے میں، جس کے بہت سے مضرات ہیں۔ اس مقدمہ میں پولیس اور پولیس پر ایکیوڑا ایک سال سے زیادہ تفتیش میں مصروف ہیں۔ اس لئے وہ اس سے یہ وضاحت چاہتا ہے کہ کیا ملاقاتیں ایک ہی شخص سے ہوتی تھیں؟ اس مرحلہ پر باائز مینے نے لقہہ دستے ہوئے کہا ”کیا تم گوش کو دو سال سے جانتی ہو؟“ یہ سن کر کیتھارینا یکدم پریشان ہو گئی، اتنی پریشان کہ تھوڑی دیر کے لئے وہ کوئی جواب ہی نہ دے سکی اور جیرانی سے باائز مینے کا چہرہ ٹکتی رہی۔ پھر اس نے زور سے سر کو جھکتا دیا اور ہکلاتے ہوئے نزی سے کہا ”نہیں، نہیں میں اس سے کل ہی ملی تھی“ لیکن اس کے جواب کا کسی نے یقین نہیں کیا۔ جب اس سے کہا گیا کہ وہ اپنے اس ملاقاتی کا نام بتائے تو اس نے خوفزدگی کے عالم میں اپنے سر کو ہلایا اور نام بتانے سے صاف انکار کر دیا۔ باائز مینے نے ایک بار پھر پر انہی انداز اختیار کرتے ہوئے مشقانہ لجہ میں کہا کہ۔ بدائے فریڈرکنا کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن اس بار پھر اس نے شدید قسم کی غلطی کر دی۔ کہ ایسا بوائے فریڈرک کہ جو اس پر فریغی کے ساتھ مر منے۔۔۔ اور پھر وہ طلاق شدہ ہے اور شادی کے عمد میں جکڑی ہوئی بھی نہیں ہے۔ یہاں اس نے تیسرا غلطی اور کر

دی کہ — اگر اس فریگلی کے ساتھ ساتھ کبھی کبھی ان تعلقات سے اسے مالی فائدہ بھی ہو جائے تو کیا ہرج ہے۔ ان جملوں نے کیتھارنا کے غصہ کو انتہا تک پہنچا دیا اور بتیجا" اس کے بعد اس نے کسی اور قسم کا بیان دینے سے صاف انکار کر دیا۔ اس کا اصرار تھا کہ یا تو اسے گھر لے جیا جائے یا قید خانہ میں۔ جب بائز نے جو کہ خود بھی تھا ہوا معلوم ہوتا تھا پونے نوجے کے قریب اس کو اجازت دیدی کہ وہ پولیس افسر کے ساتھ گھر جا سکتی ہے تو اس پر جو بھی وہاں موجود تھا اس کی حیرانی کی انتہا نہیں رہی۔ اس وقت جب کہ وہ جانے کی تیاری میں اپنا ہینڈ بیک، میک اپ کا سامان، اور پلاسٹک بیک اٹھا رہی تھی تو اس نے اچانک یہ سوال کر دیا۔ "آخر وہ تمہارا پرستار لڈوگ پچھلی رات کو اس بلڈنگ سے باہر کیے گیا جب کہ ہر آنے جانے والے راستے کی کڑی گلری کی جا رہی تھی؟ یقیناً تمہیں کسی اور راستے کا پتہ ہو گا جو تم نے اسے بتایا ہو گا۔ میں اس راز کو پا کر رہوں گا۔"

-۴۰-

بائز نے کا اسٹنٹ موڈنگ جو کیتھارنا کو گھر چھوڑنے گیا تھا اس نے بعد میں بتایا کہ وہ اس نوجوان عورت کی حالت دیکھ کر بڑا پریشان تھا اور اسے ڈر تھا کہ کہیں وہ ایسی مسکی حرکت نہ کر بیٹھے۔ نہ صرف یہ کہ اس کی طاقت جواب دے پہنچی تھی بلکہ وہ بڑی طرح سے شکستہ ہو پہنچی تھی۔ مگر عجیب بات یہ تھی کہ اس کی کیفیت میں اس کی مزاج کی حس زیادہ ہی بیدار ہو گئی تھی۔ شر سے جاتے ہوئے جب اس نے پوچھا کہ کیا وہ یہ پسند کرے گی کہ وہ کہیں کچھ پہنچنے اور ڈانس کے لئے چلیں ۔۔۔ یہ کہتے ہوئے اس کا کوئی خاص مقصد نہیں تھا اور نہ ہی وہ اسے ہر اسال کرنا چاہتا تھا۔ اس پر اس نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا۔ جب اس نے بلڈنگ پہنچ کر یہ پیٹھکش کی کہ وہ اسے اپارٹمنٹ تک چھوڑ آئے تو اس نے ٹھرا جواب دیا۔ "بہتر ہے کہ نہیں، جیسا کہ آپ کو معلوم ہے میرے پاس پہلے ہی سے بہت ملاقاتی آتے ہیں۔ بہر حال آپ کی مہریانی کا شکریہ۔"

اس رات موڈنگ نے بائز نے کو قائل کرنے کی کوشش کی کہ کیتھارنا کی اپنی حفاظت کے لئے اسے پولیس کی گلری میں رکھنا ضروری ہے، اس پر بائز نے نے پوچھا کیا

اسے کیتحار بنا سے محبت ہو گئی ہے اس نے جواب میں کہا کہ ایسا نہیں، مگر یہ کہ وہ اسے پسند کرتا ہے اس لئے بھی کہ وہ اس کی ہم عمر ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ وہ باز نہیں کی کی اس تھیوری کو نہیں مانتا کہ کیتحار بنا کسی اہم سازش میں ملوث ہے۔

لیکن موئینگ نے جو بات نہیں جاتی ۔۔۔ اور یہ بات بعد میں مس دولزس ائم نے بلورنا والوں کو جاتی ۔۔۔ وہ دو نصیحتیں تھیں جو موئینگ نے کیتحار بنا کو اس وقت لیکن تھیں جب وہ اسے لفٹ تک چھوڑنے گیا تھا۔ اگرچہ ان نصیحتوں کی وجہ سے اس کی ملازمت ختم ہو سکتی تھی۔ اس سے اس کی اور اس کے ساتھیوں کی زندگی بھی خطرے میں پڑ سکتی تھی۔ مگر اس نے اس کا خیال نہ کرتے ہوئے اس وقت جب وہ اور کیتحار بنا لفٹ کے سامنے کھڑے تھے اس سے کہا تھا کہ:

”ایک تو فون کو بالکل ہاتھ نہ لگانا اور دوسرے صبح کی خبریں مت پڑھنا“

لیکن اس سے یہ واضح نہیں تھا کہ اس کا مطلب ”ایکپریس“ اخبار سے تھا، یا محض کسی بھی اخبار کی خبروں سے۔

اسی دن یعنی بروز جمعرات ۲۱ فروری ۱۹۴۷ء، دوپر کو ساڑھے تین بجے بلورنا موسم سرما کے مقام پر اسکینیگ کے لئے تیاری کر رہا تھا کہ اسی وقت اس کی ساری چھیلیں گارٹ ہو گئیں کہ جن کی تیاری میں اس نے کئی ہفتے لگائے تھے۔ اس نے تھوڑی دیر کے لئے سوچا کہ کل رات والی چھل قدمی کس قدر شاندار تھی کہ جب یہاں پہنچنے کے فوراً بعد وہ اور ٹوڈے دو گھنٹے تک برف میں دھستے ہوئے چلتے رہے۔ اس نے یاد کیا کہ آتشدان کے قریب بیٹھ کر شراب کا پینا، کھلی کھڑکی کے قریب گھری نیند میں غرق ہوتا، صبح آرام آرام سے ہاشمی کا لطف اٹھانا اور چند گھنٹوں گرم کپڑوں میں لپٹے لپٹائے ٹھلٹھلنا، سب کچھ کتنا خوٹگوار تھا۔

ٹھیک اسی وقت جب وہ باہر جانے کی تیاری کر رہا تھا کہ اخبار ایکپریس سے یہ شخص دارد ہو گیا۔ بغیر کسی تمہید اور تعارف کے اس نے کیتحار بنا کے بارے میں سوالات شروع

کر دئے کہ کیا وہ اس پر شبہ کرتا ہے کہ وہ کوئی جرم کر سکتی ہے؟

”تمہارا مطلب کیا ہے؟“ اس نے جواب میں کہا۔ ”میں ایک اثاثی ہوں۔ اس لئے کہہ سکتا ہوں کہ ہر شخص جرم کا مرتكب ہو سکتا ہے۔ مگر تم یہ کس جرم کی بات کر رہے ہو؟ کیتحارنا! اس کے بارے میں تو کسی قسم کا شبہ کرنا ہی نہیں چاہئے۔ آخر تمہیں یہ خیال کیسے آیا؟ اور کیا بات ہوئی کہ تم نے اس کے بارے میں یہ سوچا؟“

جب اس کو بتایا گیا کہ ایک اشتتاری ملزم نے کیتحارنا کے اپارٹمنٹ میں رات گذاری، جس کی وجہ سے آج صحیح گیارہ بجے سے پولیس اس سے پوچھ گچھ میں مصروف ہے۔ یہ سنتے ہی پہلا خیال جو بلورنا کے ذہن میں آیا وہ یہ کہ اسے فوراً واپس جا کر کیتحارنا کی مدد کرنا چاہئے۔ جہاں تک ایکپریس کے نمائندے کے تاثرات تھے تو وہ اس کو کوئی ایم جنپی کا معاملہ نہیں سمجھ رہا تھا۔ یا یہ کہ بلورنا کو اس کی باتوں سے یہ اندازہ ہوا۔ کیونکہ اس نے فوراً یہ کہا کہ حالات اس قدر بگڑے ہوئے نہیں ہیں۔ کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ بلورنا کچھ کیتحارنا کے کردار کے بارے میں بتا دے۔ جب اس نے کچھ بتانے سے انکار کیا تو اس شخص نے فوراً کہا کہ یہ اچھی بات نہیں ہے اور اس سے غلط مطلب نکلا جا سکتا ہے۔ یہ اخبار کے پلے صفحہ کی خبر ہے۔ اس لئے اس قسم کے مقدمے میں کسی کے بارے میں بتانے سے انکار کرنا یہ ثابت کرے گا کہ ملوث فرد کا کردار نمیک نہیں ہے۔ اس وقت تک بلورنا شدید غصہ اور ہیجانی کیفیت میں بیٹلا ہو چکا تھا، لہذا اس نے زور دیتے ہوئے کہا ”کیتحارنا انتہائی سمجھدار ذہین، اور نہنڈے مزاج کی عورت ہے۔“

اب تک بلورنا کا واسطہ کسی اخبار سے نہیں پڑا تھا، اور پھر ایکپریس جیسے اخبار سے تو بالکل ہی نہیں۔ جب اخباری نمائندہ اپنی پورشے کار میں بینہ کر چلا گیا تو بلورنا نے اسکینڈ کا ارادہ ترک کر دیا۔ اس نے سوچا کہ اب اسے چھینوں کے بارے میں بھول جانا چاہئے۔ اسی سوچ میں گم جب وہ اوپر گیا تو رُوڑے بالکوئی میں دھوپ میں بینھی اوکھے رہی تھی۔ پریشانی کے عالم میں اس نے رُوڑے کو بتایا کہ کیا ہوا ہے؟

”تم نے اے فون کیوں نہیں کیا؟“ اس نے کہا

اس نے تین چار بار فون کرنے کی کوشش کی مگر ہر بار آپریٹر نے بتایا کہ دوسری جانب سے کوئی جواب نہیں آ رہا ہے رات گیارہ بجے اس نے ایک بار پھر کوشش کی۔ لیکن اس

بار بھی کوئی جواب نہیں آیا۔ اگرچہ اس رات اس نے خوب شراب پی مگر پھر بھی اسے نیند نہیں آئی اور رات کو ٹھیں گزارتے ہی گزرا۔

-۲۲-

جعد کی صبح کو ساڑھے نوبجے جب وہ ناشتے کے لئے آیا تو وہ خود کو تمکا ہوا اور مضھل محسوس کر رہا تھا۔ ٹوڈے نے اس کی جانب ایک پریس اخبار کو بوسھا دیا جس میں کیتھارینا کا ایک بڑا فوٹو جلی سرخی کے ساتھ تھا:

### کیتھارینا بلوم ایک ملزم کی محبوبہ

اس کے بعد یہ تفصیل دی ہوئی تھی:

اپنے مرد ملاقاتیوں کے بارے میں کسی فلم کی معلومات فراہم کرنے سے انکار۔ لڈوگ گوٹن قانون سے بھاگا ہوا قاتل ہے کہ جس کی تلاش میں پولیس ڈیڑھ سال سے مصروف ہے۔ اگر اس کی محبوبہ کیتھارینا بلوم جو پیشہ کے اعتبار سے ہاؤس کیپر ہے، اس کو فرار ہونے میں مدد نہ دیتی اور اس کی تلاش کے تمام سراغ چھپا نہ لیتی تو اس کو کل گرفتار کیا جا سکتا تھا۔ پولیس کا خیال ہے کہ بلوم اس سازش میں کچھ عرصہ سے ملوث ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے آخری صفحہ بعنوان: مرد ملاقاتی)

آخری صفحہ پڑھ کر اسے پتہ چلا کہ ایک پریس کے نمائندے نے کس طرح اس کے بیان کو منع کر کے چھپا ہے۔ اس نے کہا تھا کہ ”کیتھارینا انتہائی سمجھدار، ذہین، اور ٹھنڈے مزاج کی عورت ہے۔“ اسے بدل کر اسے برف کی طرح سرد اور انتہائی محتاط بنا دیا تھا۔ اس کا یہ کہنا کہ ہر شخص میں جرم کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے، اس کو بدل کر اس طرح کر دیا تھا کہ ”وہ مکمل طور پر جرم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔“ آگے چل کر لکھا تھا

کہ:

گھمیں بروش کے پاسٹر نے مندرجہ ذیل باتیں بتائیں: "میں اس کے ماضی کے بارے میں تو کچھ نہیں کہ سلتا۔ مگر یہ ضرور کہوں گا کہ اس کا باپ خفیہ طور پر کیونس تھا اس کی ماں کو بطور ہمدردی کچھ وقت کے لئے میں نے ملازم رکھ لیا تھا، مگر اس نے مقدس شراب کی چوری کی اور کئی مرتبہ چرچ میں چھپ کر رنگ رلیاں مناتے ہوئے پکڑی گئی۔"

تفقیش کے دوران معلوم ہوا کہ دو سال سے بلوم کے گھر مرد ملاقاتی آتے تھے۔ کیا اس کا پارٹمنٹ ساز شیوں کا گزہ تھا، بد معاشری کا اڈہ تھا۔ یا اسٹھنے چھپانے کی جگہ؟ کس طرح سے ایک گھر بیو ملازمہ اس قابل ہوئی کہ وہ ۱۰۰۰۰ مارک کی بایسٹ کا پارٹمنٹ خرید سکے؟ کیا بیکوں سے جو روپیہ لوٹا گیا اس میں اس کا بھی حصہ تھا؟ پولیس اس سلسلہ میں تفہیش کر رہی ہے۔ پہلک پر ایکیوٹر کا آفس دن رات اس مقدمہ میں مصروف ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے کل کا اخبار دیکھئے "ایکسپریس" ہر اس جگہ ہوتا ہے کہ جہاں کچھ ہوتا ہے۔ کمل کمالی کے لئے کل کا ویک اینڈ ایڈیشن دیکھئے۔"

اسی دوپر بیورنا نے ہونے والے واقعات کی کڑیوں کو اس طرح ملایا:

۲۵: ۲۵ - لوڈنگ کا فون آیا۔ بہت تھکا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ اس کا اصرار ہے کہ میں جلد واپس پہنچوں اور ایلوز سے فوراً رابطہ قائم کروں۔ لوڈنگ نے بتایا کہ ایلوز اپنے حواس میں نہیں ہے۔ چونکہ میں نے اسے ایسی حالت میں پہلے کبھی نہیں دیکھا، اس لئے مجھے تجھ ب ہے۔ اس وقت ۱۰ بجے لوڈنگ میں عیسائی تاجریوں کی ایک کانفرنس میں شرکت کر رہا ہے جہاں وہ خصوصی مرد ہے۔ اس کے بعد سوال و جواب کے سیشن کی ذمہ داری بھی اسی کی ہے۔

۲۰: ۲۰ - کیٹھارینا کا فون آیا، اس نے معلوم کیا کہ واقعی میں نے یہی کچھ بیان دیا ہے

جو کہ ایکپریس اخبار میں چھپا ہے۔ مجھے خوشی ہوئی کہ وہ پر سکون تھی۔ میں نے وضاحت سے بتایا کہ پورا واقعہ کس طرح سے پیش آیا۔ جواب میں، اس نے اس ختم کی بات کی ”مجھے آپ پر تیقین ہے۔ میں جانتی ہوں کہ یہ حرامزادے کس طرح سے بیانات کو بگاڑتے ہیں۔ اس صبح کو انہوں نے میری ماں کا بھی سراغ لگایا جو کہ سخت بیمار ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے بیٹھ لوح اور دوسرے لوگوں سے بھی رابطہ کیا ہے۔“ میرے پوچھنے پر کہ وہ کہاں ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ ایلزے کے گھر ہے اور اسے دوبارہ تیقینش کے لئے جانا ہے۔ ۱۰:۰۰ ایلوو کا فون آیا۔ اگرچہ میں اسے بیس سال سے جانتا ہوں مگر زندگی میں پہلی بار اس پریشانی اور بیجانی کیفیت میں پایا۔ اس نے کہا کہ مجھے فوری طور پر واپس آ کر اس کی ایک انتہائی نازک معاملہ میں مدد کرنی ہے۔ اس نے بتایا کہ وہ مینٹگ میں اپنا مقالہ پڑھ چکا ہے۔ اب تاجریوں کے ساتھ لفظ ہے اور پھر سوال و جواب کا سیشن ہے۔ اس کے بعد ایک غیر رسمی استقبالیہ میں شرکت کرنی ہے اور پھر وہ ساڑھے سات و ساڑھے نوبجے کے درمیان یہاں سے روانہ ہو جائے گا، اس کی خواہش ہے کہ وہ فوراً میرے پاس آئے اور کچھ مشورے لے۔

۱۰:۳۰ ٹوڈے نے بھی اس خیال کی تائید کی کہ ہمیں فوراً روانہ ہو جانا چاہئے اور کیتھارنٹا کی مدد کرنی چاہئے۔ میں نے اس کی طنزیہ مسکراہٹ سے اندازہ لگایا کہ وہ ایلوو کے مسائل کے بارے میں اندازہ لگا چکی ہے (اور شاید یہ یہیش کی طرح صحیح بھی ہو)۔

۱۲:۱۵ ریزرویشن کرا لی گئی۔ سامان باندھ لیا گیا۔ مل کی ادائیگی کر دی گئی۔ ہماری یہ چھیاں جو مشکل سے چالیں گھنٹے رہیں، اس وقت ختم ہونے کو آئیں کہ جب ہماری نیکی ایپورٹ کے لئے روانہ ہو گئی۔ ایپورٹ پر ہم نے دو سے تین بجے تک کر کے چھنٹے کا انتظار کیا۔ میرے اور ٹوڈے کے درمیان کیتھارنٹا کے بارے میں طویل بات چیت ہوئی۔ ٹوڈے کو پتہ ہے کہ میں کیتھارنٹا کو بہت پسند کرتا ہوں۔ اس موضوع پر بھی بات ہوئی کہ ہم نے کس طرح سے کیتھارنٹا کو بار بار سمجھایا کہ وہ اپنے ناخن گوار بچپن اور ناکام شادی کو بھول جائے۔ اس بات کی بھی کوشش کی کہ پیوں کے معاملات میں اس کی اناکا کو نہیں نہ لگے۔ ہم نے اسے اپنے فٹ سے بک سے کریٹ پر ادھار دلوایا اور اس کو قاتل کیا کہ اگر وہ بک کو ۱۲ کے بجائے ہمیں ۹ ادا کرے تو بھی ہمیں نقصان نہیں ہو گا۔ اس پر وہ

بڑی مشکل سے راضی ہوئی۔ دیکھا جائے تو ہم کیتھارنا کے احسان مند ہیں، کیونکہ اس نے ہمارے گھر کا انتظام حسن و خوبی سے سنبھال لیا تھا، اس کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ ہمارے اخراجات گھٹ گئے تھے بلکہ ہمیں اس قدر بے فکری ہو گئی تھی کہ ہم اپنا زیادہ وقت پیشہ و رانہ سرگرمیوں میں صرف کرنے لگے تھے۔ اس کی وجہ سے ہم ان الجھنوں اور پریشانیوں سے آزاد ہو گئے تھے کہ جن میں پیشہ و رانہ مصروفیات اور گھبلو ذمہ داریوں کی وجہ سے اب تک جکڑے ہوئے تھے۔

اس وقت ساڑھے چار بجے تھے۔ جب ہم نے دیکھا کہ کمر چھٹنے کے کوئی آثار نہیں ہیں۔ تو ہم نے فیصلہ کیا کہ ٹرین کے ذریعہ سفر کیا جائے۔ لذا ہم نیکسی لے کر اشیش پہنچے اور پونے پانچ بجے فریکفت کی ٹرین کپڑلی۔ سفر انتہائی خراب تھا۔ پورا جسم ثوٹ رہا تھا اور برابر مٹلی کا احساس ہو رہا تھا۔ ٹوڈے بھی خاموش اور پریشان تھی۔ وہ پیش آنے والے حادث کا اندازہ لگا لیتی ہے۔ انتہائی تھکاوت کے باوجود ہم نے میونک کے لئے ٹرین بدلتی اور کوشش کر کے سونے کی سیٹیں حاصل کر لیں۔ ہم دونوں کو اندازہ تھا کہ آنے والے دنوں میں ہمیں کیتھارنا کے مسائل اور لوڈنگ اور اشراوے اور لیڈر کی مشکلات سے نہٹنا ہو گا۔

ہفتہ کی صبح کو جب وہ اشیش پر اترے تو اس وقت تک شر میں تھوار کی فضا باقی تھی۔ دونوں میاں یوی تھک کر چور ہو چکے تھے۔ پلیٹ فارم پر پہلی جو چیز نظر آئی وہ ایکسپریس اخبار تھا۔ اس بار بھی کیتھارنا صفحہ اول پر تھی۔ اس میں وہ پولیس اشیش کی سیڑھیوں پر سادہ کپڑوں میں ملبوس پولیس افسر کے ساتھ کھڑی تھی۔

قاتل کی داشتے نے خاموشی اختیار کئے رکھی

گونن کے بارے میں کوئی سراغ نہیں ملا

پولیس پوری طرح سے چوکنا ہے

ٹوڈے نے اخبار خریدا اور پھر نیکسی لے کر وہ گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ اس وقت جب کہ ٹوڈے گھر کا دروازہ کھول رہی تھی اور وہ نیکسی ڈرائیور کو پیسے دے رہا تھا۔

ڈرائیور نے اخبار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا  
”اس میں آپ لوگوں کا بھی ذکر ہے۔ میں نے آپ کو فوراً ہی پہچان لیا تھا۔ آپ  
اٹارنی اور اس کے بارے میں۔ ٹھیک ہے نا!“

بلورنا نے اس شخص کو زیادہ ہی ٹپ دیدی۔ وہ کھسیانی نہیں ہنسا اور ان کا سامان اٹھا کر  
ہٹے کرے تک لایا۔ پھر خونگوار انداز میں مسکرا کر بولا ”خوش رہو۔“

اس دوران ٹوڈے نے کافی کے لئے پانی گرم کرنے کو رکھ دیا تھا اور خود باٹھ روم  
میں باٹھ دھو رہی تھی۔ کرے میں ایکپریس اخبار اور ۲ میلی گرام رکھے تھے، ایک لوڈنگ کی  
طرف سے اور دوسرا اشٹراؤب لیڈر کی جانب سے۔ لوڈنگ نے لکھا تھا کہ ”تم نے مجھ سے  
کوئی رابطہ نہیں کیا، اس سے مجھے تکلیف ہوئی“ اشٹراؤب لیڈر کے میلی گرام میں تھا کہ  
”میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس وقت تم نے میرا ساتھ کیوں چھوڑ دیا؟۔ تمہارے فون کا  
فوری انتظار رہے گا۔“

اس وقت صبح کے سوا آٹھ ہوئے تھے۔ کیتحار بنا اسی وقت انہیں ناشتہ دیا کرتی تھی،  
ان کی آنکھوں میں وہ منظر گھوم گیا۔ بھی بجا تی پھولوں سے آرستہ میز، دھلا ہوا میز پوش و  
نیپکنز، ناشتہ کے لئے مختلف قسم کی روٹیاں، شد، اندے، کافی۔ ٹوڈے کے لئے خاص  
طور سے سینکے ہوئے ٹوٹ اور جام۔ ٹوڈے اس وقت اور بھی جذباتی ہو گئی کہ جب وہ  
چند سلاس و مکھن و شد لے کر آئی ”جو وقت گذر گیا اب وہ کبھی لوٹ کر واپس نہیں  
آئے گا۔ وہ اس لڑکی کو تباہ کر کے رکھ دیں گے۔ اگر پولیس یہ کام نہیں کر سکے گی تو پھر یہ  
ایکپریس کر دکھائے گا۔ جب اخبار اپنا کام کر چکے گا تو بقیہ کام لوگ پورا کر دیں گے۔ ذرا  
پہلے خبر پڑھو، پھر ان شریف ملاقاتیوں کو فون کرنا۔“

خبر یہ تھی :

ایکپریس اپنی انتک کوششوں کے بعد اس قابل ہو گیا ہے کہ  
وہ اپنے قارئین کو تمام واقعات سے باخبر رکھ سکے۔ اس نے کامیابی  
کے ساتھ وہ تمام معلومات اکٹھی کر لی ہیں۔ کہ جو بلوم کے کردار اور  
اس کے پوشیدہ ماضی کے بارے میں روشنی ڈالتی ہیں۔ ایکپریس کے  
رپورٹر نے بڑی جگتو کے بعد بلوم کی مفلوج ماں کا پتہ لگایا جس نے

شکایت کی کہ اس کی لڑکی ایک عرصہ سے اس سے ملنے نہیں آئی۔ جب اس کو بلوم کے بارے میں ناقابل تردید حقائق سے آگاہ کیا گیا تو اس نے صرف یہ کہا ”اس کا نتیجہ یہی نکلنا تھا اور یہی انجام ہونا تھا“ بلوم کے سابق شوہر و لم بہت لوح جو کہ ایک باعزت نکسناشیل مزدور ہیں اور جنہوں نے اپنی بیوی کو اس کی مرضی سے علیحدگی کے بعد طلاق دی۔ وہ اخبار کو زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرنے کے خواہش مند تھے۔ انہوں نے بہشکل اپنے آنسو ضبط کرتے ہوئے کہا ”مجھے اب پتہ چلا کہ وہ کیوں مجھے چھوڑ کر چلی گئی، اور کیوں اس نے مجھے اس طرح سے دھنکار دیا۔ کیونکہ وہاں تو معاملہ ہی دوسرا تھا۔ ہماری سیدھی سادھی خوشیاں اس کے لئے کافی نہ تھیں۔ اسے ہر چیز کی بہت ہوں ہے۔ ورنہ ایک سیدھی سادھی کام کرنے والی لڑکی کو کون پورشے جیسی قیمتی کار میں لئے پھر سکتا ہے؟ لیکن یہ ہوا! (یہ بات اس نے بڑی داشمندی کے ساتھ کہی) تم میری ایک نصیحت اپنے قارئین تک پہنچا دو: سو شلزم کے فاسد خیالات کو ایک نہ ایک دن ختم ہونا ہے۔ میں تم سے اور قارئین سے پوچھتا ہوں کہ گھر میں کام کرنے والی لڑکی کے پاس اس قدر بیہ کمال سے آیا؟ یہ تو یقینی بات ہے کہ ایمانداری سے نہیں۔ مجھے اب پتہ چلا کہ میں کیوں اس کے انقلابی خیالات سے اس قدر خوف زدہ رہتا تھا؟ چرچ کی جانب اس کا رویہ بڑا مخالفانہ تھا۔ میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے ہمیں اولاد کی نعمت سے محروم رکھا۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ وہ میری پر خلوص محبت کے مقابلہ میں اس قاتل اور چور کی آخوش میں زیادہ خوشی محسوس کرتی ہے تو میں اس کے کردار کو سمجھ گیا۔ اس کی ان بیوفائیوں کے باوجود میں اس کے لئے آنسو بہاتا ہوں۔ میری پیاری کیتھارنا! کیا اچھا ہوتا کہ تم میرے ساتھ رہتیں۔ ایک وقت ضرور آتا کہ جب ہم اس قابل ہو

جاتے کہ گھر اور گاڑی کے مالک ہو جاتے۔ ہاں! یہ صحیح ہے کہ میں تمہیں پورے تو نہیں دے سکتا تھا لیکن وہ خوشی ضرور دے سکتا تھا کہ جو ایک معمولی مزدور کے بس میں ہوتی ہے۔

اخبار کے آخری صفحہ پر سرفہرستی کہ: ”ریٹائرڈ جوڑے کو صدمہ تو ہوا“، مگر وہ حیران نہیں ہوئے۔ بلور نے دیکھا کہ کالم کو نمایاں کرنے کی غرض سے اس پر سرخ نشانات لگائے گئے تھے۔

برٹولڈ بیپرٹز، اسکول کے ریٹائرڈ پرنسپل اور ان کی بیوی ارنا بیپرٹز کو بلوم کی سرگرمیوں کے بارے میں سن کر صدمہ تو ہوا، مگر وہ خاص طور پر حیران نہیں ہوئے۔ لیکن اخبار کی خاتون رپورٹر نے اس جوڑے سے ان کی شادی شدہ لڑکی کے گھر ملاقات کی، جو کہ شر کے سینوٹریم کی ڈائریکٹر ہے۔ مسٹر بیپرٹز نے کہ جو کلائیکی زبانوں اور تاریخ کے استاد رہے ہیں۔ اور جن کے ہاں بلوم نے تین سال کام کیا ہے، یہ بیان دیا کہ ”وہ ہر لحاظ سے انقلابی ہے، وہ بڑی ہوشیاری سے ہمیں دھوکہ دینے میں کامیاب ہو گئی۔“

(جب بلوم نے فون کر کے بیپرٹز سے اس بیان کے بارے میں پوچھا تو اس نے قسم کھا کر کہا کہ ”اس نے یہ کہا تھا کہ ”اگر بلوم انقلابی ہے تو وہ لوگوں کی مدد کرنے، ذہانت، اور انتظامی صلاحیتوں میں انقلابی ہے۔ ایک استاد کی حیثیت سے میرا چالیس سالہ تجربہ ہے۔ اس عرصہ میں، میں نے کم ہی دھوکہ کھایا ہے۔“)

صفحہ اول کی بقايا خبر:

بلوم کا سابق شوہر مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ جب اخبار کا رپورٹر اس سے بینڈ کی ایک سرسری میں ملا تو اس نے اپنے آنسو چھپانے کے لئے منہ موڑ لیا۔ بینڈ کے دوسرے ارائیں میں سے ایک مسٹر میفلز نے جب کیتھارنیا کا نام سناتا تو وہ گھبرا کر ایک طرف ہو گیا۔ افسوس کہ کارنوں کی معصوم خوشیاں ایک مزدور کے لئے کسی

راحت کا باعث نہیں رہیں۔

آخر میں بلورنا اور ٹوڈے کے نمانے کے تالاب کی تصویر، جس کا عنوان تھا: "ان واقعات میں مزبلورنا کا کیا رول ہے کہ جو کبھی سرخ ٹوڈے کملاتی تھی؟ اور اس کا شہر جو خود کو کبھی بائیں بازو والا کرتا تھا۔ ڈاکٹر بلورنا: منگا وکیل، اپنی بیوی ٹوڈے کے ساتھ، اپنے لکھری ہوم میں سو منگ پول کے پاس۔

-۲۲-

جعد کی صبح کو کیتحارنا کو ایک بار پھر پولیس اسٹیشن تفتیش کے لئے لیجایا گیا۔ اس کو لیجانے کے لئے عورت پولیس افسر پلینزر اور ایک مسلح پولیس افسر تھا۔ کیتحارنا اپنے اپارٹمنٹ میں نہیں تھی بلکہ وہ صبح پانچ بجے اپنی گاڑی میں مس دلزس ہام کے گھر چلی گئی تھی۔ عورت پولیس افسر کو معلوم تھا کہ کیتحارنا کہاں ہے؟

(النصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہمیں ڈاکٹر اور مزبلورنا کی تکالیف اور اذیتوں کو نہیں بھولنا چاہئے کہ کس طرح انہوں نے اپنی چھٹیاں ختم کیں۔ نیکی لے کر ایئر پورٹ گئے۔ کمر چھٹے کے انتقال میں بیٹھے رہے۔ پھر نیکی لے کر ریلوے اسٹیشن گئے۔ فریکفرٹ کی ٹرین پکڑی، میونک آئے۔ رات بھر سلیپر میں جھکلے کھاتے ہوئے صبح ہوتے ہوتے گھر پہنچے۔ یہاں ان کا سامنا ایکسپریس اخبار سے ہوا۔ بلورنا کو اس پر افسوس تھا اس نے کیتحارنا کو فون کرنے کے بجائے، جس کے بارے میں اسے معلوم تھا کہ وہ زیر تفتیش ہے، اس نے آخر ہاش کو فون کیوں نہیں کیا؟)

جعد کے دن کیتحارنا سے جو تفتیش کی گئی اس میں موئنگ، عورت پولیس افسر پلینزر، پلک پر ایکیوٹرز، کورٹن اور ہاش اور اسٹینوگرافر انا لوکسٹر تھی (جو بلوم کے زبان کے استعمال اور جملوں کی ساخت کے اعتراضات سے چڑی ہوئی تھی۔ اس نے بلوم کو "خود پسند" کا خطاب دیدیا تھا) تفتیش میں شامل تمام لوگوں کو جس بات پر تعبیر ہوا وہ یہ تھی کہ ہائز نے کا مودہ بڑا خوٹگوار تھا۔ وہ کمرے میں ہاتھ ملتے ہوئے داخل ہوا اور کیتحارنا کے ساتھ بڑے ہمدردانہ انداز میں پیش آیا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ ان چند باتوں کی معانی مانگی

کہ جن کا ذمہ دار اس کا دفتر نہیں بلکہ وہ خود تھا۔ اس کے بعد اس نے ضبط شدہ چیزوں کو فرست میں ترتیب وار دیکھنا شروع کیا۔ یہ چیزیں مندرجہ ذیل تھیں:

۱۔ ایک چھوٹی، پرانی سبز رنگ کی نوٹ بک، جس میں سوائے چند فون نمبروں کے اور کچھ نہ تھا۔ ان نمبروں کو چیک کیا جا چکا تھا۔ مگر ان سے کوئی خاص بات معلوم نہیں ہوئی تھی۔ کیتحار بنا اس ڈائری کو پچھلے دس سال سے استعمال کر رہی تھی۔ تحریر شناسی کے ایک ماہر نے کہ، جو گوئن کی تحریر سے اس کا سراغ لگانے میں مصروف تھا، (دوسری اور باتوں کے علاوہ گوئن فوج کا بھگوڑا بھی تھا۔ اس نے ایک آفس میں بھی کام کیا تھا۔ اس طرح اس نے اپنی لکھائی کے کئی نشانات چھوڑے تھے) اس نے کیتحار بنا کی تحریر کو کلائیک نموںہ قرار دیا۔ جب وہ ۱۶ سال کی تھی اس وقت اس نے قصائی گیر کا فون نمبر لکھا تھا۔ ۱۶ سال کی عمر میں ڈاکٹر کلوئن کا، ۲۰ سال کی عمر میں مسٹر فہنن کا، کہ جن کے پاس وہ اس وقت کام کر رہی تھی۔ بعد میں کیئرر، ریٹورنٹ اور اپنے ہم پیشہ دوستوں کے پتے اور نمبر لکھے تھے۔

۲۔ بجک اکاؤنٹ کی تفصیل۔ تمام اندر اجات کے بارے میں حاشیہ پر لکھی ہوئی تفصیلات تھیں۔ رقم جو اس نے جمع کی یا نکالی۔ یہ تمام اندر اجات درست تھے۔ اس میں کوئی شک و شبہ والی بات نہیں تھی۔ یہی صورت اس چھوٹی فائل کی تھی کہ جس میں اس نے ہائیکس کمپنی کے متعلق تمام تفصیلات لکھ رکھی تھیں۔ اس کمپنی سے اس نے اپارٹمنٹ خریدا تھا۔ اس کے علاوہ ہائیکس کی ادائیگی، آمدنی کا ڈی سکلریشن، بقایا جات، ان سب کو ایک ماہر اکاؤنٹنٹ نے غور سے چیک کیا۔ اسے نہ تو کمیں کوئی غلطی نظر آئی نہ ہی کسی چھپی یا پوشیدہ آمدنی کے بارے میں پتہ چلا۔

باہر نہیں یہ ضروری سمجھتا تھا کہ اس کے مالی و سائکل کی اچھی طرح سے جانچ پڑتاں کی جائے۔ خاص طور سے پچھلے دو سالوں کی جنہیں مذاق میں وہ "مرد ملاقاتیوں کا عمد" کہتا تھا۔ خوب جانچ پڑتاں ہوئی مگر نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ ہاں، یہ ضرور پتہ چلا کہ کیتحار بنا ہر مہینہ اپنی ماہ کو ۱۵۰ مارک بھیجا کرتی تھی۔ اس کی طرف سے کورٹ کی فرم کولز کو یہ ہدایات تھیں کہ وہ گنڈس بروش میں اس کے باپ کی قبر کی دیکھ بھال کیا کریں۔

اس نے جو رقم فریچر۔ برتن اور کپڑوں کی خریداری پر خرچ کی، اور پڑوں کے جو اخراجات تھے، ان سب کو انتہائی احتیاط کے ساتھ چیک کیا گیا، مگر کمیں بھی کوئی غلطی نہیں

می۔ اکاؤنٹسٹ نے بازیز نے کو فائل واپس کرتے ہوئے کہا ”میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ اگر وہ رہا ہو جائے اور اسے کسی ملازمت کی تلاش ہو تو مجھے ضرور بتا دینا۔ ہم ایسے لوگوں کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ مگر یہ مشکل ہی سے ملتے ہیں۔“

بلوم کے فون بلوں سے کسی شب کو تقویت نہیں پہنچی۔ یہ ضرور پتہ چلا کہ اس نے دور دراز مقامات پر فون کرنے سے گریز کیا ہے۔ یہاں یہ بھی بتانا ضروری ہے کہ کیتھارینا ۱۵ سے ۳۰ مارک تک اپنے بھائی کرٹ کو بھجواتی تھی تاکہ اس کا جیب خرچ چل جائے۔ بلوم نے کوئی چرچ نیکس ادا نہیں کیا۔ اس کے ریکارڈ سے یہ پتہ چلا کہ اس نے ۱۹۴۶ء میں کیتوں لوک چرچ سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔

۳۔ ایک چھوٹی سی نوٹ بک تھی کہ جس میں مختلف قسم کے اندر اجات تھے۔ اس میں چار کالم تھے۔ ایک میں بلورنا کے گھر کا حساب کتاب تھا۔ اس میں اس رقم کا اندر اراج تھا کہ جو وہ کھانے پینے کی اشیاء، ڈرائی ملینٹگ، لانڈری اور گھر کی صفائی کے لئے خریدی جانے والی چیزوں پر خرچ کرتی تھی۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ استری کا تمام کام کیتھارینا خود کرتی تھی۔

دوسرا کالم بیپرٹر کے گھر کے بارے میں تھا۔ اس میں اس قسم کی تفصیلات اور اخراجات درج تھے۔ تیسرا اس کے اپنے اخراجات کے بارے میں تھا۔ اس سے اندازہ ہوا کہ وہ بہت ہی کفایت شماری سے خرچ کرتی تھی۔ کچھ میں تو ایسے تھے کہ جن میں اس نے مشکل سے کھانے پر ۳۰ سے ۵۰ مارک خرچ کئے تھے۔ یہ بھی پتہ چلا کہ وہ کبھی کبھی فلم دیکھنے جاتی تھی۔ اس کے پاس کوئی نی۔ وی نہیں تھا۔ کبھی کبھی وہ اپنے لئے چاکلیٹ بار یا چاکلیٹ کا ڈبہ بھی خرید لیتی تھی۔

چوتھے کالم میں ترتیب سے اس آمنی اور اخراجات کے بارے میں اندر اجات تھے کہ جو وہ اکسٹرا کام کر کے کھاتی تھی۔ اس میں یونیفارم کی دھلائی اور فوکس دیگن پر ہونے والا خرچ تھا۔ اس موقع پر بہت ہی دوستانہ انداز میں، جس پر سب ہی کو تعجب ہوا، بازیز نے دھل اندازی کرتے ہوئے پڑوں کے خرچے اور ان اعداد و شمار پر اعتراض کیا کہ جو نوٹ بک اور میز سے مطابقت نہیں رکھتے تھے۔ اس نے کہا کہ بلورنا کے ہاں آنے جانے کا فاصلہ ۶ کلو میٹر ہے، بیپرٹر کا ۸۔ میں ولزس ہائیم کا ۲، اگر اس میں اکسٹرا کام پر جانے

وائلے کو شامل کر لیا جائے تو ۲۰ کلو میٹر کا اضافہ اور ہو جائے گا (یہ اس کی فیاضی تھی کہ اس نے اضافہ کو شامل کر لیا کہ جو ۳ کلو میٹر روز کا بتاتا تھا)۔ اس طرح ایک دن میں ۲۱ سے ۲۲ کلو میٹر کا فاصلہ بتا ہے۔ پھر وہ روز مس دو لیس ہائیم کے گھر نہیں جاتی ہے۔ مگر چلو اس کو شامل کر لو۔ تو اس طرح سے سال میں ۸۰۰۰ کلو میٹر ہوئے۔ جب کیتھارنا نے ۶ سال پہلے گاڑی خریدی تھی تو اس کے مالک کلو مرکے معاملہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کار ۵۶۰۰۰ کلو میٹر چل پچھی تھی۔ اب اگر ۶ سال کے حساب ۸۰۰۰ کو ۶ سے ضرب دیا جائے، اور اس میں ۵۶۰۰۰ کو جمع کر لیا جائے تو میٹر کو ۱۰۳۰۰۰ سے ۱۰۵۰۰۰ تک دکھانا چاہئے، جب کہ میٹر میں ۷۲۰۰۰ کے اعداد ہیں۔ چونکہ ہمیں معلوم ہے کہ وہ اکثر اپنی ماں سے ملنے کیمیں بروش جاتی تھی اور بعد میں کوئر ہوئے زاکل کے سینہ ٹوریم میں یا اپنے بھائی کو ملنے جیل میں۔ اس طرح کیمیں بروش اور کوئر ہائے زاکل کا فاصلہ ۵۰ کلو میٹر بتا ہے۔ بھائی کے پاس آنے جانے کا ۲۰ کلو میٹر اگر ان ملاقاتوں کو مہینہ میں دو مرتبہ فرض کر لیا جائے (اس کا بھائی جیل میں ڈیڑھ سال رہا، اس سے پہلے وہ کیمیں بروش میں اپنی ماں کے ساتھ رہتا تھا) اس طرح ۶ سال کی مدت میں ہم مزید ۴۰۰۰ سے ۸۰۰۰ کا اضافہ کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد ۳۵۰۰۰ سے ۵۰۰۰۰ کلو میٹر کا فاصلہ ہے کہ جس کے بارے میں ہمیں کوئی وضاحت نہیں ملتی۔ لہذا سوال یہ ہے کہ وہ اور کماں کماں جاتی تھی؟ باائز نے کہا یہ کہتا تھا کہ وہ وضاحت کرنے سے پہلے اس سوال کی اہمیت کو اچھی طرح سے سمجھ لے۔ کیا وہ ایک یا دو لوگوں سے ملتی تھی، اگر ایسا تھا تو کماں؟

باائز نے جب بھی انکساری کے ساتھ ان اعداد و شمار کو پیش کیا تو نہ صرف کیتھارنا بلکہ دوسرے لوگ بھی اس سے بے انتہا متأثر ہوئے۔ کیتھارنا کو اس پر کوئی غصہ نہیں آیا۔ ہاں، وہ اعصابی تناؤ کا ضرور شکار ہو گئی۔ کیونکہ جب وہ بول رہا تھا تو وہ ۵۰۰۰۰ کلو میٹر کے بارے میں نہیں سوچ رہی تھی بلکہ یہ یاد کر رہی تھی کہ وہ کماں، کب، اور کیوں گئی تھی؟ اس لئے جب وہ جواب کے لئے تیار ہوئی گی تو خاصی حد تک پر سکون ہو پچھی تھی۔ اس بار اس نے نہ صرف چائے کا کپ قبول کر لیا بلکہ یہ اصرار بھی نہیں کیا کہ اس کی قیمت وہ خود ادا کرے گی۔ جب باائز نے بول چکا تو کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ اس وقت وہاں جو بھی موجود تھے وہ یہ سوچ رہے تھے کہ یہ ایسا نکتہ تھا کہ جو با آسانی نظر انداز

کیا جا سکتا تھا، اور اب جب کہ یہ ظاہر ہو گیا ہے تو اس سے کیتھار بنا بلوم کی زندگی کے چھپے رازوں کے بارے میں پتہ چلے گا، ورنہ اب تک تو اس کی زندگی کھلی کتاب کی طرح تھی۔

کیتھار بنا بلوم نے اس کا جو جواب دیا وہ ریکارڈ میں موجود ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ ”یہ اعداد و شمار صحیح ہیں۔ یعنی ۲۵ کلو میٹر ایک دن کے حساب سے۔ ویسے میں نے کبھی اس بارے میں پسلے نہیں سوچا اور نہ ہی اس خرچہ کا اندر اراج کیا۔ لیکن میں کبھی کبھی بغیر کسی مقصد کے کار میں بیٹھ کر چل پڑتی تھی۔ میرے ذہن میں کسی خاص جگہ جانے کا کوئی منصوبہ یا ارادہ نہیں ہوتا تھا۔ کبھی کبھی میں کسی خاص جگہ جانے کا پلان بننا بھی لیتی تھی۔ میرا مطلب ہے کہ میں اسی جانب کار کو لئے چل جاتی کہ جو مجھے اچھی لگتی تھی، جنوب میں کوبلنز کو یا مغرب میں آخن کی طرف یا لوہرائی۔ لیکن ہر روز نہیں۔ اور نہ ہی میں یہ بتا سکتی ہوں کہ میں نے میں کتنی بار اور کتنے وقفہ سے۔ اکثر میں اس وقت جاتی کہ جب بارش ہو رہی ہوتی۔ یہ میں نہیں کہہ سکتی کہ میں ایسا کیوں کرتی تھی؟ آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے کہا تھا کہ جب میں پہنچ کے گھر کام پر نہیں جاتی تھی اور نہ ہی اکسٹرا کام ہوتا تھا، تو میں پانچ بجے گھر آ جاتی تھی کہ جہاں میرے لئے کرنے کو کچھ نہیں ہوتا تھا۔ میں یہ نہیں چاہتی تھی کہ روز ایلزے کے گھر جاؤ۔ خاص طور سے جب سے اس کی دوستی کو زادہ سے ہو گئی تھی۔ اکیلی عورت کے لئے ہیش سینا جانا بھی ثیک نہیں۔ یہ ضرور تھا کہ میں کبھی کبھی چرچ میں جا کر بیٹھ جاتی تھی، کسی مذہبی جذبہ کے تحت نہیں، بلکہ اس لئے کہ وہاں خاموشی ہوتی ہے۔ مگر آج کل چرچ میں بھی لوگ زبردستی دوستی کی گلری میں رہتے ہیں اور ان میں ہیش دنیا بھی لوگ ہی نہیں ہوتے ہیں۔ پھر میرے کچھ دوست بھی ہیں۔ مثلاً ورز کلور مر اور اس کی بیوی کہ جن سے میں نے فوکس و میگن خریدی ہے، کلو میٹر کے اشاف کے چند لوگ۔ لیکن میں ان سے روز روز ملنا نہیں چاہتی تھی۔ لہذا میرے لئے یہ اچھی تفریح تھی کہ کار میں بیٹھوں۔ ریڈیو لگاؤ اور چل پڑوں۔ میں ہیش نے راستوں پر جاتی تھی، اور ہیش بارش کے موسم میں۔ مجھے وہ راستے پسند ہیں۔ کہ جن پر درخت ہوں۔ میں کبھی کبھی ہالینڈ اور بلجیم کی سرحدوں تک چلی جاتی تھی۔ وہاں کسی ہوٹل میں کافی کا ایک کپ یا بیز کا

ایک گلاس پیا اور پھر واپس گھر۔ اب جب آپ نے پوچھ ہی لیا ہے تو مجھے یہ سب یاد آ گیا۔ اگر آپ پوچھتا چاہتے ہیں کہ کتنی بار۔ تو میرا جواب ہے کہ میں میں میں دو یا تین بار۔ اس طرح میں چند گھنٹے گھر سے باہر رہتی اور  $9, 10$  یا کبھی کبھی ॥ بجے گھر واپس آ جاتی۔ اس وقت تک میں تھک کر چور ہو چکی ہوتی تھی۔ شاید اس میں میرا ذر بھی شامل ہو، کیونکہ میں ایسی بہت سی تباہیوں کو جانتی ہوں جو اپنی شامیں شراب میں دھتی۔ وہی۔ کے سامنے بیٹھ کر گزارتی ہیں۔

اس وضاحت کو سن کر باائز نینے کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی، مگر اس نے کچھ کہا نہیں، اور نہ ہی اس قسم کا کوئی اشارہ دیا کہ وہ اس بارے میں کیا سوچ رہا ہے۔ اس نے مخفی سرہلایا۔ جب اس نے ہاتھوں کو ملنا شروع کر دیا تو اس کا مطلب تھا کہ کیتھارنا بلوم کی وضاحت نے اس کی ایک تھیوری کو صحیح ثابت کر دیا ہے۔ تھیوری دری کے لئے خاموشی رہی، اور ایسا محسوس ہوا کہ جو لوگ موجود ہیں یا تو وہ جریانی کے عالم میں ہیں یا ابھن کا ٹککار۔ انسیں اچاک احساس ہوا کہ کیتھارنا نے پہلی بار اپنی خبی زندگی کے بارے میں کچھ انکشافت کئے ہیں۔ اس کے بعد ضبط شدہ باقی چیزوں کو ترتیب وار جلدی جلدی دیکھ لیا گیا۔

۳۔ ایک فوٹو الیم تھا۔ اس میں جن لوگوں کے فوٹو تھے ان کو آسانی سے پہچانا جا سکتا تھا۔ کیتھارنا بلوم کا باپ بیمار، چیچا اور اپنی عمر سے زیادہ معلوم ہوتا تھا۔ اس کی ماں، جس کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ کینسر کے مرض میں بٹلا بستر مرگ پر ہے۔ کیتھارنا کی اپنی تصویریں کہ جب وہ  $3$  اور  $6$  سال کی تھی۔  $10$  سال کی تصویر کہ جب وہ عشاۓ ربانی میں شریک ہوئی تھی۔ اس کی شادی کی تصویر کہ جب وہ  $20$  سال کی تھی۔ اس کے شوہر، گھمکس بروش کے پادری، ہمسائے، رشتہ دار اور ایمیزے دو لڑکے ہائی کی مختلف تصویریں تھیں۔ ایک بورڈا شخص جسے فورا نہیں پہچانا گیا اور جو بڑا بھس کہ نظر آتا تھا وہ مسٹر فہمن تھے، یعنی مجرم اکاؤنٹنٹ۔ ان کے علاوہ اس میں ایسی کوئی تصویر نہیں تھی کہ جو باائز نینے کے مفروضات کو ثابت کرتی۔

۴۔ پاپسپورٹ، جو کیتھارنا بیٹھ لوح بلوم کے نام سے تھا۔ جب اس سے سفر کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ وہ کسی سفر پر نہیں گئی۔ اس نے اپنی ملازمت کے

دوران کبھی چھٹی نہیں کی سوائے ان دونوں کے جب وہ سخت یا کار ہو گئی ہو۔ اسے چھٹیوں کی تنخواہ فہنن اور بلو رنا دونوں سے ملتی تھی۔ لیکن یا تو وہ بدستور ملازمت پر جاتی رہتی تھی یا پھر چھٹیوں میں کوئی کام کرنے لگتی تھی۔

۶۔ ایک پرانا چالکلیٹ کا ڈبہ۔ جس میں ایک درجن کے قریب خطوط تھے جو اس کی ماں۔ بھائی۔ شوہر اور مس دو لیڑس ہام نے لکھے تھے۔ ان میں کسی میں کوئی ایسی بات نہ تھی کہ جس سے کسی قسم کا شہر ہو۔ اس کے باپ کے کچھ فوٹو تھے کہ جب وہ فوج میں تھا۔ اس کے شوہر کا ایک فوٹو جس میں وہ بیڈنگ کی یونیفارم پہنے ہوئے تھا۔ کچھ کلندر کے پہنچے ہوئے صفات تھے۔ اس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کھانا پکانے کی ترکیبیں۔ ایک پغلٹ تھا کہ جس کا عنوان تھا ”چھٹنی میں شیری کے فوادر۔“

۷۔ ایک فاکل جس میں اسناڈ، ڈپلوما، طلاق کے کامنزات اور اپارٹمنٹ سے متعلق تصدیق شدہ دستاویزات تھیں۔

۸۔ تین چاہیوں کے بچھے۔ ایک میں بلڈنگ، اس کے اپارٹمنٹ اور الماری کی چاہیاں تھیں۔ جب کہ دو بلو رنا اور پہنڈر کے گھروں کی تھیں۔ یہ ریکارڈ کر لیا گیا کہ اوپر دی گئی اشیاء سے کسی قسم کا ایسا کوئی ثبوت نہیں ملا کہ جو شہمات پیدا کرتا۔ پہنڈل کے بارے میں کیتحار بنا کی وضاحت کو بھی تسلیم کر لیا گیا، اس پر منید بحث نہیں کی گئی۔

جب یہ سب ختم ہو گیا تو باز رینے نے اپنی جیب سے ایک سرخ رنگ کی انگوٹھی نکالی کہ جس پر ہیرے جڑے ہوئے تھے۔ کیتحار بنا کو دکھانے سے پہلے اس نے اپنی آستین سے اس کو چپکا کر صاف کیا۔

”کیا تم اس انگوٹھی کو پہچانتی ہو؟“

”ہاں“ اس نے بغیر کسی پھکپاہٹ کے کہا۔

”کیا یہ تماری ہے؟“

”ہاں“

”تمیں پتہ ہے کہ اس کی کیا قیمت ہے؟“

”صحیح تو معلوم نہیں، مگر کوئی زیادہ بھی نہیں ہو گی۔“

”ٹھیک“ باتز نے نے بڑے خوشنگوار مود میں کہا، ہم نے اس کی قیمت کا اندازہ لگوا لیا ہے۔ ہمارے اپنے ماہرین سے بھی اور مقامی جوہریوں سے بھی تاکہ کسی قسم کا تک و شبہ باقی نہ رہے اور تمہارے ساتھ کوئی ناانصافی نہ ہو۔ اس انگوٹھی کی قیمت آٹھ ہزار سے دس ہزار مارک تک ہے۔ شاید تمہیں اس کا اندازہ نہ ہو۔ میں تمہاری اس بات پر یقین کرنے کو تیار ہوں۔ مگر مجھے یہ ضرور بتاؤ کہ یہ تمہارے پاس کہاں سے آئی؟ چونکہ یہ تفتیش ایسے مجرم کے بارے میں ہو رہی ہے کہ جس نے ڈاکے ڈالے ہیں۔ جس پر شبہ ہے کہ اس نے قتل بھی کیا ہے۔ اس نے تمہارے پاس اس قسم کی انگوٹھی کا ہونا شبہ کا باعث بنا ہے۔ نہ اس کا تعلق بھی زندگی سے ہے، جیسے کہ بارش کے موسم میں کار لئے ادھر سے ادھر چل جانا۔ اب مجھے بتاؤ کہ یہ انگوٹھی تمہیں کس نے دی؟ گوٹھ نے یا تمہارے شریف ملاقاتیوں میں سے کسی نے؟ اور شاید گوٹھ ہی شریف ملاقاتی ہو۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو تم ”ایک خاتون ملاقاتی۔“ اگر مجھے اس دلکش اصطلاح کے استعمال کی اجازت ہو۔ بارش میں ہزاروں کلو میٹر کا سفر کر کے کہاں جاتی تھیں؟ ہمارے لئے یہ کوئی مشکل نہیں کہ ہم یہ معلوم کریں کہ یہ انگوٹھی کس جوہری کی دوکان سے خریدی گئی، یا حاصل کی گئی یا چوری کی گئی۔ لیکن میں تمہیں ایک موقع دینا چاہتا ہوں۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ میں تمہیں کسی جرم میں بالواسطہ شریک نہیں پاتا ہوں، بلکہ تمہیں ایک سادہ لوح اور رومانوی عورت سمجھتا ہوں۔ آخر تم کس طرح سے مجھ سے یا ہم سے اس کی وضاحت کرو گی۔ کیونکہ تمہارا حال یہ ہے کہ تم جنسی تعلقات کے بارے میں محتاط ہو۔ تمہارے دوست تمہیں پیار سے ”نن“ کہتے ہیں۔ تم ڈسکو میں جانے سے اس نے پرہیز کرتی ہو کہ وہاں جنسی بھوک کے مارے ہوتے ہیں۔ تم نے اس نے طلاق لی کہ تمہارا شوہر خود سے پیش قدمی کرتا تھا، اور اس میں فریغی کے جذبات نہیں تھے۔ ان ساری باتوں کے بعد آخر تم کس طرح سے یہ کہہ سکتی ہو کہ تم گوٹھ ناٹی شخص سے کل سے پہلے نہیں ملیں تھیں؟۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ہی دن کی ملاقات کے بعد تم اسے اپنے گھر لے آئیں، اور اس کے اتنے قریب ہو گئیں۔ آخر تم ان سب کی کیسے وضاحت کرو گی؟ پہلی نظر کی محبت، والہ دشیدا ہو جانا، فریغی میں ڈوب جانا، وغیرہ وغیرہ۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ تمہارے بیان میں اس قسم کے تقدادات ہیں کہ جو شبہات کو تقویت دیتے ہیں۔ لیکن بات انگوٹھی تک ہی نہیں ہے اس کے علاوہ

بھی اور کچھ ہے۔

اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک بڑا سفید لفافہ نکالا۔ اس میں سے ایک فینی، ار غوانی رنگ کا نارمل سائز کا لفافہ برآمد کیا۔ ہم نے اس لفافہ کو انگوٹھی کے ساتھ تمہاری دراز میں پایا۔ اس پر پوست آفس کی ۱۲ / فروری ۱۹۷۳ء۔ ۶ بجے شام کی مرگلی ہوتی ہے۔ اسے ڈسک ڈورف کے ریلوے شیشن سے پوست کیا گیا ہے۔ اس پر تمہارا پتہ ہے۔ ”بائز نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے کہا ”خدا کے لئے، اگر تمہارا کوئی بوائے فرنڈ ہے جو کبھی کبھی تمہارے پاس آتا ہے۔ اور جس سے ملنے کے لئے ہم جاتی ہو، جو تمہیں خط لکھتا ہے، تھے دستا ہے، تو اس کے بارے میں آخر تم ہمیں بتاتی کیوں نہیں؟ جس میں تمہاری شرکت اسی وقت ہو گی کہ جب گوٹ کے ساتھ تمہارے مجرمانہ روابط پائے جائیں گے، ورنہ نہیں۔“

کرے میں موجود ہر شخص کو یہ تو معلوم ہو گیا کہ کیتحارنا نے انگوٹھی کو پہچان لیا ہے۔ لیکن اس کا بھی لوگوں کو احساس ہو گیا کہ اسے قیمت کا اندازہ نہیں تھا۔ مرد ملاقاتیوں والا حساس موضوع ایک بار پھر زیر بحث آگیا۔ کیا وہ اس لئے کچھ بتانا نہیں چاہتی کہ اس سے اس کی شرست کو خطرہ ہے، یا وہ کسی اور کی شرست کو خطرے میں دیکھ رہی ہے اور نہیں چاہتی کہ اسے اس معاملہ میں ملوث کرے؟

اس مرتبہ تھوڑی دیر کے لئے اس کا چھرہ سرخ ہو گیا۔

بائز نے کی تقریر جاری رہی۔ کیا وہ یہ تسلیم نہیں کرے گی کہ یہ انگوٹھی اسے گوٹ نے دی ہے؟ وہ خاموش و پر سکون رہی۔ یا یہ کہنا چاہئے کہ جب وہ بولی ہے تو خاصی نرم پر چکلی تھی۔

” یہ درست ہے کہ مس دلزس ہام کی پارٹی میں، میں نے لذوگ گوٹ کے ساتھ بڑے لگاؤ کے ساتھ ڈانس کیا تھا۔ لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ میں نے اسے زندگی میں پہلی بار دیکھا تھا۔ میں اس کے خاندانی نام سے اس وقت تک واقف نہیں ہوئی تھی جب تک کہ پولیس نے جمعرات کی صحیح کو تفییض کے دوران مجھے نہیں بتایا۔ اس شام ہم دونوں نے ایک دوسرے کے لئے محبت کے جذبات محسوس کئے یہاں تک کہ ہم ۱۰ بجے مس دلزس ہام کے گھر سے اپنے اپارٹمنٹ آ گئے۔ جہاں تک اس انگوٹھی کے بارے میں سوال ہے، تو میں

اس کے بارے میں کوئی معلومات فراہم نہیں کر سکتی۔ یا یہ کہنا مناسب ہو گا کہ میں نہیں چاہتی کہ اس موضوع پر کچھ بولوں۔ چونکہ یہ میرے پاس کسی غیر مناسب طریقے سے نہیں آئی ہے، اس لئے میں ضروری نہیں سمجھتی کہ اس بارے میں کچھ بتاؤں۔ جس شخص نے اسے میرے پتہ پر بھیجا ہے وہ میرے لئے اجنبی ہے۔ میں نے اسے اشتخاری مواد کے نمونہ کے طور پر لیا۔ چونکہ میں کیٹریگ کی بنس میں کافی مشور ہو چکی ہوں، اس لئے میرا خیال تھا کہ یہ کسی فرم کی طرف سے تحفہ ہے۔ یہ سوال کہ کسی اشتخاری فرم نے اسے فینسی لفاظ میں کیوں بھیجا، تو اس بارے میں، میں کیا کہہ سکتی ہوں؟ میں صرف یہ وضاحت کر سکتی ہوں کہ کھانے کے بنس میں کچھ ایسی فریں ہیں جو کہ اپنا خوبصورت امیج بنا چاہتی ہیں۔“

اس سے پوچھا گیا کہ جب اسے کار چلانے کا شوق ہے تو اس نے مس دولڑس ہائی کے گھر تک ٹرام میں سفر کیوں کیا؟ کیتھارینا نے جواب میں کہا کہ اسے کچھ اندازہ نہ تھا کہ وہ شراب زیادہ پینے گی یا کم۔ اس لئے اس نے مناسب سمجھا کہ اپنی کار میں نہ جائے۔ جب اس سے یہ سوال کیا گیا کہ کیا اس نے زیادہ شراب پی تھی؟ اور کیا وہ شراب پی کی مددوш ہو جاتی ہے؟ تو اس نے کہا کہ نہیں، اس نے زیادہ نہیں پی تھی اور نہ ہی کبھی وہ مددوш ہوئی۔ شاید صرف ایک مرتبہ۔ وہ بھی اپنے شوہر کے اصرار پر بینڈ کی جانب سے منعقد ایک پارٹی میں۔ یہاں اس کو خاص طور سے مددوш کیا گیا تھا۔ وہ بھی ایک خاص شراب سے کہ جس کا لموئیڈ والا ذائقہ تھا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ اس خاص شراب سے لوگوں کو مددوш کرنا ایک وقت میں برا مقبول ہو گیا تھا۔ جب اس کو بتایا گیا کہ اس کی وضاحت سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ اسے زیادہ شراب پینے کا ذر تھا، مگر درحقیقت اس نے زیادہ پی نہیں۔ تو کیا اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ اس کا گوشن سے پہلے سے ہی کوئی پلان طے تھا؟ اس لئے اس نے اپنی کار میں جانے کی ضرورت محسوس نہیں کی اور اس کی گاڑی میں اپارٹمنٹ والپس آئی۔ اس نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا کہ وہ اپنے پہلے والے موقف پر قائم ہے۔ اس کا یقینی طور پر یہ موڑ تھا کہ وہ زیادہ شراب پئے گی۔ مگر پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔

لئے کے وقفہ سے پہلے ایک نکتہ کی وضاحت باقی رہ گئی اور وہ یہ کہ آخر اس کے پاس

کوئی چیک بک کیوں نہیں ہے؟ کیا اس کا اور بھی کوئی اکاؤنٹ ہے؟ جواب میں اس نے کہا کہ اس کا صرف ایک ہی اکاؤنٹ ہے اور اس کے پاس جو بھی رقم آتی ہے وہ اسے فوراً قرضہ کی ادائیگی میں دیدیتی ہے۔ چیک بک رکھنے میں اسے کوئی دلچسپی نہیں کیونکہ ایک تو یہ ممکنگی ہے اور دوسرے اس کا استعمال چیخیدہ ہے۔ گھر اور کار کے اخراجات کے لئے وہ ہمیشہ نقد رقم استعمال کرتی ہے۔

-۲-

اب ہم اس کی وضاحت کرتے ہیں کہ آخر کیوں جمع کی صحیح کو نہ صرف باائز نہیں بلکہ کیتھارینا کا رویہ بھی نرم رہا، اگرچہ یہ کہنا بھی صحیح نہیں ہے کہ وہ بالکل ڈھیلی پر پکی تھی۔ یا اس کی قوت مراجحت کمزور ہو گئی تھی۔ اس کے لئے صحیح کا آغاز بڑا ناخوٹگوار ہوا تھا۔ کسی ہمسایہ نے ایکپریس اخبار کی کالی مس ولزس ہائیم کے سامنے کے دروازے سے اپارٹمنٹ میں کھسکا دی تھی، جس کو پڑھ کر دونوں عورتوں کو نہ صرف غصہ، اشتغال، اور طیش آیا، بلکہ وہ ڈر بھی گئیں۔ مگر اس کے فوری بعد بلورنا سے فون پر گفتگو نے ان کے جذبات کو ٹھنڈا کرنے میں مدد دی۔ ابھی انہوں نے اخبار کو سرسری طور پر دیکھا ہی تھا، اور فون پر بلورنا سے گفتگو ختم ہی کی تھی کہ عورت پولیس افسر پلینز آگئی۔ اس نے کیتھارینا کے ساتھ ساتھ مس ولزس ہائیم سے بھی کہا کہ اسے تفتیش کے لئے پولیس اسٹیشن چلنا ہو گا۔ پلینز کے دوستانہ اور خوٹگوار رویہ کی وجہ سے دونوں کو جو صدمہ ایکپریس کی وجہ سے ہوا تھا، وہ کم ہو گیا۔

کیتھارینا نے خود کو سنبھال کے رات کے اس واقعہ پر غور کرنا شروع کیا کہ جب لڈوگ نے اسے ”وہاں“ سے فون کیا تھا۔

اس کا لجھ کس قدر پیار بھرا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے اسے اپنی تکالیف کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ تھوڑی دری کے لئے بھی یہ سوچے کہ یہ ساری اذیتیں اس کی وجہ سے ہیں۔ نہ ہی انہوں نے انہمار محبت کیا۔ اس بارے میں اس نے اس وقت بھی منع کر دیا تھا کہ جب وہ اس رات کار میں ساتھ ساتھ جا رہے تھے۔ اس

نے فون پر صرف یہ کہا کہ وہ خوش ہے اور اس کے ساتھ رہتا چاہتی ہے۔ ہیش کے لئے یا ایک طویل عرصہ کے لئے۔ مگر نہیں ہیش کے لئے۔ ہاں، اس نے کارنول کے دو دن آرام کرنے میں گذارے۔ اب وہ سوائے اس کے اور کسی کے ساتھ ڈالنیں کرے گی۔ اب وہ صرف اسی کی ہے۔ اور یہ کہ باقی کیا حال ہے؟ وہ کیا ہے؟ اس نے جواب میں کہا کہ اس کے رہنے کی جگہ بہت اچھی ہے۔ اسے جو چیز بھی چاہئے وہ یہاں موجود ہے۔ کیونکہ اس نے اسے پیار و محبت کے بارے میں بولنے سے منع کر دیا تھا اس لئے اس نے یہی کہا کہ وہ اسے بہت بہت چاہتا ہے۔ ایک دن۔ مگر اس کے بارے میں یقین نہیں کیونکہ اس دن کے آنے میں ہفتہ بھی لگ سکتے ہیں۔ کچھ سال بھی۔ لیکن وہ دن ضرور آئے گا کہ جب وہ اسے اپنے ساتھ لے جائے گا۔ فی الحال تو وہ نہیں بتا سکتا کہ کہاں؟ غرض، اسی طرح کی باتیں کہ جو عام لوگ فون پر کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے اپنی چاہت کا اظہار کرتے ہیں۔ اس گفتگو میں انہوں نے کسی قسم کی بے تکلفی کا اظہار نہیں کیا۔ نہ ہی اس واقعہ کے بارے میں ایک لفظ بھی کہا کہ نہیں باز نہیں نے بڑے بھونڈے انداز میں بیان کیا تھا۔ صرف وہ جملے اور الفاظ تھے کہ جو دو محبت کرنے والے ایک دوسرے سے کہتے ہیں۔ کیتھارنا نے ایلزے کو بتایا کہ یہ گفتگو شاید دس منٹ رہی ہو۔ یا تھوڑی زیادہ۔

کیتھارنا اور لڈوگ کے درمیان یہ نیلی فون کی بات چیت تھی کہ جس سے باز نہیں کو اطمینان ہو گیا تھا۔ اور یہی وجہ تھی کہ اس کا رویہ بدل گیا تھا۔ اس کو معلوم تھا کہ کیوں کیتھارنا نے اپنی ہٹ وھری اور ضد کو پھوڑ دیا ہے؟ مگر خود کیتھارنا اس سے بے خبر تھی کہ باز نہیں کے خونگوار رویہ کا تعلق خود اس سے ہے۔ لیکن باز نہیں کو علم تھا کہ کیتھارنا ابھی بھی اعصابی تباہ کا ہشکار ہے۔ کیونکہ اس کے پاس ایک نامعلوم فون کاں اور بھی آئی تھی۔

قارئین سے درخواست ہے کہ اس باب میں جو نجی معلومات آئی ہیں ان کے ذرائع کو دریافت کرنے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ یہ ریت کی دیواریں ہیں جو پانی کے حوض کے گرد کھڑی کی گئی ہیں۔ جلد ہی پانی کا بہاؤ ان دیواروں کو گرا دے گا اور اس کے ساتھ ہی تمام دباؤ اور کھپاؤ بھی ختم ہو جائے گا۔

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ ولزس ہائم اور بورنا دونوں کا خیال تھا کہ کیتھارنا نے گورن کے فرار میں جو مدد دی ہے اس کی وجہ سے وہ بھی جرم میں شریک ہو گئی ہے۔ ولزس ہائم نے اس بات کو اس وقت کما کہ جب عورت پولیس افسر پلینزر دونوں کو تفتیش کے لئے لینے آئی تھی۔ بورنا بھی جب اس سے ملا تو اس نے پہلی بات یہی کہی کہ فرار میں مدد کرنے کی وجہ سے وہ بھی جرم میں شریک ہو جاتی ہے۔ کیتھارنا نے گورن کے بارے میں اپنے جن جذبات کا انعام کیا تھا، اس کا بھی انہیں علم تھا۔ اس نے کہا تھا کہ! ”تم یہ کیوں نہیں دیکھتیں کہ وہ واحد شخص ہے جو میری زندگی میں آیا ہے۔ میں اس سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔ اس کے نیچے پیدا کرنا چاہتی ہوں۔ میں اس کے لئے سوالوں انتظار کروں گی، یہاں تک کہ وہ قید سے چھوٹ کر آجائے۔“

یوں کیتھارنا کی تفتیش خاتمه پر پہنچی۔ اس سے کہا گیا کہ وہ پولیس کی دسترس میں رہے اگر جب ولزس ہائم کے دوسرے مہمانوں کے بیانات لئے جائیں تو ان کے بارے میں اس سے بھی پوچھ گئے کی جاسکے۔ یہاں ہم اس کی بھیوضاحت کر دیں کہ آخر لڑوگ گورن، ولزس ہائم کی ڈانس پارٹی میں بطور مہمان کیسے شریک ہوا؟ کیونکہ باز میں کا تو یہ خیال تھا کہ اس میں اور کیتھارنا میں یہ ملاقات پہلے سے طے شدہ تھی۔

تفتیش کے بعد کیتھارنا سے کہا گیا کہ یا تو وہ گھر چلی جائے یا اپنی خوشی سے کہیں بیٹھ کر اس وقت تک انتظار کرے کہ مس ولزس ہائم پولیس انکوڑی سے فارغ ہو جائے۔ اس نے گھر جانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ حالات نے اس کے لئے اپنے اپارٹمنٹ میں رہنا ناممکن بنا دیا ہے، اس لئے وہ انتظار کرے گی اور مس ولزس ہائم کے ساتھ گھر جائے گی۔ باتوں کے دوران اس نے بیک سے ایک پولیس اخبار کے دو پرچے نکالے اور سوال کیا

کہ کیا پولیس اس کی حفاظت کے لئے کچھ کر سکتی ہے تاکہ وہ اس گند سے دور رہے اور اپنی کھوئی ہوئی عزت کو دوبارہ سے بحال کر سکے۔ اس کو اس بات کا اطمینان تھا کہ اس کی تفتیش اپنی جگہ نہیں تھی۔ مگر جو بات اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی وہ یہ کہ اس کی ذاتی زندگی کے بارے میں معلومات کی کیا ضرورت تھی؟ اس کی سمجھ میں یہ بھی نہیں آ رہا تھا کہ تفتیش کی تمام تفصیلات اور خاص طور سے شریف ملا قاتیوں والی بات آخر ایک پولیس اخبار تک کیسے پہنچی؟ اور پھر وہ تمام جھوٹے اور مسخ شدہ بیانات۔

اس پر پلک پر ایک پیور ہاش نے دخل دیتے ہوئے کہا کہ گوئن کے کیس میں عوام کی بے انتہا دلچسپی کو دیکھتے ہوئے یہ ضروری تھا کہ ایک پولیس بیان جاری کیا جائے۔ اگرچہ اس مسلمہ میں کوئی پولیس کافی نہیں ہو سکی۔ لیکن گوئن کی وجہ سے لوگوں میں جو اضطراب و خوف پیدا ہوا ۔۔۔۔۔ کیتھارنا کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ اس کی وجہ سے ہوا ۔۔۔۔۔ لہذا ان حالات میں ضروری تھا کہ بیان جاری کیا جائے۔ اس کی اہمیت اس لئے ہو گئی کہ وہ گوئن سے واقف ہے۔ اس لئے عوام کا اس کی ذات میں دلچسپی لینا درست ہے۔

بھر حال وہ آزاد ہے اور پولیس کے خلاف ہٹک عزت کا دعویٰ کر سکتی ہے۔ اگر اس کا شہر ہے کہ پولیس نے یہ معلومات فراہم کی ہیں۔ تو اسے یقین دلایا جاتا ہے کہ اس صورت میں پولیس اس شخص یا اشخاص کے خلاف جو اس میں ملوث پائے گئے، سخت کاروائی کرے گی اور اس کے حقوق کی حفاظت کے لئے اس کی پوری پوری مدد کرے گی۔

کیتھارنا کو سیل تک لے جایا گیا۔ اس بار یہ ضروری نہیں سمجھا گیا کہ اس کی نگرانی کی جائے۔ ایک غیر مسلح عورت پولیس اسٹنٹ، جس کا نام رینا تھا، وہ اس کے ساتھ رہی۔ بعد میں اس نے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ کیتھارنا بلوم نے جو دیا ڈھائی گھنٹے سیل میں گزارے۔ اس دوران اس نے اور کچھ نہیں کما سوائے اس کے کہ ایک پولیس اخبار کے دونوں پرچے بار بار پڑھے؟۔ چائے اور سینڈو چن لینے سے اس نے صاف انکار کر دیا۔ مگر جارحانہ انداز سے نہیں بلکہ سردمی سے مسکراتے ہوئے۔ رینا نے کوشش کی کہ وہ اس سے کپڑوں، فلموں، اور ڈائنس کے بارے میں بات چیت کرے تاکہ اس کا دل بھل جائے اور وہ اپنے سماں کو بھول جائے، مگر کیتھارنا نے خاموشی اختیار کئے رکھی۔ رینا نے بعد میں بتایا کہ جب اس نے دیکھا کہ کیتھارنا ایک پولیس اخبار پڑھ کر کھو

گئی ہے تو اس نے مدد کی خاطر اپنے ساتھی ہو فتن سے درخواست کی کہ وہ تھوڑی دری کے لئے اس کی جگہ بیٹھے، وہ خود لا بیری گئی اور وہاں سے دوسرے اخباروں کے تراشے لے کر آئی کہ جس میں بلوم کے مقدمہ کے بارے میں زیادہ اچھی روپرینگ تھی۔ تفتیش کی کارروائی تیرے یا چوتھے صفحوں پر دی گئی تھی، ان میں بلوم کا پورا نام بھی نہیں دیا گیا تھا بلکہ اسے کیتھارنا۔ لی۔ ایک گھنٹوں ملازمہ لکھا تھا۔ روپیو اخبار میں بھنگ دس سطروں کی خبر تھی اور کوئی تصویر نہیں تھی۔ اس نے تقریباً ۱۵ اخباروں کے تراشے اس کے سامنے رکھ دیئے، لیکن اس کے باوجود وہ بلوم کو مطمئن کرنے اور تسلی دینے میں ناکام رہی، کیونکہ اس نے آخر میں کہا۔ ”مگر ان کو کون پڑھتا ہے؟ مجھے معلوم ہے کہ ہر بھنگ ایکپریس ہی پڑھتا ہے۔“

اب یہ بتایا جائے کہ گوٹن کیوں اور کس طرح مس دولزس ہائم کی ڈانس پارٹی میں آیا؟ اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو مس دولزس ہائم سے سوال کیا گیا۔ یہ بات شروع ہی سے واضح ہو گئی کہ مس دولزس ہائم کا رویہ ان لوگوں کے ساتھ، کہ جو اس سے سوالات کر رہے تھے، بلوم سے زیادہ جارحانہ تھا۔ اس نے بیان دیا کہ وہ ۱۹۳۰ء میں پیدا ہوئی، اب اس کی عمر ۲۰ سال ہے، غیر شادی شدہ ہے۔ پیشہ کے لحاظ سے ہاؤس کیپر ہے، اور کینگ کا کام کرتی ہے۔ اس سے پہلے کہ اس سے ڈانس پارٹی کے بارے میں سوالات پوچھ جائیں اس نے غیر جذباتی اور خشک لبجہ میں، جس سے اس کی بات میں وزن پیدا ہو گیا، اپنی رائے دی۔ اس کے غضیلے انداز نے وہ تاثر پیدا کیا کہ جو زور سے بولنے یا گالی دینے سے نہیں ہوتا ہے۔ اس نے کہا کہ ایکپریس اخبار میں کیتھارنا کے بارے میں جو خبریں چھاپی گئی ہیں، درحقیقت ان معلومات کی فراہمی خاص طور سے اشاعت کی غرض سے پولیس نے کی ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ کیتھارنا کے بارے میں ضرور تفتیش کرنی چاہئے، مگر اس کی زندگی تباہ کرنے کا حق کسی کو نہیں ہے۔ وہ کیتھارنا کو اس وقت سے جانتی ہے کہ جب وہ پیدا ہوئی تھی۔ کل سے اس میں کس قدر تبدیلی آئی ہے وہ اس سے بخوبی واقف ہے۔ وہ کوئی ماہر

نفاس تو نہیں، مگر حالات نے کیتھارنا کا دل اپنے اپارٹمنٹ سے اچھات کر دیا ہے، وہی اپارٹمنٹ کہ جس سے اس کو دل لگاؤ تھا، اور جس کو حاصل کرنے کے لئے اس نے اس فدر رخت سے کام کیا تھا۔ اس کی رائے میں یہ صورت حال اس کے لئے تباہ کن ہے۔

مس و ولزس ہائم کی شکاریوں کا ریلے جو بہنا شروع ہوا تو اسے روکنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ جب باز رینے کے لئے بھی بات حد سے بڑھ گئی تو اس نے اسے خاموش کرتے ہوئے شکاریاً" کہا کہ آخر اس نے گوٹن کو اپنے گھر میں کیوں داخل ہونے دیا؟ اس نے جواب میں کہا کہ وہ تو اس کے نام تک سے واقف نہیں تھی۔ کیونکہ نہ تو اس نے اپنا تعارف کرایا اور نہ ہی کسی اور نے اس سے ملوا۔ اس کو تو صرف یہ معلوم ہے کہ بدھ کے روز ساڑھے سات بجے کے قریب وہ ہر تباشہ میں کے ساتھ آیا۔ جو اپنی دوست کلوڈیا اشترم اور ایک بھیں بد لے شیخ کے ساتھ تھی۔ اسے اتنا معلوم ہے کہ شیخ کے لباس والے شخص کو لوگ کارکر کہہ رہے تھے۔ بعد میں اسی رات اس نے عجیب حرکتیں بھی کیں۔ لہذا گوٹن ناکی شخص سے وہ پہلے کبھی نہیں ملی تھی۔ نہ ہی اس نے یہ نام سنا تھا۔ جہاں تک کیتھارنا کا تعلق ہے تو اس کی زندگی شروع سے اب تک اس کے سامنے ہے۔ جب اس سے کیتھارنا کے بیان کا حوالہ دے کر "کار میں اس کے گھومنے" کے بارے میں سوال کیا تو اس نے تسلیم کیا کہ اس بارے میں اسے کچھ معلوم نہیں۔ اس انکار سے، اس کا یہ بیان کہ وہ کیتھارنا کے بارے میں سب کچھ جانتی ہے، کمزور پڑ گیا شریف ملاقاتیوں کے بارے میں جب اس سے پوچھا گیا تو وہ گھبرائی اور کہنے لگی کہ چونکہ اس بارے میں کیتھارنا نے اس سے کبھی بات نہیں کی۔ لہذا اس سلسلہ میں وہ کچھ بتانے سے ممنوع ہے۔ ایک بات جو اس نے اس موضوع پر کی وہ یہ کہ ان میں سے ایک کا معاملہ جذباتی ہے۔ جذباتی ہونا کیتھارنا کی طرف سے نہیں بلکہ اس ملاقاتی کی طرف سے ہے۔ اگر کیتھارنا اجازت دے تو وہ سب بتانے پر تیار ہے۔ لیکن اس کا خیال ہے کہ کیتھارنا کا کار میں گھومنے جانے کا تعلق اس شخص سے نہیں ہے۔ وہ اس شخص کے بارے میں بتانے سے اس لئے چکچا رہی ہے کیونکہ وہ نہیں چاہتی کہ وہ شخص لوگوں کے لئے مذاق بنے۔ لیکن کیتھارنا کا رویہ ان دونوں معاملات میں یعنی گوٹن اور شریف ملاقاتی کے سلسلہ قابل ملامت نہیں ہے۔ کیتھارنا ہیش سے محنت کرنے والی لڑکی رہی ہے جسے اپنے عزت کا پاس ہے۔ وہ شریملی اور تنائی

پسند ہے۔ جب وہ بچی تھی تو پابندی سے چرچ جاتی تھی۔ اس کی ماں جو کمپلی بروڈش کے چرچ میں صفائی کرتی تھی، ایک بار اسے چرچ کے ملازم کے ساتھ مقدس شراب کی بوتل سے شراب پیتے ہوئے پکڑ لیا گیا اور اس واقعہ کو ”رنگ رلیاں“ کہا گیا۔ اس نے ایک اسکینڈل کی صورت اختیار کر لی جس کی وجہ سے کیتھارینا کو اسکول میں پاٹر کے ہاتھوں ذمیل ہونا پڑا۔ اس کے بعد سے اس کا دل چرچ سے برا ہو گیا۔

کیتھارینا کی ماں مزبلوم ملتوں مزاج اور شراب کی رسیا رہی ہے، لیکن اس کی بھی وجہ تھی، اس کا شوہر جب جنگ سے واپس آیا ہے تو وہ بالکل بدل چکا تھا، چڑچڑا، بیمار، اور اندر سے ٹوٹا ہو انسان۔ رہا اس کا بھائی، تو میں یہ کہنے میں حق بجا بھا بھوں کہ اسے بربے ماحول نے بگاڑ دیا۔ کیتھارینا کی شادی کی میں شروع ہی سے مخالف تھی کیونکہ مجھے اندازہ تھا کہ یہ شادی چل نہیں سکتی۔ بیٹھ لوح کا جہاں تک تعلق ہے تو وہ جو تے چانسے والوں اور موقع پرست لوگوں میں سے ہے، جو ہر اس شخص کی خوشابد کرتے ہیں کہ جن سے کوئی مطلب ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں اس حد تک خود نمائی ہے کہ اس سے کراہیت ہو جاتی ہے۔ کیتھارینا نے یہ شادی اس لئے کی تھی کیونکہ وہ گھر کے ماحول سے دور ہونا چاہتی تھی۔

جمال تک کیتھارینا کی پیشہ وارانہ صلاحیتوں کا تعلق ہے، اس کی وہ نہ صرف زبانی تصدیق کرتی ہے بلکہ اگر ضرورت پڑے تو تحریری طور پر اس کی سند دینے کو تیار ہے۔ جب سے پہلک اور نجی دعوتوں میں ”بوفے“ کا سلسلہ شروع ہوا ہے، تو کیتھارینا بلوں جیسی انتظامی صلاحیت رکھنے والی عورتوں کے لئے اور زیادہ موقع پیدا ہو گئے ہیں۔ وہ دعوتوں کا انتظام کرنے، قیتوں کے قیعنی۔ اور کھانوں کو خوش اسلوبی سے پیش کرنے میں ماہر ہے۔ لیکن مجھے ڈر یہ ہے کہ اگر کیتھارینا ایک پہلیں اخبار کی وضاحت سے مطمئن نہیں ہوتی ہے تو اس کی اپنے کیریر سے بھی دلچسپی ایسے ہی ختم ہو جائے گی جیسے کہ اس کا دل اپنے اپارٹمنٹ سے اچھات ہو گیا ہے۔

مس وولمز ہائم کے بیان کے اس مرحلہ پر اس کو بتایا گیا کہ پولیس یا پہلک پر ایکیویٹر کا کام یہ نہیں ہے کہ وہ صحافت کے اس روایہ کو، جو بلاشبہ واقعات کو مسخ کر کے غلط تصویر پیش کرتا ہے، جرم قرار دے کر، اس کو روکے یا اصلاح کرے۔ پولیس کی آزادی میں اس

طرح سے دخل نہیں دیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کو یقین دلایا جاتا ہے کہ اس کی شکایت پر غور کیا جائے گا اور غیر قانونی معلومات کے اکشاف میں جو شخص یا اشخاص ملوث ہوں گے، ان کی پوری طرح سے تفییش کی جائے گی۔

یہ نوجوان پیک پر ایک یوٹوکورن تھا کہ جس نے پر جو ش انداز میں پر لیں کی آزادی اور معلومات فراہم کرنے والے کی شناخت کی حفاظت کے بارے میں دلائل دئے۔ اس نے زور دے کر کہا کہ ایک شخص جو خود اچھا نہ ہو اور بڑی صحبت میں پڑ جائے، تو وہ پر لیں کی سنتی خیز خبروں کا موضوع بن جاتا ہے، جب کہ شریف اور قانون کا پابند کبھی صحافت کا موضوع نہیں بنتا۔

پھر سوال انھیا گیا کہ گوٹن کا اس طرح اچاک آتا، اور کارل کی پر اسرار شخصیت جو کہ شیخ کا بابا پہنے ہوئے تھا، ان سب کا آپس میں سیکھا ہونا، کیا یہ محض اتفاق تھا؟ اس کی اب تک صحیح طور پر وضاحت نہیں ہوئی تھی، اس لئے وہ دونوں نوجوان عورتوں سے تفییش کے دوران اس کی تفصیل معلوم کرنا چاہتا تھا۔ مس ولیمز ہائم کی اس بات پر ملامت کی گئی کہ اس نے مہمانوں کی پسند میں نفاست و سلیقہ کا خیال کیوں نہیں رکھا؟ مس ولیمز ہائم نے اول تو اس اعتراض کو اس لئے تسلیم نہیں کیا کہ یہ بات ایک ایسے شخص کی جانب سے کی گئی کہ جو اس سے عمر میں کم تھا، پولیس نے بتایا کہ دونوں لڑکیوں کو دعوت دیتے ہوئے اس نے کہا تھا کہ وہ اپنے ساتھ ایک ایک مہمان لا سکتی ہیں۔ اس کا یہ دستور نہیں کہ وہ اپنے دوستوں کے مہمانوں کی شناخت کے کاغذات دیکھے یا ان کے اچھے کردار کے لئے پولیس سے سریقیکیت طلب کرے۔ اس پر اس کو سرزنش کرتے ہوئے کہا گیا کہ اس معاملہ میں عمر سے زیادہ منصب اہم ہے، اور مسٹر کورٹن، پلک پر اسکیوٹر کا رتبہ خاصی اہمیت کا ہے۔ اسے احساس ہونا چاہئے کہ جس معاملہ کی تفییش ہو رہی ہے وہ بڑا نازک ہے، ----- اگرچہ بہت زیادہ تکمیل نہیں ہے۔ بھر حال ایک ایسا جرم ہے کہ جس میں تشدد کا عنصر شامل ہے اور شواہد سے ثابت ہے کہ اس میں گوٹن ملوث ہے۔ اس لئے اسے چاہئے کہ ان معاملات میں دخل نہ دے اور انہیں ریاستی قانون کے نمائندے پر چھوڑ دے کہ وہ اس بات کا فیصلہ کرے کہ کون کی تفصیلات و ہدایات ضروری ہیں اور کون سی نہیں! جب اس سے بوجھا گیا کہ کیا گوٹن اور شریف ملا قاتل ایک ہی شخص ہے تو مس

دولڑس ہائم نے جواب دیا کہ نہیں؟ ایک ہونے کے دور دور تک کوئی امکانات نہیں ہیں۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ کیا وہ شریف ملاقاتی سے ذاتی طور پر واقف ہے؟ کیا اس نے کبھی اسے دیکھا ہے؟ یا اس سے ملی ہے تو اس نے انکار میں جواب دیا۔ چونکہ وہ کیتھارینا کی ذاتی زندگی کے بہت سی اہم پہلوؤں سے واقف نہیں تھی۔ جن میں اس کا پراسرار طریقے سے کار میں گھومنا پھرنا بھی شامل تھا، لہذا اس کی شادوت کو غیر تسلی بخش قرار دے کر ڈسیس کر دیا گیا۔

کمرہ چھوڑتے وقت وہ بہت ناراض تھی، جاتے جاتے اس نے کہا کہ کارل، جو کہ شیخ کے لباس میں تھا، وہ بھی گوشن کی طرح پراسرار معلوم ہوتا تھا۔ وہ باتحہ روم میں خود سے باتیں کرتا رہا اور پھر اچانک الوداع کے بغیر وہاں سے عابر ہو گیا۔

چونکہ کام سالہ ہر تاشاہ میل گوٹن کو اپنے ہمراہ لائی تھی، اس لئے اس کو بھی تفییش کے لئے بلایا گیا۔ وہ کافی نزوس معلوم ہوتی تھی کیونکہ اس کا کہنا تھا کہ اس سے پہلے اس کا پولیس سے کبھی کوئی واسطہ نہیں پڑا تھا۔ اس نے گوٹن سے واقفیت کا بظاہر بڑا معقول استدلال پیش کیا۔ اس نے کہا کہ ”میں اپنی دوست کلاڈیا اشٹرم کے ساتھ رہتی ہوں جو کہ چاکلیٹ کی ایک فیکٹری میں کام کرتی ہے۔ ہمارا چھوٹا سا اپارٹمنٹ ہے جس میں ایک کمرہ، کچن اور باتحہ روم ہے۔ ہم دونوں کوڑا اور فڑ بڑوں کے رہنے والے ہیں۔ مس دولڑس ہائم اور کیتھارینا بیوی ہماری دور کی رشتہ دار ہیں۔ (اگرچہ مس شاہ میل چاہتی تھی کہ دور کی رشتہ داری کی تفصیل بتائے کہ اس کے دادا و دادی، ان کے دادا و دادی کے پچھا زاد بھائی تھے، مگر رشتہ داری کے اس تعلق کو زیادہ اہم نہیں سمجھا گیا، اس لئے ”دور“ کے لفظ ہی کو مناسب قرار دیا گیا)۔ ہم مس دولڑس ہائم کو آئی اور کیتھارینا کو کزن کرتے ہیں۔

فروری ۲۰ / ۱۹۶۷ء، بده کی شام کو میں اور کلاڈیا اس لئے پریشان تھے کہ ہم نے آئی ایمیز سے وعدہ کیا تھا کہ ہم ان کی پارٹی میں اپنے بوابے فرینڈز لے کر آئیں گے کیونکہ پارٹی میں ڈائنس کرنے کے لئے مردوں کی تعداد کم تھی۔ اچانک یہ ہوا کہ میرا بوابے فرینڈ جو

کہ فوج میں ہے۔ یہ کہنا زیادہ درست ہو گا کہ وہ انجینر گ کے فوجی شعبہ میں ہے۔ جیسا کہ ان موقعوں پر ہوتا ہے، اس کی ڈیوٹی بیرک میں لگا دی گئی۔ میں نے اس سے اصرار بھی کیا کہ وہ چھٹی کر لے، مگر میں اس کو اس پر آمادہ نہیں کر سکی، کیونکہ وہ اس سے پلے بھی کئی چھٹیاں کر چکا تھا اور ڈرتا تھا کہ کیس اس کی ملازمت کا ریکارڈ خراب نہ ہو جائے۔ جہاں تک کلادیا کے بوائے فرینڈ کا تعلق ہے تو وہ دوپہر تک شراب پی کر اس قدر مددوہ ش ہو چکا تھا کہ ہم نے اسے بستر پر لانا دیا۔ اس کے بعد ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم کیفیت پو لکٹ جائیں اور وہاں دو شریف لوگوں کو پسند کر لیں۔ کیونکہ ہم نہیں چاہتے تھے کہ آنٹی کے سامنے ہماری بے عزتی ہو۔ کارنوں کے دنوں میں کیفیت میں ہنگامہ رہتا ہے، اور یہ وہ جگہ ہے کہ جہاں آپ کو ہیئتہ اچھے لوگ مل جاتے ہیں۔

بدھ کے دن، دوپہر کے بعد کیفیت کا ماحول کافی خوگلوار تھا، یہاں ایک نوجوان نے مجھ سے دو بار ڈانس کی درخواست کی۔ مجھے تو ابھی پتہ چلا کہ اس کا نام لذوگ گوشن ہے اور وہ ایک اشتہاری ملزم ہے۔ دوسری مرتبہ جب میں اس کے ساتھ ڈانس کر رہی تھی تو میں نے اس سے پوچھا کہ کیا وہ میرے ساتھ ایک پارٹی میں جانا پسند کرے گا؟ یہ سن کر وہ بڑا خوش ہوا اور فوراً تیار ہو گیا۔ اس نے کہا کہ وہ اس شہر میں نیا ہے اور اس کے پاس رات گزارنے کو کوئی جگہ نہیں ہے۔ لذا وہ خوشی سے میرے ساتھ جانا پسند کرے گا۔ اسی وقت جب کہ میں گوشن سے یہ باتیں کر رہی تھیں، کلادیا میرے قریب شیخ کا لباس پہنے ایک شخص کے ساتھ ڈانس میں مصروف تھی، جیسا کہ مجھے بعد میں معلوم ہوا، اس کا نام کارل تھا۔ اس نے شاید ہماری گھنگو سن لی۔ کیونکہ اس نے فوراً کلادیا سے عاجز ان لجہ میں کہا کہ کیا یہ ممکن ہے کہ وہ بھی پارٹی میں ساتھ چل سکے؟ ویسے بھی وہ خود کو بڑا تھا محسوس کر رہا ہے اور اس رات اس کے پاس کرنے کو کچھ بھی نہیں ہے۔

یوں ہمارا کام بن گیا۔ ہم لذوگ۔ میرا مطلب ہے گوشن۔ کی کار میں آنٹی ایمیزے کے اپارٹمنٹ گئے۔ اس کے پاس پورشے تھی جو کہ چار آدمیوں کے لئے کافی نہیں تھی۔ لیکن ہمیں کوئی زیادہ دور تو جانا نہیں تھا۔ اب اگر آپ یہ سوال کریں کہ کیا کیتھارنا بلوم کو یہ معلوم تھا کہ ہم کیفیت پو لکٹ سے دو لوگوں کو لا رہے ہیں؟ تو اس کا جواب بات میں ہے۔ اس دن صبح کو میں نے بلورنا کے گھر فون کر کے کیتھارنا نو بتایا تھا کہ اگر ہمیں کوئی نہیں ملا

تو شاید ہمیں اکیلے ہی پارٹی میں آنا پڑے۔ میں نے اسے یہ بھی بتایا تھا کہ ہم کیفے پو کٹ جا رہے ہیں۔ شاید وہاں ہمیں کوئی مل جائے۔ اس کا خیال تھا کہ یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ کیونکہ ہم دونوں انتہائی سادہ لوح اور غیر ذمہ دار ہیں۔ ہم نے اس کی بات کی اس لئے کوئی پرواہ نہیں کی، کیونکہ وہ ہمیشہ اس طرح اپنی منطق لگاتی ہے۔ مگر مجھے اس وقت تجھ ہوا کہ جب کیتحار بنا نے فوراً ہی گونن کو اپنے قابو میں کر لیا اور پوری شام وہ اسی کے ساتھ ڈانس کرتی رہی۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ جیسے وہ ایک دوسرے کو ہمیشہ سے جانتے ہیں۔

- ۳۰ -

ہر تاشاومیل کے اس بیان کی حرف بحرف تصدیق کلاؤبی اشترم نے کی۔ صرف ایک نکتہ تھا۔ جو تھا تو بت معمولی۔ مگر اس پر دونوں میں اختلاف پایا جاتا تھا۔ اس نے کہا کہ وہ تین مرتبہ شیخ کے ساتھ ناچی تھی، دو مرتبہ نہیں۔ کارل نے پہلے اس سے ڈانس کی درخواست کی، جب کہ گونن نے ہرتا سے بعد میں ڈانس کے لئے کہا۔ کلاؤبی اشترم نے بھی یہی کہا کہ اسے تجھ ہوا کہ کیتھریا، جو بڑی خشک مزاج ہے، اس کی گونن سے اتنی جلدی دوستی کیسے ہو گئی۔ یا یہ کہنا بہتر ہو گا کہ دونوں اس تدریکیے بے تکلف ہو گئے۔

- ۳۱ -

پارٹی میں تین مہمان اور تھے کہ جن کو تقدیش میں شامل کیا گیا۔ کو زاؤ بائٹریس، عمر ۵۶ سال۔ نکسنائل ایجٹ، مس دو لیڑس ہائیم کا دوست۔ مسٹر جورج پلوٹن (عمر ۳۲ سال) اور اس کی بیوی ہیڈوگ (عمر ۳۶ سال) دونوں میونسپلی میں ملازم ہیں۔ تینوں اس تفصیل سے متفق تھے کہ جس میں کیتحار بنا بلوم کے آئے، ہر تاشاومیل کا لذوگ گونن کے ساتھ اور کلاؤبی اشترم کا شیخ کے لباس میں کارل کے ساتھ آنا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ ایک پر مسرت شام تھی۔ ڈانس کے ساتھ ساتھ بات چیت بھی رہی۔ خصوصیت سے کارل کے ساتھ گفتگو

بڑی دلچسپ رہی۔ صرف ایک بات عجیب گئی۔ اگر اسے ایسا سمجھا جائے۔ وہ جورج پلوٹن کے نزدیک یہ تھی کہ کیتھارنا بلوم نے لڈوگ گوٹن پر مکمل اجارتہ داری قائم کر لی تھی۔ یہ بات اس رات کے حوالے سے اچھی نہیں تھی، کیونکہ کارنول کی پارٹیوں میں ایسا ہوتا نہیں ہے۔ مسٹر ہیڈوگ نے یہ بات بھی بتائی کہ لڈوگ اور کیتھارنا کے جانے کے بعد جب وہ کچن میں برف لینے گئی تو اس نے ساکہ کارل باٹھ روم میں خود سے باتیں کر رہا ہے۔ اس کے بعد کارل کسی کو ”گند بائی“ کے بغیر چلا گیا۔

-32-

کیتھارنا کو ایک بار پھر تینیش کے لئے بلا گیا۔ اس نے ہر تاؤ شاؤ میل سے فون کی گفتگو کی تصدیق کی، لیکن وہ اپنے اس موقف پر ڈھی رہی کہ گوٹن سے ملاقات کے سلسلہ میں فون کی بات چیت کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس بار بازار نہیں بلکہ کوٹن نے لے کہ گوٹن نے ہر تاؤ کے فون کے بعد، اس کو فون کیا تھا اور اس نے گوٹن کو یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ کیفے پوکٹ جائے اور وہاں ہر تاؤ میل سے دوستی کرے تاکہ اس طرح لوگوں کی توجہ کا مرکز بنے بغیر وہ مس دلوڑس ہائم کے گھر مل سکیں۔ مس شاؤ میل سے ملاقات اس لئے آسان تھی کہ وہ شوخ لباس میں ملبوس، سمری بالوں والی حسین لڑکی تھی، جس کو پچاننا مشکل نہ تھا۔ اس وقت تک کیتھرنا بلوم تھک کر تھال ہو چکی تھی، اس نے صرف اپنا سر ہلا کیا اور ایک پریس اخبار کی دونوں کاپیاں باٹھ میں پکڑے خاموش بیٹھی رہی۔ جب اس کو جانے کی اجازت دی گئی تو وہ مس دلوڑس ہائم اور کونڑا باٹھس کے ہمراہ پولیس اسٹیشن سے چلی گئی۔

-33-

وستخیط شدہ دستاویزات پر بحث کرتے ہوئے اور بیانات میں جو اختلافات تھے انہیں

چیک کرتے ہوئے، کورٹ نے یہ سوال کیا کہ کیا ایسی کوئی سجیدہ کو شش کی گئی ہے کہ اس پر اسرار شیخ، جس نام کارل تھا، اسے بھی تفییش کے لئے بلایا جائے تاکہ اس کا جو الجھا ہوا اور نہ سمجھ میں آنے والا روپ ہے وہ واضح ہو سکے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اسے تجب ہے کہ اب تک ایسے اقدامات کیوں نہیں کئے گئے کہ جن سے کارل کا اتنا پتہ چلتا۔ یہ شخص گوٹن کے ساتھ کیفے پوکٹ میں نظر آتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی پارٹی میں جاتا ہے۔ اس لئے اسے ۔۔۔۔۔ یعنی کورٹ کو ۔۔۔۔۔ اس کا روپ ۔۔۔۔۔ اگر شبہ والا نہیں۔ تو پر اسرار ضرور لگتا ہے۔

یہ سن کر جتنے لوگ وہاں موجود تھے وہ سب زور سے ہنس پڑے، یہاں تک کہ عورت پولیس افسر پلینزد بھی کہ جو عام حالات میں بڑی لئے دئے رہتی ہے وہ بھی مسکرانے لگی۔ اسینو گرافر مزرا نا لوکٹر پر ہنسنے کا ایسا دورہ پڑا کہ باائز نینے کو اسے روکنا پڑا۔ چونکہ کورٹ کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔ اس لئے اس کے ساتھ ہاش نے اسے پہلیا کہ باائز نینے نے جان بوجھ کر شیخ کو اس معاملے میں اس لئے نہیں آنے دیا کہ وہ ہمارا اپنا آدمی تھا۔ باخث روم میں خود سے باتیں کرنا۔ اگرچہ اس نے ہرے بھوٹے طریقے سے یہ کام کیا۔ دراصل پاکٹ ٹرانسٹر کے ذریعہ اپنے ساتھیوں کو اطلاع دینا تھا کہ گوٹن اور کیتھارنٹا کا پیچھا کیا جائے۔ اس وقت تک اسے بلوم کا ایڈریلیس معلوم ہو چکا تھا۔ ”میرے خیال میں، مسٹر کورٹ، تمہیں یہ تو معلوم ہو گا کہ کارنوں کے دوران شیخ کے لباس سے زیادہ اچھا بھیں بدلتے کا اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔ آج کل کاؤ بوانے سے زیادہ شیخ مقبول ہے۔ مجھے اس کی وجہات بتانے کی اس لئے ضرورت نہیں کہ یہ سب کو معلوم ہیں۔“

اس پر باائز نینے نے اضافہ کرتے ہوئے کہا کہ ”ہمیں معلوم ہے کہ کارنوں کے موقع پر قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو یہ آسانی ہوتی ہے کہ وہ بھیں بدلت کر پولیس کی نظروں سے چھپ جائیں اور ہمارے لئے یہ مشکل ہوتی ہے کہ ان کا سراغ لگائیں۔۔۔ ہم نے پچھلے ۳۶ گھنٹوں میں گوٹن کا سراغ لگایا تھا۔ یہاں میں یہ بتا دوں کہ وہ بھیں بدلتے ہوئے نہیں تھا۔ رات اس نے پارکنگ، کی جگہ پر ایک فوکس ویگن میں گذاری تھی، یہیں سے اس نے پورے چرائی۔ پھر اس نے ایک کیفے میں ناشٹ کیا اور اس کے باخث روم میں کپڑے بدلتے۔ اس پورے عرصہ میں ہم نے اسے ایک منٹ کے لئے بھی نظروں سے

او جھل نہیں ہونے دیا۔ ہم ایک درجن کے قریب پولیس والے تھے کہ جو شیخ، کاؤ بوائے، اور ہسپانوی لوگوں کے لباس میں تھے۔ ہمارے سب کے پاس ٹرانسیور تھے۔ ہم سب تھوڑے کے شور شرابے اور ہنگامہ میں مصروف نظر آتے تھے مگر اس کے لئے بالکل تیار تھے کہ جب بھی ضرورت پڑے تو ایک دوسرے سے رابطہ کریں۔ کیفے پوکٹ میں آنے سے پہلے گوشن کا جن لوگوں سے رابطہ ہوا تھا، ان سب کا پتہ لگا لیا گیا ہے۔ اور ان کی چیکنگ بھی ہو گئی ہے۔ مثلاً بار میں کام کرنے والا جس کے کاؤنٹر پر اس نے ہیرپی تھی۔

دو لوگیاں جن کے ساتھ اس نے پرانے شرکے نائٹ کلب میں ڈانس کیا تھا۔

لکڑیوں کی مارکیٹ کے پاس پڑوں پہپ کا ملازم کہ جہاں سے اس نے پورشے میں

پڑوں ڈالوایا تھا۔

بیتحاس اسٹریٹ میں اخبار فروش  
تمباکو کے اسٹور میں سیلز کلرک

بج کا کشیر، جس کی کھڑکی پر اس نے سو امریکی ڈالر تبدیل کرائے تھے۔ یہ شاید بج سے لوٹی ہوئی رقم میں سے تھے۔ ان تمام افراد کی جن سے وہ ملا تھا شناخت کر لی گئی ہے اور یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ان سے ملاقاتیں پہلے سے طے شدہ نہیں تھیں، بلکہ لین دین کے سلسلہ کی تھیں۔ ان کی بات چیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کوئی کوڈ استعمال نہیں کیا گیا تھا۔ بہر حال، میں اس پر یقین کرنے پر تیار نہیں کہ مس بلوم سے اس کی ملاقات اتفاقی تھی۔ اس کا مس شاؤ میل سے فون پر بات کرنا، مس ولزس بائیم کے گھر پابندی وقت کے ساتھ پہنچنا، بے تکلفی کے ساتھ ایک دوسرے سے ڈانس کرنا، پھر جلد ہی دونوں کا رخصت ہو جانا، یہ تمام باتیں اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ ملاقات اتفاقی نہیں تھی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اپارٹمنٹ سے الوداع کے بغیر چلے جانا، ساتھ ہی میں یہ بھی کہ اسے بلڈنگ میں اس راستہ کا پتہ بتانا کہ جہاں ہماری گمراہی نہیں تھی، کیونکہ پوری بلڈنگ ایک منٹ کے لئے بھی ہماری نظروں سے او جھل نہیں رہی۔ یہ نمیک ہے کہ ہم وہ تمام علاقہ کہ جو ڈیڑھ سو اسکوئر کلومیٹر میں پھیلا ہوا ہے، اس کی مکمل طور پر گمراہی نہیں کر سکتے۔ مگر اسے ضرور کسی خفیہ راستہ کا پتہ معلوم تھا جو اس نے گوشن کو بتایا۔ مجھے اس کا بھی یقین ہے کہ فرار کے بعد بلوم نے اسے کوئی چھپنے کی جگہ بھی بتائی ہو گی۔ اور وہ اس

وقت اسی جگہ پر ہو گا۔

وہ لوگ کہ جن کے ہاں یہ کام کرتی ہے ان کے گھروں کی بھی تلاشی لے لی گئی۔ ہم اس کے گاؤں تک ہو آئے۔ جس وقت مس وولٹس ہائی میراں تفتیش کے لئے آئی ہوئی تھی اس وقت اس کے اپارٹمنٹ کو بھی چیک کر لیا گیا۔ لیکن ملا کچھ نہیں۔ اس نے میرا خیال ہے کہ اسے آزاد چھوڑ دیا جائے اور انتظار کیا جائے کہ وہ کوئی غلطی کرے۔ شاید گوئن کے چھپنے کا سراغ ہمیں شریف ملاقاتی کے ذریعہ ملے۔ مجھے یقین ہے کہ فرار ہونے کے راستے کے بارے میں جو کہ بلڈنگ میں ہے، اس کا پتہ ہمیں سزی بولنا سے ملے گا۔ جس کو ہم سرخ ٹوڈے کے نام سے جانتے ہیں کیونکہ وہ ان ماہرین تعمیرات میں سے ایک ہے کہ جس نے اس بلڈنگ کا نقشہ بنایا تھا۔

-۳۳-

میراں تفتیش کا پہلا مرحلہ ختم ہوتا ہے۔ اب ہم جمع سے ہفتہ کے دن کی کارروائی کی طرف جاتے ہیں۔ کوشش کی گئی ہے کہ تمام تفصیلات بغیر کسی رکاوٹ اور اعصابی کھجاؤ کے میراں بیان کر دی جائیں۔ لیکن یہ ناممکن ہے کہ اس کیفیت کو بالکل نظر انداز بھی کر دیا جائے۔

میراں ہم یہ بیان کر دیں کہ جمع کی دوپہر کو جب تفتیش ختم ہو گئی تو کیتحار بنا نے ایمیزے وولٹس ہائی اور کوئڑا ہائی میرس سے درخواست کی وہ اسے اپارٹمنٹ تک اپنی کار میں لے جائیں۔ وہاں پہنچ کر اس نے دونوں کو اپنے ساتھ اور چلنے کو کہا۔ اس نے انہیں بتایا کہ وہ ڈری ہوئی ہے۔ جمعرات کی رات کو جب اس نے گوئن سے فون پر بات کی۔ (ہر وہ شخص کہ جس کا اس کیس سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ اس بات کو تسلیم کرے گا کہ اس نے گوئن سے فون والی بات مخصوصیت اور کھلے طور پر مان لی تھی۔ بہر حال یہ بات اس نے تفتیش کے دوران نہیں بتائی) اور جیسے ہی بات ختم کر کے ریسیور رکھا تو تھنھی ایک بار پھر بھی، اس نے اس خیال سے کہ یہ فون گوئن ہی کا ہو گا، فوراً ریسیور اخالیا۔ مگر اس بار دوسری طرف سے گوئن کے بجائے کسی دوسرے مرد کی نرم مگر ڈراؤنی آواز تھی، جس نے

کھر پھر کرتے ہوئے گندی و غلظت باتیں شروع کر دیں۔ کہنہ بن کی بات یہ کہی کہ وہ اس عمارت میں رہتا ہے۔ اگر وہ دوستی کی اتنی ہی شوقیں ہے تو اسے دور جانے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ ہر وقت، جس قسم کی دوستی اور یارانہ چاہے گی، اس کے لئے حاضر ہے۔ اس فون کی وجہ سے وہ اسی رات ایلزے کے گھر جلا، گئی۔ وہ خوف زدہ تھی۔ فون سے ڈری ہوئی۔ گوئی کے پاس اس کا فون نمبر تھا۔ مگر اسے معلوم نہیں تھا کہ وہ کب فون کرے گا۔ اس لئے وہ فون کا انتظار بھی کر رہی تھی، اور فون کاں سے ڈری ہوئی بھی تھی۔

ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کر لیتا چاہئے کہ ابھی کیتھارنا بلوم کی قسمت میں اور بھی خوف زدہ کرنے والی چیزیں تھیں: مثلاً اس کا پوسٹ بکس، جس نے اب تک اس کی زندگی میں بہت ہی معمولی کردار ادا کیا تھا۔ وہ آتے جاتے اس پر ایک نظر مخفی اس لئے ذاتی تھی کہ ”ہر شخص ایسا کرتا ہے۔“ لیکن اسے کبھی کوئی خط اس میں پڑا نہیں ملا تھا۔ جمع کی صبح کو یہ خطوط سے بھرا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر کیتھارنا کو کوئی خوشی نہیں ہوئی۔ اگرچہ ایلزے اور بائیزس نے پوری کوشش کی کہ اسے یہ خطوط نہ دئے جائیں، مگر وہ یعنی کہ یہ خطوط دیکھے گی۔ اسے یہ بھی امید تھی کہ شاید ان میں اس کے پیارے لڑوگ کا بھی کوئی خط ہو۔ اس نے یہ تمام خطوط اور مختلف پرچیاں کہ جن کی کل تعداد ۲۰ تھی، سب ایک ایک کر کے دیکھیں۔ ان میں لڑوگ کا کوئی خط نہیں تھا۔ لہذا اس نے اختیاط سے اس بندل کو اپنے بیگ میں ڈال لیا۔

اس کا لفٹ میں داخل ہونا بھی انسیت سے کم نہ تھا کیونکہ اس بلڈنگ کے رہنے والے دو اشخاص اس میں تھے ان میں سے ایک (یہاں یہ بتانا پڑے گا، اگرچہ یہ کتنا ہی تاقابل یقین کیوں نہ ہو) شیخ کا لباس پہنے ہوئے تھا اور خود کو الگ تھلک رکھنے کی وجہ سے ایک کونہ میں سستا ہوا کھڑا تھا۔ خوش قسمتی سے یہ چوتھے فلور پر ہی اتر گیا۔ دوسری ایک عورت تھی (اب جو نیچے ہے اسے سچ کہنا ہی پڑے گا چاہے یہ کتنا ہی احتفانہ کیوں نہ گلے) جو ہسپانوی لباس میں تھی۔ اس چرے پر مالک تھا۔ یہ کیتھارنا سے دور رہنے کے بجائے اس سے چکلی ہوئی کھڑی رہی اور تجسس سے اپنی بھوری آنکھوں سے اسے اوپر سے نیچے گھورتی رہی۔ وہ آٹھویں فلور سے اور اوپر گئی۔ ہوشیار! بدترین واقعہ اب پیش آتا ہے۔ جب وہ اپنے لپارٹمنٹ میں داخل ہوئی ہے تو خوف سے مس دلٹر ہائی اور بائیزس کو پکڑے ہوئے

تھی۔ جیسے وہ اندر داخل ہوئی تو فون کی گھنٹی بجنی شروع ہو گئی۔ اس موقع پر مس وولزس ہائم نے کیتھارینا کے مقابلہ میں چستی دکھائی اور اسے ایک طرف کرتے ہوئے ریسیور اٹھا لیا۔ دونوں نے دیکھا کہ فون سنتے ہی اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور وہ غصہ سے کامپنے لگی، پھر زور سے چیخ کر بولی ”غلیظ کتیا! غلیظ، بزدل کتیا۔“ یہ کہہ کر اس نے ریسیور کو واپس رکھنے کے بجائے علیحدہ سے میز پر رکھ دیا۔

مس وولزس ہائم اور بائٹرس نے بڑی کوشش کی کہ کیتھارینا سے ڈاک واپس لے لیں، مگر اس نے خطوں کے بندل کو مضبوطی سے ہاتھ میں پکڑے رکھا۔ اس نے ایکپریس اخبار کی دو کاپیاں بھی بیگ سے نکال لیں تھیں۔ اس کا اصرار تھا کہ وہ ان سب کو پڑھے گی۔ اسے روکنا ناممکن تھا۔ اس نے ہر خط اور ہر پرچی کو غور سے پڑھا۔ سارے خط گمانام نہ تھے۔ ان میں سے ایک خط، جو بہت تفصیل سے لکھا گیا تھا۔ ایک فرم کی جانب سے آیا تھا جس کا نام ”دوستی کے لئے میل آڈر“ تھا۔ کیتھارینا جیسی ذود حس عورت کے لئے اس کا پڑھنا ناقابل برداشت تھا۔ سب سے زیادہ صدمہ پہنچانے والی بات یہ تھی کہ اس کے حاشیہ پر ہاتھ سے لکھا ہوا تھا۔ ”یہ سب آزمودہ نئے ہیں۔“ مختصر ایہ کہ پوست میں آئے ہوئے خطوں کی تعداد ۱۸ تھی۔ ان میں سے سات ایسے پوست کارڈز تھے کہ جن پر کوئی نام نہیں تھا۔ یہ سب ہاتھ کے لکھے ہوئے تھے۔ ان میں بہت ہی بھونڈے پین سے جنسی عمل کی دعوت دی گئی تھی۔ دوسرے یہ کہ ان میں کسی نہ کسی طرح ”کیونٹ کتیا“ کے لفظ کا استعمال ضرور کیا گیا تھا۔ ۳ پوست کارڈز، جو تھے تو بے نام، مگر ان میں جنسی موضوع پر کچھ نہیں لکھا ہوا تھا، بلکہ سیاسی رائے زنی کی گئی تھی، یعنی ”سرخ شورش پسند“ کتر ملن کی کٹلی ”وغیرہ وغیرہ۔

۴ خطوط جن میں ایکپریس اخبار کے تراشے تھے (کچھ میں تین اور کچھ میں چار) ان کے حاشیوں پر اس قسم کی باتیں لکھی ہوئی تھیں جیسے: جس طرح اشالن ناکام ہوا، تم بھی ضرور ناکام ہو گی۔

۵ خطوں میں مذہبی پندو نصیحتیں تھیں۔ ان کے ساتھ داعظانہ پمپلٹ تھے۔ ان میں لکھا تھا۔ ”گمراہ بچی۔ تمہیں دوبارہ سے عبادت شروع کر دینی چاہئے۔“ خدا کے حضور میں جھک کر گناہوں کا اعتراض کرلو کیونکہ اس نے ابھی تک تمہیں نہیں چھوڑا ہے۔“

اسی وقت ایمیزے کی نظر اس کافنڈ کے ٹکڑے پر پڑی جو کسی نے دروازے سے اندر کھکا دیا تھا۔ اس نے اسے خاموشی سے اٹھا کر پڑھا اور خیال رکھا کہ کیتحار بنا کی نظر اس پر نہ پڑے۔ ”جسی معلومات کے لئے تم کسی کیٹلاگ کو کیوں نہیں پڑھتی؟ کیا میں تمہاری زندگی کو پر سرت بانے میں مدد کروں؟ تمہارا ہمسایہ ہے تم نے بڑی رعونت سے مسترد کر دیا۔ اب میں تمیں انتباہ کرتا ہوں“ اس تحریر کو دیکھ کر ایمیزے نے یہ نتیجہ نکلا کہ لکھنے والا کسی کا لج میں پڑھتا ہے۔ مگر جنیات کے بارے میں اس کی کوئی تربیت نہیں ہے۔

-۳۵-

مس و ولزس ہائمن اور کو زڑاڈ بائیس کو اس وقت کوئی جیرانی نہیں ہوئی جب انہوں نے دیکھا کہ کیتحار بنا خاموشی سے چلتی ہوئی ڈرائیک روم سے بار تک گنی اور شیری، وسکی، سرخ شراب، چیری، شہرت کی آدھی استعمال شدہ بوتلیں اٹھائیں اور بغیر کسی جذبات کے اظہار کے ان کو ایک ایک کر کے دیوار پر دے مارا جس سے ساری دیوار پر مختلف قسم کے رنگ بکھر گئے۔

وہی عمل اس نے کچن میں دھرایا۔ نماڑ ساس، سلاڈ ڈرینگ اور سرکہ کی یوتکوں کو ایک ایک کر پھینک دیا۔ یہ بتانے کی کوئی خاص ضرورت نہیں کہ باٹھ روم میں جا کر اس نے پوڈر، کریم، باٹھ آکل یا جو اس کے ہاتھ آیا اسے توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔ آخر میں اپنے سونے کے کرہ میں یو ڈی کلوں کے ساتھ بھی یکی حشر ہوا۔

یہ تمام توڑ پھوڑ اس نے خاموشی، لظم و ضبط اور پر اعتماد طریقے سے کی۔ اس دوران اس نے اپنے جذبات کا کوئی اظہار نہیں ہونے دیا۔ ایمیزے و ولزس ہائمن اور کو زڈاڈ بائیس نے بہ سب کچھ دیکھا اور اسے روکنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔

اب یہاں بہت سی تھیوریز ہیں کہ کیتحار بنا نے کب، کس لمحہ، اور کس وقت یہ نیصلہ

کر لیا تھا کہ اسے قتل کرنا ہے۔ کچھ کا خیال ہے کہ جعرات کے ایکسپریس کا پہلا آرٹیکل اس کی وجہ بنا۔ کچھ کہتے ہیں کہ جعدہ کے اخبار میں جو آرٹیکل آیا اس نے نہ صرف اسے دکھی کر دیا بلکہ ہمسایوں میں اس کی شرت بھی داغدار ہوئی۔ اس طرح اس کا اپنے اپارٹمنٹ میں، کہ جس سے اسے گراو قلبی لگاؤ تھا۔ رہنا دشوار ہو گیا۔ پھر دوسری ایجنٹوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ گنام فون۔ گنام خطوط۔ ہفتہ کا ایکسپریس اخبار، اور آخر میں اتوار کا اخبار۔

خیر یہ تو یقینی بات ہے کہ اس قسم کی قیاس آرائیاں بیکار ہیں۔ لیکن جو بات یقینی ہے وہ یہ کہ اس نے قتل کا منصوبہ بنایا اور پھر اس پر عمل بھی کیا۔ اس میں بھی کسی شبکی گنجائش نہیں کہ اس میں تبدیلی آئی ہو گی۔ مثلاً اس کے سابق شوہر کے بیانات نے اسے پریشان کر دیا تھا۔ اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ ایکسپریس اخبار کے سندھے ایڈیشن نے، اگر اسے قتل پر آمادہ نہ کیا ہو، تب بھی اس کی خبروں اور مضامین سے وہ اعصابی دباؤ اور ذہنی پریشانی کا شکار ہوئی ہو گی۔

-۳۷-

اس سے پہلے کہ ہم ہفتہ کے دن کے بارے میں بتائیں، بہتر یہ ہے کہ جعدہ کی شام اور رات کے بارے میں بتایا جائے کہ جو اس نے مس دو لیٹر ہائیم کے گھر گزاری۔ ظاہری طور پر تو وہ بڑی پر سکون تھی۔ یہ ضرور ہے کہ کونزاڈ بائیکس نے بڑی کوشش کی کہ لاطینی امریکہ کے ڈائنس ریکارڈ یا دوسرا ڈائنس میوزک سن کر وہ ڈائنس پر آمادہ ہو جائے تاکہ اس طرح اس کا دل بیٹلے اور پریشانی دور ہو۔ مگر اس نے ڈائنس کرنے پر کوئی آمادگی ظاہر نہ کی۔ مس دو لیٹر ہائیم کی یہ کوشش بھی کامیاب نہ ہو سکی کہ اس کی توجہ ایکسپریس اخبار کی خبروں اور خطوط سے ہٹ جائے۔ اس نے اسے قائل کرنا چاہا کہ یہ تمام باتیں غیر اہم ہیں اور وقت کے ساتھ ختم ہو جائیں گی۔ کیا ضروری ہے کہ وہ زندگی بھرا ایسیں سنتی رہے؟ یقیناً یہ اس کے لئے اذیت کا باعث ہے کہ اس کی شادی بدمعاش شرایبی بیٹھ لوح سے ہوئی۔ اس نے ماں کی فق و فجور کی زندگی سے تکلیف انھائی، اس کا بھائی خراب ماحول کی

وجہ سے گوگیا۔ مگر اسے یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ کیا گوشن وقت طور پر محفوظ نہیں ہے؟ اس کا یہ وعدہ کہ وہ اس کے پاس ضرور آئے۔ اسے سمجھی گی سے لیتا چاہئے۔ اسے یہ بھی سوچنا چاہئے کہ اس کی مالی حالت اب کافی اچھی اور مستحکم ہے۔ کیا معاشرہ میں بلوٹا اور بیبرڑھی سے شریف لوگ نہیں ہیں؟ کیا وہ۔ ”خود پسند یو یوقوف۔“ (اس جگہ انہوں نے شریف ملاقاتی کا نام نہیں لیا) اس معاشرہ کا فرد نہیں ہے؟ وہ انتہائی دلچسپ شخص ہے، جو اس میں اور برائیاں ہوں سو ہوں مگر بدمعاش بالکل نہیں ہے۔

کیتحارنا نے ان سب باتوں کو لائقی سے نہ، اور پھر انہیں ”احقانہ انگوٹھی اور فینی لفافے“ کے بارے میں یاد دلایا۔ مس دولڑس ہائی اور کوثرزادہ کا خیال تھا کہ یہ اسے لذوگ نے بھیجا ہو گا۔ انہوں نے اس سے سوال کرتے ہوئے پوچھا کہ کیا وہ صحیح ہے کہ اس یو یوقوف نے اپنا سارا پیسہ خوب پسندی کے اظہار میں لٹا دیا؟ کیتحارنا کا اصرار تھا کہ وہ اس واقعہ کو قطعی دلچسپ قرار نہیں دیتی ہے۔ بالکل نہیں۔ اس کے بعد ان کی بحث کا رخ دوسرے معاملات کی طرف مڑا۔ مثلاً کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ وہ اپنے لئے کوئی دوسرا پارٹمنٹ تلاش کر لے، اور کیا یہ اچھا نہیں ہو گا کہ اسی وقت سوچا جائے کہ کہاں؟ اس پر کیتحارنا نے بات تالئے ہوئے کہا کہ اس وقت اس کے ذہن میں ایک ہی خیال ہے اور وہ یہ کہ اپنے لئے کارنول کا لباس تیار کرائے۔ اس نے ایلزے سے درخواست کی کہ وہ اسے اپنی چادر دیدے۔ کیونکہ آج کل شیخ کا روپ دھارنے کا فیشن ہے۔ اس لئے وہ چاہتی ہے کہ بدوش کا لباس پہن کر وہ ہفتہ یا اتوار کو مجمع میں شامل ہو۔

مس دولڑس ہائی اور کوثرزادہ کا کہنا تھا کہ ویسے اب تک جو کچھ اس کے ساتھ ہوا اس میں برائی کے ساتھ ساتھ اچھے پہلو بھی آ جاتے ہیں مثلاً اگر تفصیل سے حالات کا جائزہ لیا جائے تو اس میں اچھائی کی بہت سی باتیں نکل آئیں گی۔ کیا کیتحارنا کی ایک ایسے شخص سے ملاقات نہیں ہو گئی کہ جس کی وہ خواہش مند تھی؟ کیا اس نے ”ایک رومانوی رات“ اس کے ساتھ نہیں گذاری؟ یہ صحیح ہے کہ اس کی وجہ سے تفتیش ہوئی۔ اس سے ہوالات کئے گئے۔ مگر یہ بھی تو ثابت ہو گیا کہ لذوگ عورتوں کا شکاری نہیں ہے۔ نمیک ہے، اس کے بعد ایک پریس اخبار کی غلامت ہے۔ وہ گندے لوگ ہیں کہ جنہوں نے اسے گنمام فون کئے، خطوط لکھے۔ مگر کیا زندگی کا پیسہ گردش میں نہیں ہے؟ کیا لذوگ آرام اور حفاظت

سے سیں ہے؟ نھیک ہے اب ہم کارنوں کا لباس تیار کریں گے کہ جس میں وہ خوبصورت اور دلکش نظر آئے گی۔ سفید بر قہ میں ملبوس کیتھا رہنا مجمع میں کس قدر اچھی لگے گی۔ پھر فطرت کے اپنے مطالبے ہیں۔ سوتا، اوگھنا، جاگنا اور پھر اوگھ جانا۔ کیا خیال ہے تھوڑی سی پی کیوں نہ لی جائے؟ یہاں خاموشی اور سکون ہے۔ یہ اسی طرح ہے جیسے کہ ایک نوجوان عورت کپڑے سینتے سینتے سو جاتی ہے۔ جب کہ بوڑھا مرد اور عورت خاموشی سے ادھر ادھر حرکت کرتے ہیں ”کہیں کوئی فطرت کے کاموں میں دخل اندازی نہ کر بیٹھے۔ اور عورت کی نیند میں غلل نہ پڑ جائے۔ ہوا بھی یہی۔ جب کیتھا رہنا سوتی تو اس کی نیند اس قدر گھری تھی کہ ڈھائی بجے صبح فون کی تھنھی بھی اسے نہ جگا سکی۔ آخر کیا بات تھی کہ پر اعتماد و ولزس ہائی بھی ریسیور اٹھاتے ہوئے ڈر رہی تھی؟ کیا وہ توقع کر رہی تھی کہ ایسی ہی گھنام اور بے ہودہ آواز ہو گی جو اس نے چند گھنٹے پہلے سنی تھی؟ آپ اس کا اندازہ خود لگا لیجئے کہ ڈھائی بجے صبح فون کا آنا ویسے ہی خوف زدہ کر دیتا ہے۔ بھر حال اس نے ریسیور اٹھا لیا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کے باکٹریس نے ریسیور اس سے چھین لیا، جیسے ہی اس نے ”ہلو“ کہا، کسی نے دوسری طرف سے ریسیور رکھ دیا۔ فون کی تھنھی پھر بجی، اس پار بھی یہی ہوا کہ جیسے ہی اس نے ”ہلو“ کہا، دوسری طرف سے ریسیور رکھ دیا گیا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے کہ جنہوں نے ایکپریس اخبار سے نام اور پتہ حاصل کیا ہوا اور اب مسلسل فون کر کے انہیں اعصابی طور پر تنگ کرنا چاہتے ہوں گے۔ لہذا بہتر یہ ہے کہ ریسیور کو اس کی جگہ رکھا ہی نہ جائے۔ اسی وقت یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ کیتھا رہنا کو کس طرح ہفتہ کے ایکپریس اخبار سے دور رکھا جائے۔ لیکن کیتھا رہنا نے صبح اس وقت کا فائدہ اٹھایا کہ جب ایلزے سو رہی تھی اور کوڑاڑا باکٹریس باٹھ روم میں شیو کر رہا تھا۔ وہ خاموشی سے اندر کر باہر گئی اور صبح کے دھنڈکے میں ایکپریس اخبار کے بکس کو کھوں کر بنڈل سے ایک اخبار قیمت کی ادا ایگی کے بغیر اٹھا لیا۔ یہی وہ وقت تھا کہ جب مسڑو مسڑ بیورنا، اسی ہفتہ کے دن، سفر سے تھکے ہوئے رات کی ٹرین سے آئے تھے اور پلیٹ فارم پر ایکپریس اخبار خریدا تھا کہ اسے گھر جا کر پڑھیں گے۔

بلورنا کے گھر ہفتہ کی یہ صبح افردہ کرنے والی تھی، اس لئے نہیں کہ انہوں نے یہ رات بے خوابی میں ریل کے دھچکوں اور کھڑک ہٹاہٹ میں گذاری تھی اور نہ ہی ایک پہلوں اخبار کی وجہ سے جو بقول مزربلورنا پلیک کی طرح ہر جگہ پیچھا کرتا ہے اور اس سے کوئی جگہ بھی محفوظ نہیں ہے۔ افردہ کرنے والی یہ بات بھی نہ تھی کہ انہیں اپنے بااثر دوستوں، واقف کاروں اور لشراں تو سمنٹ فرم کی جانب سے ملامت بھرے ٹیلی گرام ملے تھے۔ وہ افردہ اور شکستہ دل اس لئے ہو گئے تھے کیونکہ انہوں نے صبح ہی پلک پر ایک یوڑہاں کو فون کر دیا تھا۔ شاید جلدی (ایک لحاظ سے دیر سے، کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اسے جھرات کو فون کر لیتا چاہئے تھا) ہاں کے لجھے کو مشکل ہی سے دوستائے کہا جا سکتا تھا۔ اس نے بتایا کہ کیتھارنا کی تفتیش ختم ہو گئی ہے مگر یہ نہیں بتایا کہ کیا تفتیش کی کارروائی اس کے خلاف جاتی ہے؟ ہاں! اس موقع پر کیتھارنا کو مدد کی ضرورت ہے گر قانونی مدد کی نہیں۔ کیا وہ یہ بات بھول گئے کہ یہ کارنول کے دن ہیں اور پلک پر ایک یوڑہ کو بھی اس کا حق ہے کہ وہ تفریح میں حصہ لے۔ ٹھیک ہے، وہ ایک دوسرے کو ۲۲ سال سے جانتے ہیں، یونیورسٹی میں ساتھ تھے۔ ساتھ ساتھ پڑھا ہے۔ ساتھ گانے گائے ہیں۔ ساتھ گھوئے ہیں۔ اگر وہ بہت زیادہ افردہ ہے تو کوئی حرج نہیں کہ چند منٹ گفتگو کر لی جائے۔ پھر پلک پر ایک یوڑہ کی جانب سے درخواست کی گئی کہ بہتر ہے کہ فون پر بات کرنے کی بجائے ذاتی طور پر مل کر بات کی جائے۔ ہاں! یہ تو درست ہے کہ اس کے خلاف ایسی شادوں ہیں کہ جن سے اس کا جرم میں ملوث ہونا ثابت ہوتا ہے۔ لیکن ابھی اور وضاحتوں کی ضرورت ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ شاید دوسری میں ملاقات پر مزید کہا جا سکے۔ وہ کب اور کہاں مل سکتے ہیں؟ شر میں، وہ کہیں مل کر چل قدمی کر لیں گے۔ شاید یہی ٹھیک رہے گا۔ میوزیم کی لابی میں۔ ساروں سے چار بجے۔ مزربلورنا نے اس کے بعد نہ تو کیتھارنا کو اس کے اپارٹمنٹ میں اور نہ مس ولڑس ہام کے گھر میں فون کرنے کی کوشش کی۔ اور نہ ہی مسڑو مزربیپرنس سے فون پر کوئی رابطہ کیا۔

کیتھارنا کی غیر حاضری میں گھر اجزا اجزا نظر آیا، اس کا نظم و ضبط، اور اس کی رونق ختم ہو چکی تھی۔ اس عرصہ میں انہوں نے کافی بیانی۔ رے کے بنے کر لیں، مکھن، اور شمد

لیا۔ سلامان کو ہال میں رکھا۔ بس یہ سب کچھ آدھے گھنٹے میں ہو گیا۔ لیکن انہیں محسوس ہوا کہ جیسے ہر چیز بکھر رہی ہے۔ اس نے انہیں افسرہ کر دیا اس کے مسلسل یہ پوچھنے پر کہ کیتھارنا اور ایلوو اشٹراؤب لیڈر کے درمیان کیا تعلق ہے، ٹراؤبے چڑھنی۔ اور پھر لوڈنگ کا معاملہ۔ وہ اس کی کسی قسم کی مدد نہیں کر سکتی۔ پھر اس نے اپنے طنزیہ انداز میں، جس کو وہ کسی اور وقت تو پسند کرتا مگر اس صحیح یہ اس کے لئے ناگواری کا باعث ہوا ایکسپریس اخبار کے دونوں شماروں کی طرف اشارہ کیا اور سوال کیا کہ کیا وہ اس جملہ سے قطعی حیران نہیں ہوا؟ جب اس نے پوچھا کہ کون سا جملہ؟ تو اس نے یہ بتانے سے انکار کر دیا، اور استہانی لجھ میں کہا کہ وہ اس کا امتحان لیتا چاہتی تھی۔ اس نے جملہ پڑھا تو وہ یہ تھا "یہ غلطت" یہ مکروہ غلطت، جو جہاں بھی جائے اس کا پیچھا کرتی ہے۔" اس نے جملہ کو بار بار پڑھا، لیکن اس کی سمجھ میں کچھ نہ آیا دراصل اسے غصہ تھا کہ اخبار نے اس کے بیان کو کیوں توڑ مروڑ کر شائع کیا، اور وہ اخبار میں "سرخ ٹراؤبے" کے الفاظ پڑھ کر بھی پریشان تھا۔ آخر کار اس نے ہتھیار ڈال دئے اور ٹراؤبے سے عاجزانہ طور پر درخواست کی کہ وہ اس کی مدد کرے کیونکہ وہ ذہنی طور پر اس قدر پریشان ہے کہ اس کی سمجھ نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ اس کے علاوہ وہ محض ایک فرم کا وکیل ہے اور اس نے کوئی دیوانی مقدمات نہیں کئے ہیں۔ اس پر ٹراؤبے نے خلک نجہ میں کہا "یہ تو بڑی بڑی بات ہے" یہ کہتے ہوئے اس نے اس کے ساتھ ہمدردی دکھائی۔ "تمہارا مطلب ہے کہ تم نے "شریف ملاقلتی" پر کوئی توجہ نہیں دی۔ کیا کوئی گوئن کو ان الفاظ سے یاد کرے گا؟ ذرا گوئن کی تصویر کو غور سے دیکھو۔ چاہے وہ کس قدر ہی بڑھیا لباس کیوں نہ پہن لے، کیا اس کو شریف ملاقلتی کہا جائے گا؟ نہیں! میرا خیال ہے کہ تم مجھ سے اتفاق کرو گے۔ اب میں تم سے ایک پیش گوئی کرتی ہوں اور بتائی ہوں ایک گھنٹہ کے اندر اندر ہمارے پاس بھی ایک شریف ملاقلتی آنے والا ہے۔ ایک پیش گوئی اور کرتی ہوں کہ اس کے بعد تنجی و نفرت پیدا ہو گی، اور ممکن ہے کہ پرانی دوستی کا خاتمہ بھی ہو جائے۔ تمہاری سرخ ٹراؤبے اور کیتھارنا کے لئے مصیبتیں۔ کیتھارنا کے کردار میں دو باتیں ہیں:۔ وفاداری اور خود داری۔ وہ کبھی یہ نہیں تسلیم کرے گی کہ بھائے کا راستہ اس نے بتایا تھا۔ دراصل وہ خفیہ راستہ اس نے اور میں نے مل کر دیکھا تھا۔ ذرا سکون سے سنو۔ گھبراو نہیں۔ میں سچائی کے ساتھ یہ بتاتی ہوں کہ

اس کی ذمہ دار میں ہوں کہ کس طرح گوئن نظروں میں آئے بغیر وہاں سے غائب ہو گیا۔ میرا خیال ہے کہ شائد تمہیں یاد نہیں، میرے پاس وہ نقشہ ہے کہ جس میں بلڈنگ کے پیشگ سٹم، روشن داں، پلمنگ اور کیبل سٹم کی تفصیل ہے۔ یہ میرے بیٹر روم میں دیوار پر لگا ہے۔ اس میں پیشگ کی نالیاں سرخ، روشن داں کی نیلے اور کیبل سبز اور پلمنگ پیلے رنگوں میں دکھائے گئے ہیں۔ یہ نقشہ کیتھارینا کو بہت پسند آیا۔ تمہیں تو پتہ ہے کہ وہ کس قدر لفم و ضبط والی ہے اور ذہین بھی۔ وہ اس نقشہ کے سامنے دیر تک کھڑی مسلسل مجھ سے اس کے بارے میں سوالات کرتی رہتی تھی کہ ان تجربیدی مصوری کے نقوش کا آپس میں کیا تعلق ہے۔

اس کی دلچسپی دیکھ کر میں نے ایک کاپی اسے دیدی۔ میرے دل سے اس وقت بھاری بوجھ اتر گیا کہ انہیں اپارٹمنٹ سے نقشہ کی کوئی کاپی نہیں ملی، ورنہ وہ سازش کی تھیوری کا سب سے اچھا ثبوت ہوتا۔ اسلخ کا ڈپو۔ سرخ ٹوڈے اور قانون سے بھاگے ہوئے ملزم کے درمیان رشتہ۔ کیتھارینا اور شریف ملاقلاتی۔ ظاہر ہے اس قسم کا نقشہ ملاقلاتیوں کے لئے عمده گائٹ کا کام دیتا ہے: نقب زن، عاشق، اور وہ تمام لوگ جو چاہتے ہیں کہ لوگوں کی نظروں میں آئے بغیر خاموشی سے آئیں و جائیں۔ میں نے اسے راستوں کے نشیب و فراز کے بارے میں بھی بتا دیا تھا کہ کماں کھڑے ہو کر جالیا جا سکتا ہے اور کماں جھکنا پڑتا ہے اور کماں رینگنے کی ضرورت پیش آتی ہے اور یہ کہ کب پاپے یا کیبل ٹوٹ سکتے ہیں۔ یہی وہ ایک راستہ تھا کہ جس سے ہمارا شریف نوجوان ۔۔۔۔۔ جس کی ہم آنغوшی کا کیتھارینا اب صرف خواب دیکھ سکتی ہے۔ پولیس کی نظروں سے غائب ہوا ہو گا۔ اگر حقیقتاً وہ بکلوں کو لوٹنے والا ہے تو وہ اس سٹم کو فوراً سمجھ گیا ہو گا۔ شاید اسی راستے سے شریف ملاقلاتی بھی آتا ہو۔ دراصل اب ان جدید عمارتوں کی گلری کے لئے دوسرے طریقوں کی ضرورت ہے۔ تم کسی نہ کسی وقت پولیس یا پلک پر اسیکیوٹر کو اس کے بارے میں اشارہ دے دینا۔ وہ اکثر میں گیٹ، لفت، اور لالبی کی گلری کرتے ہیں۔ لیکن اب سروس لفت بھی ہوتی ہے جو تہ خانہ (بیس مینٹ) تک جاتی ہے۔ یہاں سے کوئی شخص چند سو گز رینگتا ہوا، کسی میں ہوں کا ڈھکن کھول کر غائب ہو سکتا ہے۔ تم میری بات کا یقین کرو، ہم اس وقت سوائے دعا کے اور کچھ نہیں کر سکتے کیونکہ الیوز کو اس بات کا خطرہ ہے کہ کسی نہ کسی شکل میں

اس کے نام سے ایک پرس اخبار میں سرنخ لگ سکتی ہے۔ اس لئے اس موقع پر وہ چاہے گا کہ کسی نہ کسی طرح سے تنقیش اور اس سے متعلق معلومات کو توزیع کر پیش کروائے۔ جتنا وہ اپنے متعلق کسی اخبار کی سرنخ سے ڈر رہا ہے، اسی قدر وہ اپنی بیوی ماڈ کے غصہ اور تنقیش سے خوفزدہ ہے، جس سے اس کے چار پنچ بھی ہیں۔ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ تم نے کبھی اس کی ”نوجوانوں والی ٹکنیکی“ اور ”چلپے پن“ کا نوٹس نہیں لیا۔ میں اس بات کو یاد دلاؤں کہ جب اس نے کیتھارینا کے ساتھ دو تین بار ڈانس کیا تو اس سے وہ بہت خوش ہوا تھا۔ پھر وہ یہ بھی اصرار کرتا تھا کہ وہ کیتھارینا کو گھر تک چھوڑ کر آئے۔ پھر اس وقت وہ کس قدر افسرہ ہو گیا کہ جب کیتھارینا نے گاڑی خرید لی۔ یقیناً! اس کے دل میں کیتھارینا کی محبت تھی جو نہ صرف نوجوان اور خوبصورت تھی، بلکہ سمجھیدہ اور باوقار بھی تھی۔ اور وہ ایک ایسی عورت ہے کہ جسے خود بھی اپنی خوبصورتی کا احساس نہیں ہے۔ کیا کبھی تمہارا دل اس کی خوبصورتی کو دیکھ کر جذبات سے معمور ہو کر نہیں دھرم کا؟

”ہاں، ہاں ایسا کئی بار ہوا کہ جب اس کا دل اس کو دیکھ کر خوشی کے جذبات سے چور ہو گیا، بلکہ اگر میں یہ کہوں تو بجا نہ ہو گا کہ خوشی سے کچھ زیادہ ہی میں نے محسوس کیا۔“ ٹھوڑے، تمہیں تو معلوم ہے کہ ہر انسان۔ صرف مرد ہی نہیں۔ اس میں کبھی کبھی ایک عجیب سی خواہش جنم لیتی ہے وہ یہ کہ وہ کسی کو اپنی یا انہوں میں سمیت لے۔ شاید اس سے بھی زیادہ کی خواہش۔ لیکن کیتھارینا میں مجھے ایسی کوئی بات محسوس نہ ہوتی تھی۔ میں کبھی ”شریف ملاقاتی“ نہیں بن سکتا تھا۔ جس چیز نے اسے روک کر رکھا، اور میرے جذبات کو قابو میں رکھا۔ وہ اس لئے نہیں ٹھوڑے کہ میرے دل میں تمہارے لئے کوئی عزت نہ تھی۔ یا میرے لئے تمہارا کوئی لحاظ نہیں تھا۔ بات یہ تھی کہ میرے دل میں کیتھارینا کی عزت تھی۔ عزت۔ یا تم کہہ لو کہ احترام۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر چاہت کی حد تک تنظیم و نکریم۔ پھر اس کی معصومیت، یا یوں کہو کہ معصومیت سے بڑھ کر کوئی اور چیز۔ ایسی کوئی چیز کہ جس کو بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ شاید یہ اس کا خلوص، لگاؤ، اور دلی جذبات ہوں۔ اگرچہ میں کیتھارینا سے عمر میں پندرہ سال بڑا ہوں اور خدا گواہ ہے کہ میں نے ایک کامیاب زندگی گذاری ہے۔ کیتھارینا نے جس طرح سے اپنی تباہ شدہ زندگی کو دوبارہ سے سنوارا، اس کا یہ وہ احسان تھا کہ جس کی وجہ سے میں آگے نہیں بڑھا، کیونکہ وہ

نہیں چاہتا تھا کہ وہ دوبارہ سے اس کی زندگی کو بگاڑ دوں۔ وہ اس قدر غیر محفوظ تھی، اس قدر، کہ اگر واقعی یہ ثابت ہو جائے کہ الیوز ہی درحقیقت شریف ملاقاتی تھا تو لازمی ہے کہ اس کے چہرے پر ایک زوردار تھپٹر سید کیا جائے۔

انہیں اس کی مدد کرنا چاہئے۔ تفیش میں جس قسم کے سوالات کئے جاتے ہیں۔ اور جس طرح سے لوگوں کو سوالوں کے ذریعہ الجھایا جاتا ہے، اس سے نہستا کیتحار بنا کے لئے مشکل ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں تو بہت دیر ہو گئی اسے ہر حالت میں کیتحار بنا سے ملاقات کرنی ہے، اس سے پہلے کہ یہ دن بھی گزر جائے۔ ”نگنگو کے اس مرحلہ پر جب کہ وہ اور انکشافت کرنے کے موڑ میں تھا، ٹروڈے نے دخل اندازی کرتے ہوئے اپنے مخصوص طنزیہ انداز میں کہا کہ ”یجھے وہ شریف ملاقاتی آپنچا ہے۔“

-۳۹-

بہر حال یہ بات تو ثابت ہو چکی ہے کہ بلورنا نے اشراوہب لیڈر جو کہ ایک قیمتی، چکلی اور کرایہ کی گاڑی میں آیا تھا، اس کے منہ پر کوئی تھپٹر سید نہیں کیا۔ ویسے بھی ہم کوشش کریں گے کہ جہاں تک ممکن ہو کم سے کم خون ہے اور اگر جسمانی تشدید کا ذکر بھی آیا تو ہم اسے اپنی رپورٹ کی ضرورت کے مطابق ہی بیان کریں گے، اس سے زیادہ نہیں۔ اس کے آنے سے یہ نہیں ہوا کہ بلورنا کے گھر کے ماحول کی افرادگی کم ہو گئی ہو۔ نہیں یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئی۔

اس لئے پرانے دوست کو خوش آمدید کہتے ہوئے ٹروڈے بلورنا مشکل ہی سے اپنے جذبات پر قابو پا سکی۔ کافی میں شکر گھولتے ہوئے اس نے کہا ”ہیلو شریف ملاقاتی۔“ یہ سن کر بلورنا نے گھبراہٹ کے ساتھ کہا ”میرا خیال ہے کہ ٹروڈے نے ایک بار پھر صحیح نشانہ لگایا ہے۔“ ”ہاں“ اشراوہب لیڈر نے کہا ”میں تو صرف یہ سوچتا ہوں کہ کیا وہ ہیشہ موقع محل دیکھ کر بولتی ہے؟“

یہاں اس بات کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ مز بلورنا اور الیوز اشراوہب لیڈر کے تعلقات ایک موقع پر تاقابل برداشت حد تک تلخ ہو گئے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس

نے کوشش کی تھی کہ اسے --- ورگلانا تو نہیں کہا جا سکتا ہے۔ اپنی طرف مائل کیا جائے۔ مگر ٹراؤڈے نے اسے غیر جذباتی انداز میں سمجھایا تھا کہ وہ خود اپنی نظروں میں چاہے کتنا ہی دلکش اور چار منگ کیوں نہ ہو، اس کے لئے وہ ایسا نہیں ہے۔ لہذا اس پس مظاہر کو ذہن میں رکھیں تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ کیوں مسز بلو رنا اسے اپنے مطالعہ کے کمرے میں لے گیا اور اپنی بیوی سے درخواست کی کہ انہیں تھا چھوڑ دے اور اس وقفہ کے دوران (کون سے وقفہ کے درمیان مسز بلو رنا نے پوچھا) وہ یہ معلوم کرے کہ کیتھا رہا کہاں ہے؟

-۳۰-

ایسا کیوں ہوتا ہے کہ کبھی کسی کو خود اپنا مطالعہ کا کمرہ گھناؤنا نظر آنے لگتا ہے۔ ہر چیز بکھری ہوئی، بے ترتیب اور گندی۔ اگرچہ وہاں گرد کا کوئی نام و نشان تک نہ تھا اور ہر چیز اپنی جگہ قاعدے و ترتیب سے رکھی ہوئی تھی۔ ان سرخ کر سیبوں کو کیا ہوا کہ جن پر بیٹھ کر کئی تجارتی سودے اور راز کی باتیں ہوئیں؟ اور جن پر بیٹھ کر کوئی حقیقتاً آرام سے موسیقی سے لطف انداز ہو سکتا ہے۔ اب اچانک یہ تکرہ ٹھکل کی کیوں ہو گئیں؟ اشکال کی وہ تصویر کہ جس پر اس کے دستخط ہیں، اس پر بھی شبہ ہونے لگا کہ شاید وہ آرٹسٹ کی اپنی بنا تی ہوئی نقلی تصویر ہو۔ اشترے، لائٹر، وسکی کی صراحی۔ آخر کیوں کسی کو ان بے ضرر اشیاء سے نفرت ہو جاتی ہے؟ آکر وہ کون کی چیز ہے جو ناقابل برداشت افرادہ رات کے بعد دن کو بھی اسی قدر افسرہ بنا دیتی ہے۔ دو دوستوں کے درمیان اس قدر کھجاؤ پیدا ہو جاتا ہے کہ بس چنگاریاں لگنے والی ہوتی ہیں۔ آخر کیوں کسی کو یہ دیواریں پسند نہیں آتیں کہ جن پر پیلے رنگ کی نقاشی ہے اور جن پر جدید گرافک آرٹ کے نمونے آؤیزاں ہیں۔

اشٹراؤب لیڈر نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا "میں اس لئے آیا ہوں کہ تمہیں یہ بتا دوں کہ اب اس معاملہ میں مجھے تمہاری ضرورت نہیں رہی ہے۔ جب تم ایریپورٹ پر تھے اور وہاں کمر چھایا ہوا تھا تو تمہارے اعصاب نے جواب دیا۔ اگر تم جلد بازی نہ کرتے اور میونک فون کر کے معلومات حاصل کر لیتے تو تمہیں پتہ چل جاتا کہ تمام فلاںٹس

وقت سے آنے لگیں تھیں۔ چلو اس بات کو چھوڑو! لیکن اگر کہر نہیں بھی ہوتا اور جہاز بھی وقت سے ازتا تو اس کے باوجود تم دیر سے پہنچنے، کیونکہ اس وقت تک تفہیش کا اہم مرحلہ ختم ہو چکا تھا اور تمہارے لئے اس کو روکنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔“

”بھر حال، حقیقت یہ ہے کہ میں ایکپریس اخبار کا مقابلہ نہیں کر سکتا ہوں“ بلو رنا نے

کہا۔

”ایکپریس“ اشٹراؤب لیڈر نے کہا ”وہ کوئی خطرہ نہیں ہے۔ لوڈنگ نے اس کا جائزہ لے لیا ہے۔ لیکن دوسرے اخبار بھی ہیں۔ مجھے کسی قسم کی سرخیوں کی پرواہ نہیں، سوائے اس کے کہ مجھے قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں سے وابستہ کر دیا جائے۔ اگر میرا کسی عورت سے تعلق ہے تو یہ میرا ذاتی معاملہ ہے۔ اگر میری تصویر کیتھارنا یا ٹوم جسی خوبصورت عورت کے ساتھ چھپتی ہے تو مجھے کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ بر سبیل مذکور میں یہ کہتا چلوں کہ وہ مرد ملاقاتی والی بات کو ختم کر رہے ہیں۔ رہی وہ انگوٹھی اور خط۔ وہ فیتنی انگوٹھی جو انہیں ملی ہے وہ میں نے کیتھارنا کو دی تھی۔ اسے میں نے چند خطوط بھی لکھے تھے جو کہ تمام کے تمام ایک لفافے میں مل گئے ہیں۔ یہ چیزیں اس کے لئے کوئی مسئلہ پیدا نہیں کریں گی۔ اس کا خراب حصہ یہ ہے کہ نونگیس ان تحریروں کو جو ایکپریس اخبار نہیں چھاپتا ہے، فرضی نام سے دوسرے ہفتہ وار اخبار میں چھپوتا ہے۔ اور ہاں! کیتھارنا نے اسے خصوصی انترویو دینے کا وعدہ کر لیا ہے۔ یہ مجھے چند منٹ پہلے لوڈنگ سے پتہ چلا۔ وہ خوش ہے کہ نونگیس نے اس کی پیش کش کو قبول کر لیا ہے۔ بھر حال میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمارا نونگیس کی دوسری صحافیانہ سرگرمیوں پر کوئی کٹھول نہیں ہے۔ وہ اپنے معاملات دوسروں سے مل کر خود ہی طے کرتا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا تم بھی اس معاملہ میں الجھ گئے ہو؟“

”مجھے کچھ نہیں معلوم کہ کیا ہو رہا ہے؟“ بلو رنا نے کہا

”میں یہ ضرور کہوں گا کہ میرا اتناں عجیب صورت حال سے دوچار ہے۔ آخر تھیں کیا ہو گیا تھا کہ تم دھکے کھاتی ہیں سے آئے اور خود کو تھکا کر چور کر لیا۔ کیا یہ بہتر نہیں تھا کہ ملکہ موسیات سے رابطہ کر لیتے جو تمہیں بتا دیتا کہ کر جلد ہی چھٹے والی ہے؟ تو تمہارا اب تک اس سے کوئی رابطہ نہیں ہوا؟“

”نہیں۔ اور کیا تم نے اس سے کوئی رابطہ کیا؟“

”نہیں، بواسطہ تو نہیں۔ ایک گھنٹہ پہلے مجھے پتہ چلا کہ اس نے نونگیس کو ایکپریس اخبار کے دفتر فون کیا تھا اور کل دوپہر اس کو خصوصی انٹرویو دینے بلایا ہے۔ اس نے جانا وہاں قبول بھی کر لیا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ کوئی چیز ہے جو مجھے پریشان کر رہی ہے۔ بہت زیادہ پریشان۔ بلکہ تکلیف سے میرے اعصاب جواب دے رہے ہیں۔ (اس موقع پر اشڑاوب لیڈر کا چڑہ جذبات سے سرخ ہو گیا اور اس کی آواز کا پنچے گلی) اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ میرے بارے میں جو چاہو سوچو۔ یہ صحیح ہے کہ ہم ایک آزاد ملک میں رہتے ہیں کہ جہاں آزادانہ محبت کی زندگی گذارنے کا ہر ایک کو حق ہے۔ تم یقین کرو، میں اس کی ہر قسم کی مدد کرنے کو تیار ہوں۔ میں اس کے لئے اپنی شرت بھی داؤ پر لگانے کو تیار ہوں۔ اگر تم ہنسنا چاہتے ہو تو ضرور ہنسو۔ میں اس عورت سے محبت کرتا ہوں۔ لیکن اب اس کی مدد کرنا ممکن نہیں۔ اگر میں اس کی مدد کرنا چاہوں بھی تو وہ اس کے لئے تیار نہ ہو گی۔“

”کیا ایسا کوئی طریقہ نہیں کہ تم اس کی مدد کرو اور اسے ایکپریس اخبار سے بچالو۔ ان حرامزادوں سے۔“

”سنو! تم ایکپریس اخبار کی بات اس قدر سمجھدی گی سے نہ لو۔ اس وقت بھی کہ جب وہ تمہیں اور ٹراؤڈے کو اپنی گرفت میں لیتا چاہے۔ ذرا میرا بات سنو! یہ وقت زرد صحافت اور آزادی صحافت پر بحث کرنے کا نہیں ہے۔ اب میں مطلب کی بات پر آتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ تم انٹرویو کے وقت میرے اور اس کے اٹارنی کی حیثیت سے موجود رہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ اس محاکمہ کا تباہ کن حصہ اب تک نہ تو تفتیش میں آیا ہے اور نہ پریس میں۔ چھ مینے پہلے میں نے اسے مجبور کیا کہ وہ ہمارے دیکی گھر کوہل فورشن ہائی کی چالی لے لے۔ انہیں یہ چالی گھر کی تلاشی پر نہیں ملی۔ اگر اس نے اسے کہیں پھینکا نہ ہو تو وہ اس کے پاس ہے۔ اب تم اسے جو چاہے کو، مگر میری جانب سے یہ محض جذباتی ترنگ تھی۔ میں نے یہ چالی اسے اس امید میں دی تھی کہ شاید ایک دن وہ مجھ سے ملنے آ جائے۔ تم یقین کرو میں اس کی مدد کرنے کو تیار ہوں۔ میں اس پر بھی تیار ہوں کہ ان کے پاس جاؤں اور یہ اعتراف کر لوں کہ میں ہی وہ پر اسرار ملا تھی ہوں۔ مگر مجھے اچھی طرح

معلوم ہے کہ وہ میرا ساتھ چھوڑ دے گی اور لڑوگ سے بے وفائی نہیں کرے گی۔“ اشراوُب لیڈر کے ان اعتراضات سے غیر متوقع اور نئی باتیں سامنے آئیں۔ ایسی باتیں کہ جنہوں نے بلورنا کے دل میں ۔۔۔ ہمدردی تو نہیں ۔۔۔ ہاں، تجسس ضرور پیدا کر دیا ۔۔۔ کیا اس میں دوستی کے جذبات کا داخل تھا، یا رشک!

”آخر یہ زیورات، خطوط، اور یہ چالی۔ آخر ان تمام باتوں کا مطلب کیا ہے؟“ ”اوہ، میرے خدا، ہیوبرت، کیا تم اب بھی میرا مطلب نہیں سمجھے؟ یہ وہ باتیں ہیں کہ جو نہ میں لوڈنگ سے کہہ سکتا ہوں، نہ ہاش سے، اور نہ پولیس سے۔ میرا خیال ہے کہ اس نے میری چالی لڑوگ کو دیدی ہے اور دو دن سے وہ وہاں چھپا ہوا ہے۔ اس لئے میں تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں کیتحمبا کے بارے میں پریشان ہوں۔ ساتھ ہی پولیس۔ اور اس نوجوان احمد سے خوف زدہ ہوں جو فورشن ہائی میں میرے گھر میں چھپا ہوا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے کہ وہ اسے وہاں دریافت کریں، اس کو اس جگہ سے غائب ہو جانا چاہئے۔ میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ اسے گرفتار کر لیا جائے تاکہ اس معاملہ کا خاتمه ہو۔ اب تو تمہاری سمجھ میں آیا۔ اب ہتاو کہ تم کیا کہتے ہو؟“

”میری تو سمجھ میں یہ آتا ہے کہ کوہل فورشن ہائی فون کرو۔“

”کیا تمہیں یقین ہے کہ اگر وہ وہاں ہے تو میرے فون کا جواب دے گا۔“

”پھر تم پولیس کو اطلاع کر دو۔ کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی دوسرا راست نہیں ہے۔ اگر تم کسی مصیبت سے بچنا چاہتے ہو تو گمان فون کر لو۔ اگر تمہیں ذرا بھی شبہ ہے کہ گوئن تمہارے گھر پر ہے تو تمہارا فرض ہے کہ پولیس کو اطلاع دو۔ ورنہ یہ کام مجھے کرنا پڑے گا۔“

”تاکہ میرا گھر اور میرا نام بھی ملزم کے ساتھ سرخی کی زینت بنے۔ میرا ایک اور خیال ہے ۔۔۔ میں سوچ رہا ہوں کہ کیا یہ ممکن نہیں کہ تم میرے اٹارنی کی حیثیت سے کوہل فورشن ہائی ٹیلے جاؤ اور جا کر دیکھو کہ کیا وہاں سب ٹھیک ہے؟“

”اس وقت، ہفتہ کے دن، کارنول پر، جب کہ ایک پولیس اخبار کو اچھی طرح معلوم ہے کہ میں اپنی چھٹیاں ختم کر کے واپس آگیا ہوں۔ کیا میں نے چھٹیاں اس لئے ختم کی ہیں کہ تمہارے وہی گھر جاؤں اور جا کر دیکھوں کہ حالات کیسے ہیں؟ کیا فرج ٹھیک کام کر رہا

ہے؟ کیا قہر موہیت کو قاعدے کے مطابق سیٹ کر کے رکھا ہوا ہے؟ کوئی کھڑکی تو نہیں  
نہیں ہے۔ بار میں ضرورت کے مطابق شراب موجود ہے اور کیا چادریں میلی تو نہیں ہو گئی  
ہیں؟ ایک مشور اٹارنی، جو سو منگ پول والے لکڑی والے مالک ہے، اور جس کی شادی  
سرخ ٹوڈے سے ہوئی ہے۔ وہ اس کام کے لئے اپنی چھیٹیاں ختم کر کے واپس آیا ہے۔ کیا  
واقعی تمہارا خیال ہے کہ اس وقت جب کہ ایکپریس اخبار کے شریف لوگ ہماری ہر حرکت  
پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں۔ میں سیدھا کار چلاتا ہوا تمہارے دیکھ جاؤں اور دیکھوں  
کہ تمہارے باغ کے پودے کتنے اونچے ہو گئے ہیں؟ اور کیا گھر کے آگے برف تو نہیں  
ہے؟ کیا واقعی تم یہ سوچتے ہو کہ تمہارا یہ خیال بہت خوب ہے؟ اس کے علاوہ ہمارے  
دوست لڑوگ کا نشانہ بہت اچھا ہے۔“

”مجھے پتہ نہیں کہ تمہاری یہ دانشمندانہ گوہ افشا نیاں موقع کی مناسبت سے صحیح ہیں یا  
نہیں۔ میں تو ایک دوست کی حیثیت سے، اور میرے اٹارنی کی حیثیت سے، یہ چاہتا ہوں کہ  
تم میری مدد کرو۔ یہ مدد ایک لحاظ سے میری ذات ہی کے لئے نہیں ہے بلکہ ایک شری کی  
حیثیت سے تمہارا فرض بھی بتا ہے۔ بجائے اس کے کہ تم سمجھیگی سے غور کرتے، تم نے  
ظفریہ باتیں شروع کر دیں۔ کل تک پورا کیس اس قدر رازداری میں تھا کہ ہمیں اس کے  
بارے میں آج صحیح تک ذرا بھی خبر نہ تھی۔ ہماری معلومات کا انحصار ایکپریس اخبار پر تھا۔  
یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ لوڈنگ کے دہان تعلقات ہیں۔ پیلک پر ایکوڑ کے آفس اور  
پولیس نے اب تک وزارت و اعلیٰ سے کوئی رابطہ نہیں کیا ہے۔ یہاں بھی لوڈنگ کے  
روابط ہیں۔ اس لئے ہیو برٹ، یہ زندگی اور موت کا معاملہ ہے۔“

اسی وقت ٹوڈے بغیر کسی اطلاع کے مطالعہ کے کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کے  
ہاتھ میں ٹرانزسٹر ریڈیو تھا۔ دونوں کو دیکھتے ہوئے اس نے آہستہ سے کہا ”خدا کا شکر ہے،  
اب موت کا معاملہ نہیں صرف زندگی کا ہے۔ انہوں نے لڑکے کو پکڑ لیا ہے۔ اس یو توقف  
نے ان پر گولیاں چلا کیں۔ انہوں نے اسے گولی مار دی۔ وہ زخمی ہے۔ مگر اس کی حالت  
خطرے سے باہر ہے۔ یہ سارا ڈرامہ تمہارے باغ میں ہوا ایلوو، کوہل فورشن ہائی میں،  
سو منگ پول اور درختوں کے بیچ کے درمیان۔ اس کو انہوں نے لوڈنگ کے ایک دوست کا  
عالیشان ولایتیا ہے۔ اب تک کچھ لوگوں میں شرافت موجود ہے، کیونکہ پہلی چیز جو لڑوگ

نے کہی وہ یہ کہ اس معاملہ کا کیتھارنا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کے ساتھ اس کا رشتہ خالص محبت کا ہے۔ لہذا اس پر جو الزامات لگائے گئے ہیں۔ وہ غلط ہیں۔ اس کا جرم اور کیتھارنا سے اس کی محبت دونوں علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ ویسے وہ جرم سے مسلسل انکار کر رہا ہے۔ ایلوز، تمہیں زیادہ سے زیادہ چند کھڑکیاں دوبارہ سے لگوانا پڑیں گی، کیونکہ انہوں نے افراطی میں انہیں توڑ دیا ہے۔ اب تک تمہارا نام نہیں لیا گیا ہے۔ بہتر ہے کہ تم ماؤ کو فون کر لو۔ کیونکہ وہ پریشان ہو گی۔ اسے تسلی کی ضرورت ہے۔ اور ہاں! انہوں نے کوئی کے تین ساتھیوں کو بھی گرفتار کر لیا ہے۔ یہ کمپنی پائز یعنی کسی سب سے بڑی فتح ہے۔ اپنی بات جاری رکھو، میرے پیارے ایلوز اور اپنی یووی کو ضرور فون کر لو۔ شاید وہ شریف ملاقاتی کے لئے کچھ کر سکے۔

ہمیں اپنے تھیل کی مدد سے اس منظر کو دیکھنے میں کوئی زیادہ وقت تو پیش نہیں آئی چاہئے کہ اس مرحلہ پر بلورنا کے مطالعہ کے کمرے میں جسمانی طور پر گھستم گھٹا ہونے کا وہ واقعہ پیش آیا کہ جس کا اس کمرے کے فرنچیز اور زیب و زینت سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں تھا۔ اشراوَب لیڈر نے اچھل کر ٹوڑے کا گلا دیانا چاہا، مگر اس کی اس کوشش کو اس کے شوہرنے ناکام بنا دیا اور معاملہ رفع دفع کرنے کی غرض سے اس سے کما کہ یقیناً اس کا ارادہ ”خاتون“ پر حملہ کرنے کا نہیں تھا۔

اشراوَب لیڈر نے اعتراض کرتے ہوئے کما کہ ”خاتون“ کا لفظ اس پر صادق نہیں آتا۔ اس کے بعد وہ الفاظ کے گئے جو کہ خاص حالات میں ۔۔۔ خاص طور پر اس وقت کہ جب ماحول افرادہ اور غمگین ہو۔ انہیں استعمال نہیں کیا جاتا ہے ۔۔۔ اگر وہ خود ہی انہیں ایک بار سن لیں۔ صرف ایک بار ۔۔۔ تو پھر کیا ہو گا؟ اس کے بعد تعلقات کا خاتمہ ہی سمجھئے۔

ابھی وہ کمرے سے باہر ہی گیا تھا اور بلورنا کو یہ موقع بھی نہ ملا تھا کہ وہ ٹوڑے سے کہہ سکے اس نے زیادتی سے کام لیا ہے کہ اس نے بات کاشتے ہوئے کما۔ ”کیتھارنا کی مال کل رات فوت ہو گئی ہے۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ وہ کما ہے؟ وہ کوئی ہو خداکل میں ہے۔“

اس سے پہلے کہ ہم اس معاملہ کے تمام پہلوؤں کو آپس میں ملائیں، ہمیں اس بات کی اجازت دی جائے کہ بیچ میں کچھ فنی چیزوں کے بارے میں وضاحت کر دی جائے۔ اس کمائی میں بہت کچھ ہو رہا ہے اور حیران کن حد تک معاملات قابو سے باہر ہو گئے ہیں۔ یہ فطری بات ہے کہ جب ایک ہاؤس کیپرنے ایک روپڑ کو گولی مار کر ہلاک کر دیا تو اس پر افسوس کا انہصار کیا گیا۔ اگر اس قسم کا کوئی حادثہ پیش آئے تو ضروری ہے کہ اس کی وضاحت کی جائے، یا کم از کم ایسا کرنے کی کوشش ہی کی جائے۔ لیکن آپ ان کامیاب دکیلوں کے بارے میں کیا کہیں گے کہ جنہوں نے ایک ہاؤس کیپر کی خاطر اپنی سال کی اسٹینگ کی چھٹیاں ختم کر دیں۔ ان صفت کاروں کے بارے میں (پروفیسروں اور سیاستدانوں کو بھی اس میں شامل کر لیں) کہ جنہوں نے اپنے دیکی گھروں کی چالیاں اس ہاؤس کیپر کے حوالے کر دیں۔ ان دونوں سلسلوں میں، جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔ اتنے سارے لوگ اور اتنی باتیں آگئی ہیں کہ ان کا باہم جوڑنا اور ربط کرنا ناممکن ہو گیا ہے۔ اس وجہ سے بیان کا تسلسل قائم نہیں رہتا ہے۔

جرائم کے کشتر کا کیا کیا جائے کہ جو مسلسل یہ مطالبہ کر رہا ہے کہ تمام بات چیت ٹیپ کی جائے۔ مختصرًا یہ کہ کمائی میں جگہ جگہ سوراخ ہی سوراخ ہیں اور یہ بتانا انتہائی مشکل ہے کہ بیان کرنے والے کے لئے کون سا نکتہ انتہائی اہم ہے۔ شاید کوئی بھی نہیں یہ تو ممکن ہے کہ مواد اکٹھا کیا جائے۔ ہاش اور چند مرد و عورت پولیس افروں سے پوچھا جائے، مگر حتاً ایسی کوئی بات نہیں کہ جس کی بنیاد پر ثبوت کی عمارت کھڑی کی جائے۔

مثلاً یہ خفیہ ٹیپ کرنے والی بات۔ ٹھیک ہے کہ خفیہ ٹیپ کر کے معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ لیکن اس میں خرابی یہ ہے کہ ٹیپ کرنے کا کام خفیہ ایجنسیوں والے نہیں بلکہ دوسرے لوگ کرتے ہیں۔ اس لئے ان معلومات کو عدالت میں استعمال نہیں کیا جا سکتا بلکہ اس کا ذکر بھی نہیں کیا جاتا۔ سوچنے کی بات یہ بھی ہے کہ جو ٹیپ کرتا ہے وہ کن نفیقاتی الجھنوں کا شکار ہوتا ہے۔ اس وقت اس بے قصور سرکاری ملازم کی مانگی یکفیت کیا ہوتی ہو گی کہ جو مخفی اپنا فرض پورا کر رہا ہے۔ (اگرچہ مجبوری کے ساتھ) اس فرض کا تعلق

روزی کمانے سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس وقت وہ کیا سوچتا ہے کہ جب اسے ایک ایسی فون کی گفتگو شیپ کرنے کو کہا جائے کہ جس میں ایک طرف بے لکھ اور محبت کے متواں ہوں اور دوسری کی تھار بنا بلوم جیسی اسارت، حد سے زیادہ نشیں اور بے قصور عورت ہو؟ کیا اس وقت وہ جنسی یا اخلاقی طور سے مشتعل ہو گا؟ کیا اسے غصہ آئے گا یا وہ رحم محسوس کرے گا۔ یا اسے پر اسرار قسم کی سرت ہو گی کہ ایک ایسی عورت جو ”نن“ کے نام سے جانی جاتی ہے، اسے ایک بھرائی ہوئی ڈراؤنی آواز نے روح کی گمراہیوں تک زخمی کر دیا ہے۔

اس وقت شیپ کرنے والا کیا کرے گا کہ جب کوئی لوڈنگ، جس کا ذکر یہاں وقا“ فوقا“ آتا رہا ہے۔ ایئی شیر کو فون کر کے کہدے کہ ”س“ کی جگہ ”ب“ کر دو۔ لوڈنگ کی گفتگو اس لئے شیپ نہیں کی جا سکتی کیونکہ ڈر ہے کہ کوئی بلیک میڈر، سیاستدان، اور بدمعاش اس کے لئے فون کر سکتا ہے۔ بے قصور شیپ کرنے والے کو یہ کیسے معلوم ہو گا کہ ”س“ اشڑاوب لیدر اور ”ب“ بلورنا ہے۔ سندے ایک پریس پڑھنے والے کو ”س“ کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو گا، مگر ”ب“ کے بارے میں تمام تفصیلات ہوں گی۔ بلورنا“ وہ مشہور اہلی کہ جس کے بارے میں لوڈنگ کی بڑی اچھی رائے ہے اور جس نے وقا“ فوقا“ قوی و بین الاقوای امور میں اپنی فتحی مہارت کو ثابت کیا ہے۔

ہم نے کہیں یہ ذکر کیا ہے کہ سارے بھرے ہوئے ٹکڑوں کو ایک جگہ جمع نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس میں بڑی مشکلات ہیں۔ مثلاً مسٹر لوڈنگ نے کھانا پکانے والی سے کہا کہ وہ اس کے شوہر کی سیکرٹری کو فون کر کے پوچھئے کہ اتوار کے دن وہ کھانے کے بعد کون سی سویٹ ڈش کھانا پسند کرے گی۔ اسرائیلی کے ساتھ آئس کریم اور پھیٹنی ہوئی کریم۔ یا صرف آئس کریم اور یا صرف پھیٹنی ہوئی کریم۔ سیکرٹری نہیں چاہتی تھی کہ اپنے بارے کو ڈسٹرپ کرے، مگر اسے اپنے بارے کی پسند کا پتہ تھا، اس لئے اس نے خود ہی جواب دیدیا کہ مسٹر لوڈنگ پھیٹنی ہوئی کریم کو ترجیح دیں گے۔ کھانا پکانے والی عورت جو لوڈنگ کی عادات سے واقف تھی۔ اس نے یہ ماننے سے انکار کر دیا اور سیکرٹری سے کہا کہ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ وہ اپنی پسند کو مسٹر لوڈنگ کی پسند سے خلط ملط کر رہی ہو۔ لہذا بہتر یہ ہے کہ اسے مسٹر لوڈنگ سے ذاتی طور پر بات کرنے کی اجازت دی جائے تاکہ وہ خود ہی اس سے سویٹ ڈش کے بارے میں پوچھ سکے۔

سیکرٹری جو کہ اکٹھ مسٹر لوڈنگ کے ساتھ کافرنسوں میں جاتی ہے اور اس کے ساتھ اعلیٰ ہوٹلوں اور امراء کے لئے وڈر میں شرکت کرتی ہے۔ اس نے دعویٰ کیا کہ جب بھی وہ ان کے ساتھ سفر پر گئی اور دعوتوں میں شرکت کی تو انہوں نے ہمیشہ بلا تخصیص پھینتی ہوئی کریم کو پسند کیا۔ اس پر کھانا پکانے والی عورت نے کہا کہ لیکن اس وقت وہ ان کے ساتھ سفر پر نہیں جا رہی اور کیا یہ ممکن نہیں کہ مسٹر لوڈنگ کی پسند اس وقت اس وجہ سے ہو کہ دوسرے لوگ بھی اسے پسند رہے ہوں۔ وغیرہ وغیرہ۔ سویٹ ڈش کے بارے میں ایک طویل گفتگو ہوئی اور یہ تمام گفتگو نیکیں دینے والوں کے خرچہ پر خفیہ طور پر ٹیپ کی گئی۔ یقیناً وہ شخص تو اس گفتگو کو ٹیپ کر رہا ہو گا یا سن رہا ہو گا وہ اس میں استعمال ہونے والے الفاظ میں ”کوڈ“ ڈھونڈ رہا ہو گا۔ مثلاً اسٹرایمیری اور آئس کریم کا مطلب بم ہے یا ہینڈ گرنیڈ۔

لوگوں کے مسائل ہوتے ہیں۔ مجھے اس کی پروادہ نہیں کہ کسی کی لڑکی گھر سے بھاگ گئی ہے، یا کسی کا لڑکا نشہ کا عادی ہو گیا ہے، یا کراچی ایک بار پھر بڑھ گیا ہے۔ اب ان سب کو محض اس لئے ٹیپ کیا جائے کہ کسی نے مذاق میں مسٹر لوڈنگ کو بم سے اڑانے کی دھمکی دیدی۔ اس ٹیپ کے نتیجہ میں کسی معصوم سرکاری ملازم کو یہ فرق معلوم کرنا پڑے کہ پھینتی ہوئی کریم اچھی ہے یا آئس کریم۔ شاید ان ملازموں میں سے کوئی ایسا بھی ہو کہ جس کے لئے یہ ایسی نعمت ہو کہ جس کے کھانے کی آرزو اس کے دل میں پیدا ہو جائے۔ اب اگر کوئی ٹیپ کو چلا کر یہ معلوم کرنا چاہئے کہ مس ایلزے وولس ہاکم اور کو زراڈ بائسٹریس میں کس حد تک ہے تکلفی ہے اور اگر دونوں کو دوست کما جائے تو ان کے تعلقات کی نوعیت کیا بنے گی؟ کیا ایلزے اسے میرے محبوب یا پیارے کہہ کر مخاطب کرتی ہے یا محض کو زراڈ یا کوئی کہتی ہے؟ گفتگو کرتے وقت وہ کس قسم کی ہے تکلفی کا مظاہرہ کرتے ہیں؟۔ کیا وہ فون پر کوئی گانا ساتا ہے؟ کیونکہ کما جاتا ہے کہ اس کی آواز بہت اچھی ہے، کسی کنسرٹ یا چرچ کے کورل کے لئے تو مناسب نہیں، مگر شاید وہ محبت کے گیت، مقبول عام دھنوں پر اچھا گاتا ہو۔

وہ لوگ کہ جو ٹیلی ٹیچی کے ذریعہ دوستوں اور واقف کاروں سے رابطہ قائم نہیں کر سکتے ہیں۔ ان کے لئے فون ہی ایک ایسا ذریعہ رہ جاتا ہے کہ جو رابطہ کا کام دیتا ہے۔ کیا

اٹھارٹیز کو اس بات کا احساس ہے کہ وہ اپنے ملازمین سے کیا کام لے رہے ہیں؟ چلے، فرض کئے لیتے ہیں۔ کہ ایک شخص کہ جس پر وقق طور پر جرم کا شہر ہے، وہ شخص انتہائی بد تیز اور بے ہودہ ہے۔ اب اگر وہ اپنی ہی طرح کی ایک بے ہودہ عورت سے فون پر بات کرتا ہے، چونکہ ہم آزاد ملک میں رہتے ہیں۔ اس لئے آزادی سے فون پر ہر قسم کی بات چیت کر سکتے ہیں۔ تو جب اس گفتگو کو ٹیپ کیا جائے گا، تو اس کا اخلاقی اٹر ٹیپ کرنے والے پر کیا ہو گا؟ اس کے نتیجے میں جو نفیا تی امراض ہوں گے، ان کا علاج کیسے ہو گا؟ اس بارے میں سرکاری ملازموں کی یونین والے کیا کہتے ہیں؟ صنعت کاروں، انارکٹوں، بُک ڈائریکٹروں، بُک لیوروں، اور بُک کے ملازموں کے بارے میں تو پریشان ہے، لیکن خفیہ ٹیپ کرنے والوں کا کوئی پر سان حال نہیں ہے؟ کیا چرچ کے پاس اس مسئلہ پر کہنے کو کچھ ہے؟ کیا فُڈا کے مقام پر بُپس کانفرنس یا جرمن کیمپولک انتظامی کمیٹی کو اس موضوع کے بارے میں کچھ علم ہے؟ کیا کسی کو اس بات کا احساس نہیں کہ معصوم کانوں پر حملہ کیا ہوتا ہے؟ اس میں پھیٹی ہوئی کرم سے لے کر نجاش باشیں سب ہی شامل ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ نوجوانوں کو سرکاری ملازمت میں لانے کی ہمت افزائی کی جاتی ہے۔ لیکن پھر ان کے ساتھ کیا پیش آتا ہے؟ کم از کم یہ وہ شعبہ ہے کہ جس میں چرچ اور ہریڈ یونین ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ فون ٹیپ کرنے کا ایسا ہی تعلیمی پروگرام بنایا جائے جیسا کے تاریخی اسماق کو ٹیپ کرنے کا ہے۔ اس کی خاص بات یہ ہے کہ اس کا خرچہ بھی زیادہ نہیں ہے۔

اب ہم کچھ پشیمانی کے ساتھ ان واقعات کو بیان کرتے ہیں کہ جو ہو چکے ہیں۔ اگرچہ واقعات علیحدہ علیحدہ ہوئے مگر بعد میں کمالی کے دھارے میں یہ بھی شریک ہو گئے۔ اس سے پہلے کہ ان کو بیان کیا جائے ہم کچھ وضاحت ضروری سمجھتے ہیں۔ ہم نے وعدہ کیا تھا کہ جمال نک ہو سکے گا کسی کا خون نہیں بنے گا۔ اب ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ مزربلوں یعنی کیتھارنا کی ماں کی موت کے بعد بھی ہمارا وعدہ برقرار ہے۔ یہ موت، اگرچہ جیسی کے

عام حالات میں ہونی چاہئے، نہیں ہوئی، مگر اس کے باوجود یہ قتل نہیں تھا۔ یہ صحیح ہے کہ اس موت کی وجہ تشدد تھا۔ مگر یہ تشدد غیر ارادی تھا۔ جو آدمی اس موت کا ذمہ دار ہے اس کا ارادہ قتل کا نہیں تھا۔ اس کا ذمہ دار، اس کے اپنے اعتراض کے مطابق اور دوسری شہادتوں کی بنیاد پر، نونگیس تھا، جو خود بھی بالآخر تشدد کا شکار ہوا۔

نونگیس نے جمعرات کے دن ہی کافی بھاگ دوڑ کے بعد گھنٹل میں مزبلوم کا پتہ دریافت کر لیا تھا۔ لیکن وہ ہسپتال میں اس سے ملنے میں ناکام ہوا کیونکہ نن ایڈل گارڈ اور ڈاکٹر بائنن نے اسے بتایا کہ مزبلوم کو کینسر کے ایک کامیاب آپریشن کے بعد آرام کی سخت ضرورت ہے۔ اس کی صحت کا دارود دار اس پر ہے کہ اسے کسی قسم کی یہجانی کیفیت سے دوچار ہوتا نہ پڑے۔ اس نے اٹرویو کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جب اس سے کہا گیا کہ اس کی لڑکی اور گوشن کی وجہ سے مزبلوم بھی پلک شخصیت ہو گئی ہیں، تو ڈاکٹر نے کہا کہ جہاں تک اس کا تعلق ہے اس کے لئے مریض کی اہمیت ان سب باتوں سے زیادہ ہے۔

اس گفتگو کے دوران نونگیس نے دیکھا کہ عمارت میں کچھ مزدور کام کر رہے ہیں۔ لہذا اس کے دماغ میں جو منصوبہ آیا اس کے بارے میں اس نے بعد میں اپنے ساتھیوں سے شنجی مارتے ہوئے کہا کہ دوسرے دن اس نے مزدور کا لباس پہنا۔ ہاتھ میں رنگ کا ڈبہ اور برش لیا اور مزبلوم سے ملنے ہسپتال روانہ ہوا۔ اس کا خیال تھا کہ لڑکی کے بارے میں ماں سے حاصل شدہ معلومات پیش بھا ہوں گی۔ چاہے ماں کتنی ہی سخت بیمار کیوں نہ ہو۔

جب اس نے مزبلوم کو تمام واقعات جائے تو اس کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں آیا۔ نہ ہی اس نے گوشن کا نام سن کر کسی قسم کی حیرانی کا اظہار کیا۔ اس نے صرف یہ کہا کہ ”آخر اس کا انجام ایسا کیوں ہوا؟ آخر ایسا کیوں ہوا؟“ ان جملوں کو ایک پریس اخبار نے اس طرح سے چھپا ”ایسا ہوتا ہی تھا۔ ایسی باتوں کا یہی انجام ہوتا ہے“ نونگیس نے مزبلوم کے بیان کو تبدیل کرنے کی دلیل دیتے ہوئے کہا کہ ایک روپڑ کی حیثیت سے اس کا فرض ہے کہ سیدھے سادھے لوگوں کی مدد کرے گا وہ جو نہیں کہہ سکتے ہیں ان کی وضاحت کی جائے۔

بہر حال، اس بات کی بھی پوری طرح سے تصدیق نہیں ہو سکی ہے کہ کیا واقعی نونگکیس نے مزربوم سے ملاقات کی بھی تھی یا اس نے محض فرضی افسانہ گھر کر اس کی جانب سے منسوب باتیں چھپوا کر اپنی قابلیت کو ثابت کرنا چاہا تھا تاکہ وہ اپنے ساتھیوں میں بیٹھ کر شیخ بھگار سکے۔ ڈاکٹر ہائن، نن ایڈل گارڈ، ہسپانوی نرس ہو والو، صفائی کرنے والی پر تکمیلی عورت پولکو، ان سب کا خیال تھا کہ جو کچھ نونگکیس نے کہا ہے وہ غلط ہے۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ ”اس کام کے لئے اس شخص کو اعصابی طور پر مجبوب ہونا چاہئے۔“ (ڈاکٹر ہائن) لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ کیتھارٹا کی ماں سے ملاقات۔ چاہے وہ فرضی ہی کیوں نہ ہو۔ فیصلہ کن ثابت ہوئی۔ یہاں پر یہ سوال بھی کیا جا سکتا ہے کہ شاید ہسپتال کی انتظامیہ اس سے اس لئے انکاری ہے کیوں کہ اس سے ان کی نااہلی ثابت ہوتی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ نونگکیس نے کیتھارٹا کی ماں سے منسوب جملوں کو مصدقہ بنانے کے لئے اس ملاقات کا افسانہ گھرا ہو۔ بہر حال، ہمیں اس سلسلہ میں محتاط ہونا پڑے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کیتھارٹا نے نونگکیس کے ساتھ اتروویو اس واقعہ کے بعد رکھا۔ اس کے بھی بعد کہ جب سنڈے ایکپریس نے یہ روپرٹ بھی شائع کر دی تھی کی کیتھرٹا شیخ کا لباس پہنے اس بار میں گئی تھی کہ جمال سے بد قسم شوہر اس سے پہلے جا چکا تھا۔ اللہ اب ہمیں انتظار کرنا چاہئے کہ نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ لیکن ایک بات تو ثابت ہے وہ یہ کہ ڈاکٹر ہائن اپنی مریض ماریا بلوم کی اچانک موت سے جیران ہو گیا تھا۔ اس کی وجہ وہ، شادوت کی کمی کے باوجودہ، ان اثرات کو بیتا تا ہے کہ جن کا تعلق اسپتال سے باہر کا تھا۔ اس قسمیے میں ہم بے صور رنگ کرنے والوں کو قطعی ذمہ دار نہیں ٹھہراتے۔ جرمن ہسٹرمندوں کے وقار کو کسی بھی طرح سے داغدار نہیں کرنا چاہئے۔ اس کی ذمہ داری نہ تو نن ایڈل گارڈ پر آتی ہے اور نہ ہی غیر ملکی کام کرنے والی عورتوں پر۔ اس کی ضمانت کون دے سکتا ہے کہ چار رنگ

کرنے والے جو کوڑ کی مرکیس کمپنی سے آئے تھے اور عمارت کے چار حصوں میں الگ الگ کام کر رہے تھے۔ ان کے لباس میں کوئی اور چوری چھپے اپنی میں داخل ہو گیا۔ یہ حقیقت اپنی جگہ باقی رہتی ہے کہ نونگیس نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ مزدور کے لباس میں ہپنال گیا۔ (یہاں ”قبول“ کرنے کے لفظ کو استعمال نہیں کیا جا رہا ہے کیونکہ ملاقات کی کوئی واضح شادت نہیں ہے) ماریا بلوم سے ملا۔ اس کا انشرویو لیا۔ اس دعویٰ سے کیتھارنا بخوبی واقف تھی۔

مرکیس کمپنی نے اس بات کو تسلیم کیا کہ ہپنال میں ایک ہی وقت میں چار رنگ والے موجود نہیں تھے۔ اس لئے اگر کوئی چوری چھپے جانا چاہتا تو اس میں کوئی مشکل نہیں تھی۔ ڈاکٹر بائنن نے بعد میں کہا کہ وہ ایکپریس اخبار کے خلاف، کیتھارنا کی ماں سے منسوب بیان کی وجہ سے، جس نے ایک اسکینڈل کی صورت اختیار کر لی ہے، مقدمہ دائر کرے گا۔ لیکن یہ دھمکی بھی دھمکی ہی رہی ایسے ہی جیسے کہ بلو رنا کی اشراوہ بیڈر کے چہرہ کو بکار نہ کی دھمکی۔

-۳۳-

بالآخر ۲۳ / فروری ۱۹۷۳ء ہفتہ کے دن، ”مشرود مسز بلو رنا“، مس دلڑس ہائی اور کوڑا؛ باسٹریس کی ملاقات کیتھارنا لوم سے کوڑ کے کیفے کلوگ میں ہو گئی، جہاں ماضی میں کیتھارنا نے بطور ویٹریس کام کیا تھا۔ آپس میں گلے ملے گئے اور آنسو بھائے گئے۔ یہاں تک کہ مس بلو رنا بھی روپڑی۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ کیفے کے گاہک کارنول کے موڈ میں تھے، اس لئے اسکے پر و پر اسٹارون کلوگ نے کہ جو کیتھارنا کا مراجح تھا۔ اس چھوٹے سے گروپ کو اپنا ڈرائیکٹ روم دیدیا۔

یہاں سے بلو رنا نے فون کر کے ہاش سے میوزیم میں ہونے والی ملاقات منسون کرادی۔ اس نے ہاش کو بتایا کہ کیتھارنا کی ماں کی اچانک وفات ہو گئی ہے اور شاید اس کی وجہ ایکپریس اخبار کے روپرٹ نونگیس کی اس سے ملاقات تھی۔ یہ سن کر ہاش صبح کے مقابلہ میں نرم پڑ گیا اور بلو رنا سے کہا کہ وہ اس کی طرف سے کیتھارنا سے افسوس کر لے۔

اس نے مزید کہا کہ اسے امید ہے کہ اس سے کیتھارنا کے دل میں کوئی عناد پیدا نہ ہوا ہو گا۔ اور اس کی کوئی وجہ بھی نہیں ہے؟ وہ ہر وقت ان کی مدد کو تیار ہے۔ اگرچہ وہ اس وقت گوئن سے تنقیش میں مصروف ہے، مگر وہ ان سے ملنے کے لئے ضرور کوئی وقت نکالے گا۔ جہاں تک گوئن سے تنقیش کے نتائج ہیں تو اس میں اب تک ایسی کوئی بات سامنے نہیں آئی کہ جو کیتھارنا کے لئے ضرر رسال ہو۔ گوئن نے اس کا ذکر بڑی محبت اور شانگی سے کیا ہے۔ جہاں تک دونوں کی ملاقات کا سوال ہے تو یہ اس لئے ممکن نہیں، کیونکہ یہ آپس میں رشتہ دار نہیں ہیں۔ اس کے لئے مگنیتکی اصطلاح استعمال کرنا مناسب نہیں ہے۔

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ماں کی موت کی خبر سن کر کیتھارنا کی حالت خراب نہیں ہوئی بلکہ وہ اور زیادہ پر سکون ہو گئی۔ کیتھارنا نے ڈاکٹر بائنن کو ایک پریس اخبار کے اس شمارے کے بارے میں بتایا کہ جس میں نونگیس کا انٹرویو شائع ہوا تھا اور اس کی ماں سے منسوب باتیں چھاپی گئی تھیں۔ اس نے اس انٹرویو کے بارے میں ڈاکٹر کی برهنی کو زیادہ اہمیت نہیں دی۔ اس کا خیال تھا کہ روپرٹ لوگ قاتل ہیں۔ لوگوں کے کردار کو تباہ کرتے ہیں۔ ان کا کام ہے کہ لوگوں کی گیڑی اچھائیں، اور ان کی عزت و آبرو کا سودا کریں، اور ان کی شرست و صحت کو نقصان پہنچائیں۔

ڈاکٹر بائنن نے غلطی سے یہ فرض کرتے ہوئے کہ وہ مارکٹ ہے (شاید اس نے ایک پریس میں کیتھارنا کے سابق شوہر کے ا Zukat پڑھے ہوں) اس سے پوچھا کہ کیا وہ ایک پریس اخبار کے اس طریقہ عمل کو سماجی ڈھانچہ کا مسئلہ سمجھتی ہے؟ کیتھارنا اس کی بات کو بالکل نہیں سمجھ سکی اور صرف اپنا سرہلا دیا۔

اس کے بعد وہ اور مس وولزس ہاکم، ایڈل گارڈ کے ہمراہ مردہ خانے گئیں۔ کیتھارنا نے ماں کی لاش سے چادر ہٹائی اور اس کی پیشانی پر بوس دیا۔ جب ایڈل گارڈ نے اسے مشورہ دیا کہ وہ کوئی چھوٹی سی عاپڑھ لے تو اس نے جواب دیا ”نہیں۔“ اس نے دوبارہ سے چادر سے ماں کا منہ ڈھکا۔ نن کا شکریہ ادا کیا۔ اس وقت جب کہ وہ مردہ خانہ سے نکل رہی تھی تو اس نے روتا شروع کر دیا۔ ابتداء میں سکلیاں لے کر، پھر زور سے، اور پھر چکلیاں لے کر۔ شاید اس وقت وہ اپنے باپ کے بارے میں سوچ رہی ہو جس کو آخری بار

اس نے ہسپتال کے مردہ خانے میں اس وقت دیکھا تھا کہ جب وہ ۶ سال کی بچی تھی۔ ایمیزے دو لیٹر ہائی نے اس کو خاص طور سے نوٹ کیا، کیونکہ اس نے اس سے پہلے کیتھارینا کو کبھی روتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ اس وقت بھی کہ جب وہ بچی تھی اور اسکوں میں خوش نہیں رہتی تھی۔ نہ ہی اس وقت کہ جب وہ انتہائی مشکلات اور خراب حالات میں تھی۔

کیتھارینا نے بڑے مذہب انداز میں سب کا شکریہ ادا کیا۔ خاص طور سے غیر ملکی خواتین ہوالا اور پوکلو کا کہ جنوں نے اس کی ماں کی سیمارداری کی۔ جب وہ ہسپتال سے رخصت ہوئی تو وہ پر سکون ہو چکی تھی۔ رخصت ہوتے وقت اس نے ہسپتال کی انتظامیہ سے درخواست کی کہ وہ یہ اطلاع اس کے بھائی کرٹ کو جیل میں دیدیں تاکہ وہ بھی ماں کی موت سے باخبر ہو جائے۔ اس کے بعد وہ تمام دوپر اور شام کو پر سکون رہی۔ یہ ضرور تھا کہ کبھی کبھی وہ ایک پریس اخبار کے دونوں شمارے دیکھنے لگتی تھی اور مسڑو مزربورنا اور کوزڑا سے ان کے اندر راجات پر تبادلہ خیالات کرنے لگتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک پریس اخبار کے بارے میں اس کے نقطہ نظر میں تبدیلی آگئی ہے۔ آج کل کی اصطلاح میں یوں کہنا چاہئے کہ وہ جذباتی کم اور تجزیاتی زیادہ ہو گئی تھی۔

بے تلف دوستوں اور ہمدردوں کے اس حلقة میں اس نے اشٹراؤب لیڈر سے اپنے تعلقات کے بارے میں بتایا کہ ایک مرتبہ جب وہ بلورنا کے گھر سے اس کے ساتھ اپارٹمنٹ تک آئی تو اس کی مرضی کے بغیر وہ اسے اپر تک چھوڑنے آیا اور اپارٹمنٹ کے اندر داخل ہونے پر اصرار کیا بلکہ دروازے میں اپنا پیر رکھ دیا کہ میں اسے بند نہ کر سکوں۔ جیسا کہ توقع تھی، اندر آنے کے بعد اس نے کوشش کی کہ حالات سے فائدہ اٹھائے، لیکن جب اس نے اس کی خواہشات کے آگے جھکنا قبول نہ کیا تو اس نے اسے اپنی بے عزتی سمجھا، اس طرح تقریباً آدمی رات کو وہ اس کے گھر سے گیا۔ اس کے بعد سے اس نے اسے باقاعدگی کے ساتھ نجک کرنا شروع کر دیا۔ اس کے پاس آتا۔ اسے پھول بھیجتا۔ خدا لکھتا۔ چند موقعوں پر وہ اس کے اپارٹمنٹ کے اندر آیا بھی۔ ان ہی میں سے ایک موقع پر اس نے اسے قیمتی انگوٹھی پیش کی۔ بس، اس کی کمائی اس سے زیادہ نہیں۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے ملاقاتی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا، اور نہ ہی اس کے نام کو افشا کیا، کیونکہ اس

کے لئے یہ برا شکل تھا کہ وہ تفتیش کرنے والوں کو کس طرح سے قائل کرتی کہ اس کے اور اشراوے لیڈر کے درمیان کچھ نہیں تھا۔ کبھی ایک بوسہ تک نہیں دیا۔ مگر کون شخص ہو گا جو یہ یقین کرے گا کہ اس نے اشراوے لیڈر کو دھنکار دیا جو نہ صرف دولت مند ہے بلکہ سیاسی و معاشری اور ادبی حلقوں میں مشورہ بھی ہے۔ اس کے بارے میں یہ تاثر ہے کہ اس کی دلکشی ہر ایک کو اپنی طرف سمجھنے لیتی ہے۔ وہ کسی فلمی ستارے کی مانند ہے۔ کون ہے جو یہ یقین کرے گا کہ ایک گھریلو ملازمہ میں اتنی جرات ہے کہ وہ ایک فلمی ستارے کو اس لئے ٹھکرایے کہ وہ اس کے معیار کے مطابق نہیں ہے؟ مگر جہاں تک اس کا تعلق ہے، اسے اس میں کوئی دلکشی نظر نہیں آتی۔ وہ اشراوے لیڈر سے قطعی بے ٹکف نہیں تھی، مگر اس نے اسے ایک الی صورت حال میں ڈال دیا تھا کہ وہ اس کو کسی سے بیان نہیں کر سکتی تھی۔ اسی لئے تفتیش میں وہ اس مسئلہ پر خاموش رہی۔ آخر میں ۔۔۔ بیان وہ بس پڑی ۔۔۔ وہ اس کی شکر گزار ہے کہ اس کے گھر کی چالی لڑوگ کے کام آتی۔ اگرچہ اس نے اپنے گھر کا جو پتہ دیا تھا اس میں لڑوگ بغیر چالی کے بھی داخل ہو سکتا تھا۔ گھر چالی کی وجہ سے گھر میں داخل ہونا آسان ہو گیا۔

اس کو معلوم تھا کہ کارنوں کے موقع پر والا خالی ہو گا کیونکہ اس سے دو دن پہلے وہ زبردستی اس کے اپارٹمنٹ میں داخل ہوا تھا اور اس کو مجبور کر رہا تھا کہ وہ کارنوں کے موقع پر اس کے دیکی گھر میں اس کے ساتھ چل کر رہے کیونکہ پھر اسے باؤن باؤن میں ایک کافرنس میں شرکت کرنی ہے۔

ہاں، لڑوگ نے اسے بتایا تھا کہ چونکہ وہ فوج سے بھاگا ہوا ہے اس لئے پولیس اس کی تلاش میں ہے اور ان سے بچنے کے لئے وہ ملک چھوڑ کر جانا چاہتا ہے ۔۔۔ وہ تیری مرتبہ نہیں ۔۔۔ لڑوگ کو بیشگ کی نالیوں کے ذریعہ بھاگنے کا راستہ اس نے بتایا تھا جو کہ بلڈنگ کے آخر میں جا کر نکلتا تھا، یہ ہوئے کیبلے اسٹریٹ کے کونے پر تھا۔ نہیں، اس کو معلوم نہیں تھا کہ پولیس ان کی نگرانی کر رہی ہے۔ لڑوگ صبح چھ بجے چلا گیا۔ یہ تو بعد میں جا کر اسے احساس ہوا کہ معاملہ برا گھبیر ہے۔ وہ خوش ہے کہ گونن گرفتار ہو آیا، اب وہ کوئی اور احتمالہ حرکت نہیں کرے گا۔ لیکن وہ ذر بھی رہی ہے کیونکہ باز نہیں ضرور کچھ نہ کچھ کرے گا۔

اس مرحلہ پر یہ بتانا ضروری ہے کہ ہفتہ کی دوپہر خوٹگوار گذری۔ اس قدر خوٹگوار کہ مسٹر و مسز بلورنا، ایلزے وولزس ہام اور خاموش و متین کو زادہ بائیزس سب ہی کو بدلتی ہوئی صورت حال سے اطمینان ہو گیا۔ کیتھارنا سمیت سب کا تاثر یہ تھا کہ تاؤ کی کیفیت ختم ہو گئی ہے اور حالات بہتر ہو گئے ہیں۔ گوش گرفتار ہو چکا تھا۔ کیتھارنا کی تفہیش ختم ہو گئی تھی۔ اس کی ماں کو موت نے بیماری کی تکلیف سے نجات دلا دی تھی۔ اس کی تجیز و تکفین کے انتظامات ہو رہے تھے۔ کور کے ایک عدے دار نے یہ وعدہ کر لیا تھا کہ وہ تعطیل کے باوجود تجیز و تکفین کے کاغذات جلد تیار کر کے دی دیگا۔ جب کیفے کے پوپرائیز اروں کلوگ نے کافی، شراب، ٹماڑ سلاو، کیک اور دوسری چیزوں کا مل لینے سے انکار کیا تو ہمدردی کے ان جذبات سے سب ہی کو تکسین ہوئی۔ جب وہ کیفے سے جانے لگے تو اس نے یہ بھی کہا کہ ”حوالہ نہ ہارو، کئی، ہم میں سے اکثر تمہارے بارے میں بڑی رائے نہیں رکھتے ہیں۔“ ان الفاظ سے یہ بھی اندازہ ہوا کہ کچھ اچھی رائے بھی نہیں رکھتے ہیں۔ اب سوال یہ تھا کہ یہ ”کچھ“ جو ہیں۔ ان کا وزن کتنا ہے۔ اس نے اگرچہ تلی کے ان جملوں کا وزن کم کر دیا۔ پھر بھی یہ احساس ضرور رہا کہ ”تمام“ اس کے خلاف نہیں۔

اس پر سب کا اتفاق ہو گیا کہ وہ بلورنا کے گھر جائیں اور شام وہیں گزاریں۔ گھر پہنچ کر کیتھارنا کو سختی سے منع کر دیا گیا کہ وہ کوئی کام نہیں کرے گی جاہے کام بگزہی کیوں نہ جائے۔ وہ اچھی پر ہے اور اس کا یہ حق ہے کہ آرام کرے۔ مس وولزس ہام نے کچن میں جا کر سینڈو چز تیار کئے، جب کہ بلورنا اور بائیزس نے قوہ گرم کیا۔ اس مرتبہ پہلی بار کیتھارنا نے خود کسی کام میں حصہ نہیں لیا۔ ماحول خوٹگوار رہا۔ اگر کسی عزیز کے مرنے کا حادثہ اور کسی دوست کی گرفتاری کا واقعہ پیش نہیں آیا ہوتا تو وہ یقیناً تھوڑی دیر کے لئے ڈانس سے بھی لطف انداز ہو لیتے، کیونکہ ”تمام باتیں اپنی جگہ“ یہ کارنوں کا موقع تھا۔

بلورنا اپنی تمام تر کوشش کے باوجود کیتھارنا کو نونگھیں سے انٹرویو کے لئے منع نہیں کر سکا۔ وہ خاموش بیٹھی مسکراتی رہی، پھر کہنے لگی کہ اس انٹرویو کے بعد ایک انٹرویو اور ہو

گا۔ بت بعد میں جب بلورنا نے اس جملے پر غور کیا اور کیتھارنا کے عزم و ارادہ کے بارے میں سوچا تو اس کو ٹھنڈے پہنچنے آگئے۔ اس نے نہ صرف اثریوو دینے پر اصرار کیا بلکہ اثریوو کے دوران اس کی موجودگی پر بھی اعتراض کیا۔ وہ یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ کیا اسی شام کیتھارنا نے قتل کا فیصلہ کر لیا تھا؟ ویسے اس کا اپنا خیال ہے کہ اس کے ارادے کو تقویت اس وقت میں جب اس نے نڈے ایک پریس پڑھا۔

اسی دوران سب نے مل کر کلائیکی اور مقبول عام موسيقی سنی۔ کیتھارنا اور دو لیس ہائیم نے کمپلی بروش کی زندگی کے بارے میں تھے نئے۔ پھر سب ایک دوسرے کو الوداع کہتے ہوئے گلے ملے۔ اس مرتبہ ان کی آنکھوں میں آنسو نہیں تھے۔ ساڑھے دس بجے ہوں گے کہ جب کیتھرنا، مس دو لیس ہائیم اور باسٹر خلوص، چاہت، اور دوستی کے جذبات نے مسٹر مسز بلورنا سے رخصت ہوئے۔ دونوں میاں یوی نے خود کو مبارک باد دی کہ وہ وقت پر آگئے جس کی وجہ سے کیتھارنا کی مدد ہو گئی۔ ٹھنڈی ہوتی ہوئی ٹگ کے قریب شراب پیتے ہوئے انہوں نے اپنی نئی چھیشوں کے بارے میں سوچا۔ اپنے دوست اشڑاوب لیڈر اور اس کی یوی ماڈ کے بارے میں بات چیت کی۔ جب بلورنا نے اپنی یوی کو مشورہ دیا کہ وہ اشڑاوب لیڈر کے سامنے ”شریف ملاقاتی“ کے لفظ کو استعمال نہ کرے کیونکہ اس نے دیکھ لیا کہ اس کا استعمال جذبات کو بھڑکاتا ہے تو ٹرودے نے بلورنا سے کہا کہ۔ ”اس ملاقات میں اب وقت لگے گا۔“

ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ کیتھارنا نے بقیہ رات ہرے آرام سے گزاری۔ اس نے دوبارہ سے بدلوں والا لباس پہنا، سفید رومال کو نقاب کے طور پر استعمال کیا۔ اور مجمع میں ادھر ادھر گھومتی پھری۔ اس کے بعد انہوں نے تھوڑی دیر کے لئے موسيقی سنی۔ کچھ بسکت کھائے۔ اور سونے کے لئے ایک دوسرے کوشب بخیر کہا۔ باسٹر پہلی مرتبہ اس کے سامنے مس دو لیس ہائیم کے کمرے میں سونے گیا۔ کیتھارنا ایک صوف پر لیٹ گئی۔

جب اتوار کی صبح کو ایلزے اور بائنس جاگے تو انہوں نے دیکھا کہ میز پر نفاست سے ناشتہ تیار کیا ہوا رکھا ہے اور کیتھارنا خود ناشتہ میں مصروف اس سے لطف انداز ہو رہی ہے۔ ناشتہ کرتے ہوئے وہ سنڈے ایکسپریس پڑھنے میں مصروف تھی۔ اس بار صفحہ اول پر کیتھارنا کے فوٹو اور اس کی کمائی نہیں تھی۔ اس کی جگہ لڑوگ گوٹھ کی تصویر تھی جس کے نیچے لکھا ہوا تھا۔ ”کیتھارنا بلوم کا بے تکلف ساتھی جس نے ایک صنعت کار کے ولا میں پناہ لی تھی۔“ کمائی پہلی بار کے مقابلہ میں زیادہ تفصیل سے بیان کی گئی تھی۔ صفحے اور ۹ پر بہت سی تصاویر تھیں۔ کیتھارنا کی وہ تصویر کہ جب وہ پہلی مرتبہ عشاۓ ربانی میں شریک ہوئی تھی۔ اس کے پاپ کی تصویر کہ جب وہ جنگ سے واپس آیا تھا۔ گیملس بروش چچھ کی تصویر۔ بلورنا کا والا۔ کیتھارنا کی ماں کہ جب وہ ۳۰ سال کی تھی، زمانہ کی ماری ہوئی تھی، دلاغر، گیملس بروش میں اپنے گھر سے باہر کہ جہاں وہ رہا کرتے تھے۔ ہپتال کی تصویر کہ جہاں جمعہ کے دن کیتھارنا کی ماں فوت ہوئی تھی۔

مضمون کا متن یہ ہے :

”اپنی ہی لڑکی کے ہاتھوں ستائی ہوئی“ یہ وہ الفاظ ہیں کہ جو کیتھارنا بلوم کی ماں پر صادق آتے ہیں، مس بلوم کہ جواب تک آزاد پھر رہی ہے۔ جب مس بلوم کو اس کی لڑکی کی سرگرمیوں کے بارے میں بتایا گیا تو وہ صدمہ سے جانب نہیں ہو سکی۔ یہ بات افسوس ناکہ بہے کہ جب اس کی ماں بستر مرگ پر تھی، اس کی لڑکی ایک ہاتھ، اور لیٹرے کے ساتھ ہے خودی کے عالم میں ڈانس کر رہی تھی۔ یقیناً اس کو ناقابل معافی جرم کہا جائے گا کہ اس نے ماں کی موت کی خبر سن کر ایک آنسو بھی نہیں بھایا۔ کیا یہ عورت سرد جذبات والی اور بے پرواہ ہے؟ ایک دسی ڈاکٹر کی بیوی نے کہ جس کے ہاں اس نے ملازمت کی تھی کیتھارنا کو داندار شہرت رکھنے والی بتایا ہے۔ ”میں نے اس لئے اسے ملازمت سے نکال دیا کہ میرے نوجوان لڑکے، مریض، اور شوہر کی شہرت خراب نہ ہو۔“ کیا یہ ممکن

ہے کہ کیتھارنا بدنام زمانہ فہنن کی غبن والی سرگرمیوں میں بھی ملوث ہو؟ (ایکپریس اس کے بارے میں تفصیلی رپورٹ چھاپ چکا ہے) کیا اس کے باپ نے بیماری کا بہانہ کیا تھا؟ اس کا بھائی کیسے مجرم ہا؟ ابھی ان باتوں کی وضاحت باقی ہے کہ مس بلوم نے اتنی جلدی کیسے ترقی کی اور کس طرح اس کی آہمنی میں اضافہ ہوا؟ اب یہ ثابت ہو گیا ہے کہ کیتھارنا بلوم نے گوشن کو کہ جس کے ساتھ خون ناقص سے لخترے ہوئے ہیں۔ بھاگنے میں مددی۔ اس نے انتہائی بے شری کے ساتھ ایک اہم پیشہ و رانہ صلاحیتوں والے باعزت صنعت کار کے اعتماد، محبت، خلوص اور فیاضی کا غلط استعمال کیا۔ ایکپریس کے پاس ایسی معلومات ہیں۔ کہ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ملاقاتی اس کے گھر نہیں آتے تھے بلکہ وہ اپنے گاہوں کو لے کر اس کے ولاء میں جایا کرتی تھی۔ بلوم کا کار میں ادھر ادھر پھرنا اب کوئی راز نہیں رہا ہے۔ اس نے بغیر کسی لحاظ کے ایک باعزت شخص کی شہرت، اس کی پرسرت خاندانی زندگی، اس کے سیاسی کروار (جس کے بارے میں ایکپریس اکثر لکھتا رہتا ہے) اور اس کے چار بچوں و وفاواریوں کے جذبات کا خیال کئے بغیر، اس کو اپنے مفاد کی خاطر داؤ پر لگا دیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بلوم کو ایک بائیں بازو کے گروپ نے ہدایت دی تھی کہ وہ "س" کے کیپر کو تباہ کرنے میں مدد دے۔

کیا پولیس اور پر ایکسیو ٹرک آفس بدنام زمانہ گوشن کے اس بیان کو صحیح تسلیم کرتا ہے کہ جس میں اس نے کیتھارنا کو بالکل معمول بتایا ہے کہ جس کا اس کی سرگرمیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے؟ ایکپریس نے ماضی میں بھی اس سوال کو انھیا تھا اور اب پھر اس کو دہراتا ہے کہ: کیا اس سے انکار کیا جا سکتا ہے کہ ہماری تفتیش کا طریقہ انتہائی نرم ہے؟ ہم کب تک ان لوگوں کے ساتھ انسانیت کا

برتا کرتے رہیں گے کہ جو انسانیت کے سب سے بڑے دشمن ہیں؟  
بلورنا کے نیچے یہ عبارت ہے:

یہ وہ عمارت ہے کہ جس میں کیتھارنا صبح سات بجے سے شام  
ساڑھے چار بجے تک کام کرتی تھی۔ اس گھر میں وہ بالکل خود مختار  
تھی۔ اس کے کام کی نگرانی کرنے والا کوئی نہ تھا۔ اسے مسڑو مسڑ  
بلورنا کا پورا پورا اعتماد حاصل تھا۔ اس بارے میں کسی کو کچھ معلوم  
نہیں کہ میاں بیوی کی غیر موجودگی میں یہاں کیا ہوتا تھا؟ کیا انہیں  
اس کی سرگرمیوں پر کوئی شبہ نہیں تھا یا وہ ایسے بے خبر بھی نہیں  
تھے؟ بلوم سے ان کے تعلقات نہ صرف گھرے بلکہ بے گلفانہ  
تھے۔ یہاں ہم ان الزامات سے درگذر کرتے ہیں کہ جو غیر متعلقہ  
ہیں ۔۔۔ یا شاید ان کا کوئی ربط ہو بھی۔ اس میں مسڑ بلورنا کا کیا  
رول ہے کہ جسے آج تک ایک مشہور ٹیکنیکل کالج میں سرخ ٹڑوئے  
کے نام سے یاد کیا جاتا ہے؟ آخر گوٹن، بلوم کے پارٹمنٹ سے کس  
طرح فرار ہونے میں کامیاب ہوا جب کہ پولیس اس کی سخت نگرانی  
کر رہی تھی؟ وہ کون ہے کہ جو بلڈنگ کے نقشہ سے بخوبی واقف  
ہے؟ وہ ہے مسڑ بلورنا ۔۔۔ ہرتا اور کلاؤڈیا دونوں نے ایکپریس سے  
ایک ہی بات کہی کہ ”وہ دونوں جس انداز سے باہم ڈانس کر رہے  
تھے (یعنی کیتھارنا بلوم اور گوٹن) اس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ دونوں  
زندگی بھر کے دوست ہیں۔ ان کی یہ ملاقات اچانک نہیں ہوئی تھی  
بلکہ یہ ان کا دوبارہ سے مل آپ تھا۔“

جب باز نینے کے ساتھیوں نے اس پر تلقید کی کہ آخر اس نے کیوں گوٹن کو ۲۸ گھنٹے  
تک آزاد چھوڑے رکھا، جب کہ جمعرات کو ساڑھے گیارہ بجے رات پولیس کو اطلاع مل

پچھی تھی کہ وہ اشٹراؤب لیڈر کے والا میں چھپا ہوا ہے؟ کیا اس نے گوٹن کو ایک بار اور فرار ہونے کا موقع نہیں دیا؟ اس پر باائز نے ہنسا اور کہنے لگا کہ جمعرات کو آدمی رات تک گوٹن کے فرار ہونے کے تمام امکانات ختم ہو چکے تھے۔ مکان کو خفیہ طور پر گھیرے میں لیا جا چکا تھا۔ وزیر داخلہ کو تمام حالات سے باخبر رکھا کیا تھا۔ اس نے اجازت دیدی تھی کہ تمام احتیاطی مدارج اختیار کر لی جائیں۔ ہیلی کوپڑ کے ذریعہ اسچیل پولیس کو دور اتارا گیا تھا تاکہ اس کی آواز سنائی نہ دے۔ صحیح کو احتیاطی اقدامات کے تحت دو درجن کے قریب مقامی پولیس والوں کی مزید نفری پہنچا دی گئی۔

خاص مقصد یہ تھا کہ گوٹن کی گھر انی کی جائے اور دیکھا جائے کہ کیا وہ کسی سے رابطہ کرنے کی کوشش کرتا ہے؟۔ بعد میں ہمیں جو کامیابی ہوئی اس نے ثابت کر دیا کہ ہمارا خطہ مول یمنا درست تھا۔ ہم نے پانچ رابطوں کا پتہ چلاایا۔ اس کے بعد ضروری تھا کہ گوٹن کی گرفتاری سے پہلے ان رابطوں کے گھروں کی تلاشی لی جائے۔ پولیس نے اس وقت تک انتظار کیا کہ جب تک گوٹن کے لئے اور کوئی رابطہ نہ رہ گیا۔ بعد میں اپنی لاپرواہی کی وجہ سے شخنی میں آکر وہ خود کو محفوظ سمجھنے لگا اور ہمارے لئے یہ ممکن ہو گیا کہ ہم والا سے باہر اس کی حرکات و سکنات پر نظر رکھ سکیں۔

اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے اس نے کہا کہ اس ضمن میں اسے اور اہم تفصیلات کا پتہ چلا ہے جن کے لئے وہ ایک پہلی اخبار کے روپریز کا ممنون ہے کیونکہ وہ غیر روایتی طریقوں سے معلومات ڈھونڈ ڈھونڈ کر لاتے ہیں کہ جن سے ہم تفییش کرنے والے تاواقف ہوتے ہیں۔ مثلاً مسربورنا کی طرح مس دو لیڑس ہائم کے بارے میں ہمیں کچھ پتہ نہیں تھا۔ ان معلومات سے پتہ چلا کہ وہ ۱۹۳۰ء میں پیدا ہوئی تھی اور وہ ایک فیکٹری مزدور کی ناجائز اولاد ہے۔ اس کی ماں اب تک زندہ ہے۔ کیا تم سوچ سکتے ہو کہ وہ کہاں رہتی ہے؟ مشرق جرمنی میں ۔۔۔ اپنی مرضی کے خلاف نہیں بلکہ خوشی سے۔ وہ اکثر کور آتی رہتی ہے، جہاں اس کا ایک ایکڑ کے رقبہ میں مکان ہے۔ پہلی مرتبہ وہ ۱۹۳۵ء پھر ۱۹۵۲ء اور ۱۹۶۱ء میں دیوار برلن بننے سے پہلے آئی تھی۔ تیس بار اس نے یہاں رہنے سے انکار کر دیا۔ لیکن اس سے زیادہ دلچسپ قصہ مس دو لیڑس ہائم کے باپ کا ہے۔ اس کا نام لم تھا۔ فیکٹری ورکر ہونے کے ساتھ ساتھ وہ جرمن کیونسٹ پارٹی کا رکن بھی تھا۔ ۱۹۳۲ء میں وہ بھرت کر کے

روس چلا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہاں سے وہ بغیر کسی اتنے پتے کے غائب ہو گیا۔ باہر نہیں کہا جاتا ہے کہ اس طرح غائب ہونے میں بھی کوئی راز ہے۔ جب اس کے نام کی تفتیش جرمن فوج کی اس فرست میں کی گئی کہ جس میں غائب ہونے والوں کے نام ہیں۔ تو یہاں یہ نام شامل نہیں تھا۔

-۳۹-

اس بات کے امکانات ہوتے ہیں کہ واقعات کو ملانے والی کڑیوں کو خلط ملط کر دیا جائے، یا جن نشانات کی طرف یہ اشارہ کرتے ہیں انہیں نظر انداز کر دیا جائے۔ اس کو ذہن میں رکھتے ہوئے اب ایکپریس اخبار کے روں کا تجزیہ کیا جائے کہ جس کا رپورٹ نونگہیں اس بات کا ذمہ دار ہے کہ کیتھارنا کی ماں وقت سے پہلے انتقال کر گئی۔ لیکن اخبار میں اس نے یہ الزام لگایا کہ کیتھارنا اپنی ماں کی موت کی ذمہ دار ہے۔ اس نے یہ بھی الزام لگایا کہ اس نے اشراؤب لیڈر کے گھر کی چالی چوائی۔ اس بات کی بڑی اہمیت ہے۔ پتہ نہیں کسی نے اس کا بات کا تجزیہ کیا یا نہیں کہ ایکپریس پورے واقعہ کو بگاڑنے، مسخ کرنے اور بہتان طرازی اور جھوٹ بولنے میں کس حد تک چلا گیا ہے۔

آئیے اب ہم بلورنا کی مثال لیتے ہیں۔ اس سے اندازہ ہو گا کہ ایکپریس اخبار کس حد تک سمجھدار اور حساس لوگوں کو پریشان کر سکتا ہے۔ بلورنا خاندان جس علاقہ میں رہتا ہے یہاں کے رہنے والے ایکپریس اخبار نہیں پڑھتے ہیں۔ بلکہ وہ معیاری اخباروں کے قاری ہیں۔ اس لئے بلورنا کا خیال تھا کہ سارا معاملہ ختم ہو گیا ہے۔ وہ مخفی اس انتظار میں تھا کہ کیتھارنا اور نونگہیں کے درمیان کیا گفتگو ہوئی؟ سنڈے ایکپریس کے آرٹیکل کے بارے میں اس وقت پتہ چلا کہ اور اس نے مس دو لیڑس ہام کو فون کیا، جب اس نے اسے متخلقہ حصے پڑھ کر سنائے تو اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا۔ لیکن جب اس کے کہنے پر وہ حصے دوبارہ سنائے گئے تو اس کے لئے یقین کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ وہ غصہ میں آپے سے باہر ہو گیا۔ چیخنا، چلایا اور بھاگ کر کچن میں گیا۔ اس کا ارادہ تھا کہ ایک مالوٹف کا کٹ میل بنا کر ایکپریس اخبار کے دفتر میں پھینکئے، اور

دوسری اشراوہ لیڈر کے دیکی گھر پر۔ آپ ذرا اس منظر کو اپنے قصور میں لایے کہ ایک ۳۲ سالہ، یونیورسٹی کا گرینجویٹ، جو اپنی سنجیدگی و ذہانت کی وجہ سے لوڈنگ اور اشراوہ لیڈر کا چیتا ہے۔ جو میں الاقوامی شہرت کا مالک ہے۔ جس کے تذکرے برازیل، سعودی عربیہ، اور شمالی آئرلینڈ میں ہیں۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہا جائے کہ وہ عالمی شخصیت کا حامل ہے۔ ایک ایسا شخص حالات کے دباؤ سے اس قدر مشتعل ہو جاتا ہے کہ وہ مالوٹف کا ک شیل پھینکنے پر تیار ہے۔

مسری بلورنا نے اس رد عمل کو بورڑواٹی یا رومانوی انارکزم قرار دیا کہ جو اسی طرح سے ختم ہو جائے گا جیسے کہ جسم کے کسی حصہ کی تکلیف یا بیماری دور ہو جاتی ہے۔ اس نے بھی مس دولز ہام کو فون کیا اور اس سے سنڈے ایکسپریس کے مختلف حصوں کو سنا۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ وہ خود بھی ان خبروں کو سن کر زرد پڑ گئی۔ پھر اس نے جو کچھ کیا وہ مولوٹف کا ک شیل سے زیادہ تباہ کن تھا۔ اس نے لوڈنگ کو فون کیا (جو اس وقت اشہریز کو پھینٹی ہوئی کریم اور وینیلا آئس کریم کے ساتھ ملا کر کھا رہا تھا اور اس کے ذائقہ سے لطف انداز ہو رہا تھا) اس نے صرف کہا۔ ”رامزادے۔۔۔ خبیث، گندے، حرامزادے۔۔۔“ اگرچہ اس نے اپنا نام نہیں بتایا۔ مگر وہ تمام لوگ جو ان میاں یہوی سے واقف ہیں، وہ مسربلورنا کی آواز پہچانتے ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ وہ اپنی درشت مزاہی، اور طنز و استہزا میں اپنا جواب نہیں رکھتی ہے۔ اس نے جو کچھ کیا اس بارے میں اس کے شوہر کا خیال تھا کہ اس سے حالات اور زیادہ ہی بگزیں گے۔ بھر حال ہوا یہ کہ ایک کے بعد ایک غیر متوقع واقعات ہوتے رہے۔ لیکن ان جھگڑوں میں کسی کا قتل نہیں ہوا۔ لہذا اب ہم ذرا آگے بڑھیں۔ ہم نے ان واقعات کا تذکرہ اس لئے کیا۔ اگرچہ یہ معمولی باتیں ہیں۔ کہ کس طرح تعلیم یافتہ، خوش حال، اور اچھی شہرت کے حامل لوگ، سنڈے ایکسپریس کی خبروں سے اس قدر مشتعل ہوئے کہ وہ جذبات کی رو میں بہہ کر تشدید پر اتر آئے۔ اے۔۔۔ تشدید بھی انتہائی بھوٹھے قسم کا۔

دوسری طرف کی تھارنا نے ڈیڑھ گھنٹہ ان جھگڑوں پر گذارا کر جہاں نون۔۔۔ بہا، نا۔۔۔ تاکہ وہ اس کے بارے میں پوری معلومات حاصل کر سکے۔ دوپہر کے وقت وہ گولون۔۔۔ ک۔۔۔ نائی جگہ سے اپنے اپارٹمنٹ گئی کہ جہاں اس نے نونگیس کو انٹرویو کا وقت دیا تھا۔ اس

کے پہنچنے کے پندرہ منٹ بعد وہ وہاں آگیا۔ ہمارا خیال ہے کہ یہاں ہمیں انٹرویو کے بارے میں کچھ بتانے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس نتیجہ میں جو کچھ ہوا وہ ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں۔

-۵۰-

گھمکھ ہوش کے پادری کے اس بیان کی تصدیق کے لئے کہ کیتھارنا کا باپ کیونٹ تھا، بلو رنا اس گاؤں گیا اور پورا دن وہاں گذارا۔ پادری نے کہا کہ وہ اپنے اس بیان کی تصدیق کرتا ہے اور ایک پریس نے اس کے بیان کو لفظ بے لفظ صحیح چھپا ہے۔ لیکن اس نے یہ بھی کہا کہ اس بارے میں اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں، اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے، کیونکہ اس نے مخفی سوگھ کر یہ معلوم کر لیا تھا کہ وہ کیونٹ ہے۔ جب اس سے کہا گیا کہ وہ اپنے سوگھنے کی تعریف کرے تو اس نے جواب دینے سے انکار کر دیا۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ کیونٹوں سے کس قسم کی بو آتی ہے، اور اس بو کو کیسے محسوس کیا جاتا ہے۔ اس مرحلہ پر یہ کہنا پڑے گا کہ پادری کا مزاج بگزگیا۔۔۔ اس نے بلو رنا سے پوچھا کہ کیا وہ کیتھوں کہ ہے؟۔ جب اس نے اس کا جواب ”ہاں“ میں دیا تو پادری نے تھیث کرتے ہوئے کہا کہ اس کا فرض تابعداری کا ہے۔ بلو رنا اس جملہ کو نہیں سمجھ سکا۔

اس کے بعد جب اس نے بلو م خاندان کے بارے میں تفتیش کی تو اسے ہر قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ایسا معلوم ہوا کہ یہ خاندان گاؤں میں کچھ زیادہ مقبول نہیں ہے۔ اس نے کیتھارنا کی مرحوم ماں کے بارے میں برائیاں سنیں اور یہ کہ اس نے مقدس شراب کی بوقت چرچ کے ایک ملازم کے ساتھ مل کر پی ڈالی تھی۔ (اس ملازم کو اس کے بعد نکال دیا گیا تھا)۔ اس نے کیتھارنا کے بھائی کے بارے میں بھی کوئی اچھی بات نہیں سنی کیونکہ وہ ہمیشہ لوگوں کے لئے وہاں جان ہی بنا رہا۔ جماں تک کیتھرنا کے باپ کا کیونٹ ہوتا ہے تو اس سلسلہ میں اس کا صرف ایک ہی جملہ اس کی تصدیق کرتا ہے۔ یہ اس نے ۱۹۷۹ء میں ایک کسان شاہوں سے شراب خانہ میں کما تھا اور وہ یہ تھا۔ ”دنیا میں سو شل ازم سے بھی زیادہ خراب چیزیں ہیں۔“

بلورنا اپنی تام کوششوں کے بعد ان ہی معلومات کو جمع کر سکا۔ اس کی اس بات چیز کا نتیجہ یہ ہوا کہ آخر میں ایک عورت نے خود اسے کیونٹ قرار دیدیا (جو اس کے لئے یقیناً باعث تکلیف ہوا) اگرچہ اس عورت نے نہ صرف اس کے ساتھ ہمدردی کی بلکہ اس کی مدد بھی کی۔ یہ ایک رنائزڈ اسکول ٹیچر اسلا توبر گر تھا۔ جب اس نے خدا حافظ کہا تو اس کی طرف طنزیہ سکراہٹ کے ساتھ دیکھتے ہوئے اور شرارت سے ایک آنکھ جھپکاتے ہوئے کہا۔ ”آخر تم یہ کیوں تسلیم نہیں کرتے کہ تم بھی ان میں سے ایک ہو۔ اور تمہاری یہوی تو بہر حال ہے ہی۔“

-۵۱-

ہم تشدد کے ان دو یا تین واقعات کو نظر انداز نہیں کر سکتے کہ جو اس وقت پیش آئے کہ جب بلورنا کیتھارنا کے مقدمہ کی تیاری میں مصروف تھا۔ اس سے سب سے بڑی غلطی تو یہ ہوئی کہ وہ کیتھارنا کے اصرار پر گوشن کے دفاع کے لئے بھی تیار ہو گیا۔ اس نے متعلقہ اتحار نیز سے یہ اصرار بھی کیا کہ کیتھارنا اور گوشن کو اس لئے ملاقات کی اجازت دینی چاہئے کیونکہ وہ اس کی ملکیت ہے۔ اس نے دلیل دیتے ہوئے کہا کہ ۲۰ فروری کی شام کو جب ان کی پہلی ملاقات ہوئی ہے تو اسی شام ان کی ملکیت بھی ہو گئی تھی۔ یہاں یہ بتانے کی کوئی خاص ضرورت نہیں کہ ان حالات میں ایک پریس اخبار نے گوشن، کیتھارنا، اور مسٹر بلورنا کے بارے میں لیا کیا لکھا ہو گا۔ ہمیں اس کی ضرورت نہیں کہ ہر واقعہ کو یہاں لکھیں، ہاں، ان یا توں کا ضرور ذکر کریں گے کہ جن کی ضرورت ہو گی۔

یہ افواہ بھی اڑی ہوئی ہے کہ مسٹر بلورنا طلاق کا خواہش مند ہے۔ اگرچہ اس افواہ میں رتنی برابر بھی سچائی نہیں ہے لیکن اس سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ میاں یہوی کے درمیان کھنچاؤ ضرور ہے۔ یہ کہا جا رہا ہے کہ وہ مالی مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ اس میں سچائی ہے۔ کیونکہ اس نے کیتھارنا کے اپارٹمنٹ کی ذمہ داری لے لی ہے۔ اس اپارٹمنٹ کو اب نہ تو فرخت کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کرایہ پر اخھایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ لوگ اسے آفت زدہ سمجھتے ہیں۔ اس کی قیمت بھی گر گئی ہے۔ بہر حال بلورنا نے قطیور، کی ادائیگی

جاری رکھی ہوئی ہے۔ بلڈنگ کے مالکوں کی جانب سے اس بات کا بھی اشارہ دیا گیا ہے کہ وہ کیتھارینا بلوم پر مقدمہ دائر کرنا چاہتے ہیں کیونکہ اس کی وجہ سے ان کے کمپلکس کو معاشی و سماجی طور پر نقصان پہنچا ہے۔ ان واقعات کی وجہ سے اس بلڈنگ میں واقع اپارٹمنٹس کے کرائے بھی کم ہو گئے ہیں۔ لہذا ہر طرف مصیبت ہی مصیبت ہے۔

اگرچہ عدالت نے مسز بلورنا کے خلاف اس اپیل کو مسترد کر دیا ہے کہ جس میں کہا گیا تھا کہ اسے تعمیراتی فرم سے اس بیان پر نکال دیا جائے کہ اس نے معابدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کیتھارینا کو بلڈنگ کا نقشہ دیا تھا۔ لیکن کچھ کہا نہیں جا سکتا کہ آگے چل کر عدالت کیا فیصلہ کرے؟ ۔۔۔ ایک بات اور۔۔۔ بلورنا والے اس دوران اپنی ایک کار فروخت کر چکے ہیں۔ ایک پرس اخبار میں بلورنا کی لیموزن کی تصویر چھپی تھی جو واقعتاً بڑی شاندار تھی۔ اس کے نیچے لکھا تھا۔ ”سرخ اتارنی کب لیموزن سے عام لوگوں کی کار تک آئے گا۔“

-۵۲-

یہاں یہ بھی بتانا ضروری ہے کہ بلورنا کے کشٹرا فرم سے پیش ورانہ تعلقات اگرچہ بالکل ختم تو نہیں ہوئے ہیں مگر ان میں کمی آگئی ہے یہ معاملات زیر بحث ہیں کہ اس کے ذمہ جو مقدمات ہیں وہ ان سے دست بردار ہو جائے۔ اشراوے بیڈر نے اسے فون کر کے کہا ”بہر حال ہم تمہیں اور ٹراؤے کو بھوکا نہیں رہنے دیں گے۔“ مسز بلورنا کو اس پر ضرور حیرانی ہوئی کہ اس نے ٹراؤے کو کیوں اس معاملہ میں شامل کیا۔ اگرچہ وہ ابھی بھی لشرا اور نیفٹکس کی نمائندگی کرتا ہے، مگر میں الاقوامی یا قوی سٹھ پر نہیں، بلکہ صوبائی اور علاقائی یا مقامی سٹھ کے مقدمات اب اس کے ذمہ ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہئے کہ اس کے مقدمات یا تو نا دھنگان کے خلاف ہوتے ہیں۔ کہ جنہوں نے اپارٹمنٹ کی قطیں ادا نہیں کی ہیں، یا ان لوگوں سے نہیں کے لئے جو اس بات پر مقدمہ کی دھمکی دیتے ہیں کہ دیوار پر سٹک مرمر کی جگہ سبز رنگ کے نائل کیوں لگائے گئے، یا اس قسم کے لوگ کہ جو یہ الام لگاتے ہیں کہ باٹھ روم کے دروازوں میں تین کی جگہ کیوں صرف دو رنگ کے باٹھ

پھیرے گئے (ثبت کے لئے وہ چاقو سے رنگ کھوچ کر کسی ماہر سے تصدیق کرا لیتے ہیں)۔ اس کے علاوہ پیکتا ہوا نل، یا کچرا پھیکے کا غلط انتظام۔ اس قسم کے معاملات تھے کہ جن کو وہ اب بھگتا تا ہے۔ ایک وقت وہ تھا کہ جب وہ مسلسل یونو آئریس اور پرسی پولس کے درمیان بڑے منصوبوں کی تیاری کے سلسلہ میں جاتا تھا۔ فوج کی اصطلاح میں اسے تنزیل (ڈیماؤشن) کہا جاتا ہے۔ کسی کو ذمیل کرنے کا یہ سب سے موثر طریقہ ہے۔ ٹھیک ہے، بلورنا بھوکا تو نہیں مر رہا ہے، مگر اسے اپنی ذلت کا پورا پورا احساس ہے۔ اسے یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ معدے میں السر تو نہیں ہے مگر وہ پیٹ میں تکلیف ضرور محسوس کر رہا ہے۔

اس کے لئے یہ بات پریشانی کا باعث ہوئی کہ جب اس نے اپنے طور پر کوہل فورشن ہائیمیں تفتیش شروع کر دی کہ کیا گوئی کی گرفتاری کے وقت چالی دروازے کے باہر تھی یا اندر؟ یا ایسی کوئی علامات تھیں کہ جن سے ثابت ہوتا کہ وہ دروازہ توڑ کر اندر داخل ہوا تھا؟ سوال یہ ہے کہ اسے یہ سب کرنے کی کیا ضرورت تھی جب کہ تفتیش مکمل ہو چکی تھی؟ یہ کہنا پڑے گا کہ معدے کے السر کا یہ کوئی علاج نہیں تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پولیس چیف ہرمن اس سے خدھہ پریشانی سے ملا۔ اس نے اس کے کمیونز سے تعلق کو نظر انداز کر دیا۔ لیکن ساتھ ہی سختی سے یہ بھی کہا کہ اسے اس معاملہ میں دخل دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اب بلورنا کے لئے تسلی کی ایک بات رہ گئی ہے اور وہ یہ کہ اس کی یہوی اس کا پورا پورا ساتھ دے رہی ہے۔ وہ زبان دراز ہے، مگر اب اس کا نشانہ وہ نہیں بلکہ دوسرے لوگ ہیں۔ وہ سبجیدگی سے یہ سوچ رہا ہے کہ اپنا ولا فروخت کر کے کیتھارنا کا اپارٹمنٹ خرید لے۔ اس میں صرف ایک خرابی ہے کہ وہ چھوٹا بہت ہے۔ بلورنا جواب تک خوش میزاج اور روشن خیال ہونے کی وجہ سے اپنے ساتھیوں میں ہر دلعزیز تھا، اس نے اب دعوئیں کرنا چھوڑ دی ہیں۔ وہ آہستہ آہستہ تعلقات ختم کر کے تھائی پسند ہو گیا ہے۔ دعوتوں اور پارٹیوں میں بھی اب وہ کم نظر آتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ انہیں انتہائی ضروری خیال کرتا تھا۔ اس کے ساتھیوں نے اب یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ وہ اپنے جسم اور لباس کی صفائی پر بھی توجہ نہیں دیتا ہے۔ اس جسم سے اب وہ خوبیوں نہیں آتی جو اس پہلے اس کا خاصہ تھی۔ پہلے کی طرح نہ تو اب وہ صبح غسل کرتا ہے اور نہ ہی فراغدی سے۔ خوبیوں میں استعمال کرتا ہے۔ مختصرًا یہ کہ اس میں تبدیلی آگئی ہے۔ اس کے

ابھی چند دوست باتی ہیں، جن میں ہاش قابل ذکر ہے، کیونکہ اس کے ساتھ مل کر وہ کیتھارنا اور گوٹن کے مقدمات لا رہا ہے۔ اس کے چند مغلص دوست اس کی حالت پر فکرمند ہیں۔ خاص طور سے ایکپریس اخبار کے خلاف اس کے جذبات سے۔ اخبار نے ابھی تک اسے معاف نہیں کیا ہے۔ اس کے بارے میں وہ اب تک چھوٹی چھوٹی خبریں چھاپتا رہتا ہے۔ ان خبروں کو پڑھ کر وہ اب غصہ سے پھٹ نہیں پڑتا بلکہ خاموشی سے انہیں ہضم کر لیتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کے دوست فکرمند ہیں۔ انہوں نے ٹروڈے سے کہا بھی ہے کہ وہ دیکھ کے کہیں بلورتا نے ہتھیار تو حاصل نہیں کر لئے ہیں، یا وہ کوئی آتش گیر مادہ تو تیار نہیں کر رہا ہے۔

ایکپریس اخبار میں مقتول ٹو ڈگیس کے کام کو اس کا ساتھی ایگن ہارڈ نیبلر آگے بڑھا رہا ہے۔ وہ بلورتا کی تصویر اس وقت اتارنے میں کامیاب ہو گیا کہ جب وہ چیزیں رہن رکھنے والی ایک دوکان میں داخل ہو رہا تھا۔ دوکان کی کھڑکی سے اس نے جو فون لیا، اس نے قارئین کو یہ منظر فراہم کیا کہ جس میں بلورتا رہن رکھنے والے سے بات چیت میں مصروف ہے اور وہ ایک انگوٹھی کی قیمت کا اندازہ ایک آنکھ میں شیشہ لگا کر رہا ہے۔ اس کا عنوان تھا۔ ”کیا تمام سرخ ذرائع ختم ہو گئے ہیں، یا یہ اپنی مالی تباہی کا کوئی ڈرامہ ہے؟“

-53-

بلورتا کیتھارنا کو اس بات پر قائل کرنا چاہتا ہے کہ وہ مقدمہ کے دوران یہ کہے کہ اس نے اتوار سے پسلے نونگیس کو قتل کرنے کا کوئی منسوبہ نہیں بنایا تھا اور یہ کہ دراصل اس کا ارادہ قتل کرنے کا نہیں بلکہ مخف خوف زدہ کرنے کا تھا۔ ہفتہ کے دن جب اس نے نونگیس سے اثردیو کا وعدہ کیا تو وہ اس کو یہ بتانا چاہتی تھی کہ اس کی روپورٹ سے اس پر اور اس کی مال کی زندگی پر کیا اثرات ہوئے۔ اور یہ کہ سنڈے ایکپریس پڑھنے کے بعد بھی اس کا یہ ارادہ نہیں تھا کہ وہ اسے قتل کرے۔ بلورتا کا خیال تھا کہ یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ کیتھارنا نے پسلے سے قتل کا منسوبہ نہیں بنایا تھا۔ بعد میں جو کچھ ہوا وہ ایک حادثاتی رو عمل تھا۔

کیتھارنا کا کہنا تھا کہ اس نے جمعرات کا اخبار پڑھ کر اس کے قتل کے بارے میں سوچا تھا۔ اس پر بلورنا نے کہا کہ اسے اس فرق کو محسوس کرنا چاہئے کہ اکثر لوگ — اور وہ خود بھی — کبھی کبھی کسی کو قتل کرنے کے بارے میں سوچتے ہیں۔ مگر قتل کے بارے میں سوچنے اور منصوبہ بنانے میں برا فرق ہے۔

دوسری چیز جو بلورنا کو فکر مند کئے ہوئے ہے وہ یہ ہے کہ کیتھارنا کو قتل پر کسی قسم کی پیشانی اور تاسف نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ عدالت میں بھی ان جذبات کا انتہا نہیں کرے گی۔ جیل میں اس کی طبیعت افسرہ اور بھجی ہوئی نہیں ہے، بلکہ وہ بست خوش ہے کہ وہ بھی ”انہیں حالات میں رہ رہی ہے کہ جن میں اس کا محبوب لذوگ ہے۔“ جیل میں اسے ایک ماذل قیدی تسلیم کر لیا گیا ہے کہ جہاں وہ کچن میں کام کرتی ہے۔ لیکن اگر اس کے مقدمہ میں دیر ہوتی ہے تو اس کا تبادلہ اس جیل میں کر دیا جائے گا جو پولیس اسٹیشن سے ملخت ہے۔ (جیسا کہ کہا جا رہا ہے) وہ اس کو قبول کرنے میں گھبرا رہے ہیں، کیونکہ یہاں کی انتظامیہ اور قیدیوں میں اس کی دیانت داری کی شہرت پلے ہی سے پہنچ گئی ہے، اس لئے اس کے آنے سے ان میں پریشانی بلکہ ڈر ہے۔ توقع کی جا رہی ہے کہ وہ قید کی مدت یہاں ہی گزارے گی۔ (یہ پیش گوئی کی گئی ہے کہ پندرہ سالہ قید کا مطالبا کیا جائے، اس کا مطلب ہے کہ وہ آٹھ سے دس سال جیل میں رہے گی)۔ اس کے بارے میں یہ خبر ملک کے تمام جیلوں میں پھیل گئی ہے لہذا اب ہم دیکھتے ہیں کہ جب دیانت داری، نہانت اور انتظامی صلاحیت آپس میں مل جائیں تو ان کی کسی کو ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ نہ جیل میں اور نہ باہر۔

ہاش نے بلورنا کو بتایا کہ گونن کے خلاف کسی قتل کا الزام ثابت نہیں ہوا۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ فوج سے بھاگا ہوا ہے۔ اس لئے اس کے خلاف فوج کو اخلاقی و مادی طور پر نقصان پہنچانے کا الزام ہے یہ بات بھی ثابت ہو گئی ہے کہ اس نے کسی بک میں ڈاکہ نہیں ڈالا بلکہ فوج میں اپنے دفتر کی تجویزی سے دور تنسیس کی تجویزیں۔ اور جو نقدی تھی

اے چوری کر لیا تھا۔ لہذا اس پر اکاؤنٹس میں غلط اندر اراج اور اسٹھر کی چوری کے مقدمے ہیں۔ اس کی سزا آئھے سے دس سال متوقع ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جب وہ رہا ہو گا تو اس کی عمر ۳۳ سال کی ہو گی اور کیتھارینا ۳۵ سال کی ہو چکی ہو گی۔

کیتھارینا نے مستقبل کے بارے میں منصوبہ بندی کر لی ہے۔ اس نے حساب لگایا ہے کہ جب وہ رہا ہو گی تو بک میں معدہ سود کے اس کی رقم کتنی ہو گی۔ اس سے وہ کیس ایک ریسٹورانٹ کھولے گی جہاں کیٹھنگ کا کام ہوا کرے گا۔ اس کی یہ درخواست کہ اسے گوشن کا ملکیتیں تسلیم کر لیا جائے، ایک شعبہ سے دوسرے شعبہ میں جا رہی ہے۔ اس کا فیصلہ اپنی سٹھ پر ہو گا۔ یہاں یہ بھی ذکر کر دیا جائے کہ اشراوَب لیڈر کے گھر سے گون نے جو فون کئے تھے وہ تمام فوجی افروں یا ان کی یو یوں کو کئے گئے تھے۔ لہذا ایک اور معمولی قسم کے اسکینڈل کا انتظار ہے۔

-۵۵-

اگرچہ کیتھارینا کی آزادی ختم ہو گئی ہے، مگر وہ کسی پریشانی کے بغیر اپنے مستقبل کے بارے میں سوچ رہی ہے۔ جب کہ ایلزے دلزس ہام آہستہ آہستہ روزمرہ کے معاملات میں تلخ ہوتی جا رہی ہے۔ جس طرح سے اس کے ماں باپ کو بدنام کیا گیا اس سے اسے خست صدمہ پہنچا ہے۔ وہ سمجھتی ہے کہ اس کا باپ اشالن کے مظالم کا شکار ہوا ہے۔ ان سب باقیوں کا اثر یہ ہوا ہے کہ ایلزے میں معاشرے کے خلاف جو منفی رجحانات پیدا ہو رہے ہیں۔ انہیں روکنے میں کوڑا بائیس بھی ناکام ہو چکا ہے۔

ایلزے نے ایسے کھانوں کی سپلائی کا ٹھیک لے لیا ہے جو کہ ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ ایسے موقعوں پر بھی کہ جب وہ کھانے کے انظام اور گرانی پر ہوتی ہے اس کا رویہ مہماںوں کی طرف بڑا جارحانہ ہوتا ہے۔ مہماںوں میں صحافی، صنعت کار، ریڈی یونین لیڈرز، بکرز، انتظامیہ کے افراد اور غیر ملکی ہوتے ہیں۔ زیادہ عرصہ نہیں ہوا کہ اس نے بلورنا کو بتایا کہ کبھی کبھی میرا دل چاہتا ہے کہ کسی کے چہرے یا کپڑوں پر آلو کے سلااد، یا تلی ہوئی چھلکی کی پلیٹ دے ماروں، مخفی یا دیکھنے کے لئے کہ وہ کس طرح سے دہشت زدہ ہو گا۔ ذرا آپ اس مظرا کا

تصور کیجئے کہ کھانے کے موقع پر مہمان کس طرح سے منہ کھولے اور زبانیں نکالے میز پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ ان میں سے کچھ وہ ہیں۔ جنہیں میں جانتی ہوں کہ وہ کروڑ پتی ہیں۔ یا کروڑ پتیوں کی بیگمات ہیں۔ یہ اپنی جیبوں میں سکرٹ اور مچس کی ڈیباں بھر لیتے ہیں۔ شاید کچھ دن بعد یہ کافی لیجانے کے لئے پلاسٹک کے برتن بھی لانے لگیں۔ ان سب چیزوں کی قیمت کسی نہ کسی میکل میں، ہمارے نیکوں سے ادا کی جاتی ہے۔ ان میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ جو بغیر ناشتہ اور لفخ کے آتے ہیں اور کھانے پر گدھوں کی طرح نوٹ پڑتے ہیں۔ اس سے میرا مطلب قطعی گدھوں کی بے عزتی کرنا نہیں ہے۔“

-۵۶-

اب تک ہم صرف ایک واقعہ کے بارے میں جانتے ہیں کہ جس میں ایک دوسرے سے کھتم گھتا ہونے اور مار پیٹ تک کی نوبت پہنچی اور یہ واقعہ لوگوں کی دلچسپی اور توجہ کا باعث ہوا۔ یہ حادثہ فریڈرک لویوٹے کی تصاویر کی نمائش کے موقع پر ہوا کہ جس کا سپرست بلورنا کو سمجھا جاتا ہے۔ یہاں بلورنا اور اشراووب لیڈر کا پہلی مرتبہ (اس جھگڑے کے بعد جو اس کے مطالعہ کے کمرے میں ہوا تھا) آمنا سامنا ہو گیا وہ بلورنا کو دیکھ کر اس کی طرف مکراتا ہوا آگے بڑھا، مگر بلورنا نے مصافحہ کے لئے اپنا ہاتھ آگے نہیں بڑھایا۔ اس پر بھی اشراووب لیڈر ناراض نہیں ہوا اور اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہنے لگا کہ۔ ”خدا کے لئے۔ اس کو اتنی سنجیدگی سے نہ لو۔ ہم تمہیں اور ٹروڈے کو تباہ نہیں ہونے دیں گے۔ لیکن اپنی تباہی کا بندوبست تم خود کر رہے ہو۔“

چونکہ ہم تمام واقعات بلا کم و کاست بیان کر رہے ہیں، اس لئے ایمانداری سے اس رد عمل کو بھی بیان کریں گے کہ جو اشراووب لیڈر کے چہرے میں جملے سن کر بلورنا کا ہوا۔ اس نے کچھ کہنے کے بجائے اشراووب لیڈر کے چہرے پر ایک مکہ رسید کیا جس کی وجہ سے اس کی ٹاک سے خون جاری ہو گیا۔ کہا یہ جاتا ہے کہ زیادہ خون نہیں بہا اور صرف چند قطرے نکلے، لیکن اس سے بھی زیادہ جو خراب بات ہوئی وہ یہ کہ اشراووب لیڈر یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ ”میں تمہیں معاف کرتا ہوں۔ تمہارے جذبات کو دیکھتے ہوئے تمہیں بالکل معاف کرتا

ہوں۔"

یہ وہ جملے تھے کہ جنہوں نے بلورنا کو پاگل کر دیا۔ معاملہ اس قدر آگے بڑھا کہ بقول گواہوں کے دونوں میں ہاتھا پائی شروع ہو گئی۔ اس موقع سے ایک پہلی اخبار کے فنوج گرفت کوئی زیل نے (جو کہ مقتول شوزر کا جانشین ہے) فائدہ اٹھاتے ہوئے اس لڑائی کی تصویریں اتار لیں۔ اس طرح بلورنا اور اشڑاوب لیڈر عوام کی توجہ کا مرکز بن گئے۔ تصویر کے نیچے لکھا تھا "قدامت پرست سیاستدان پر بائیں بازو کے اتارنی کا حملہ۔"

نمائش میں اس کے علاوہ ماؤے اشڑاوب لیڈر اور ٹراؤے بلورنا میں بھی تو تو میں میں ہوئی۔ ماؤے نے ٹراؤے کے کہا۔ "میری پیاری ٹراؤے" مجھے تم سے ہمدردی ہے۔" اس پر اس نے جواب دیا "تم اپنی ہمدردی فرج میں رکھو کہ جہاں تم دوسرے احساسات و جذبات رکھتی ہو۔"

اس پر ماؤے نے ایک بار پھر دیجوئی، ہمدردی اور محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ: "مجھے تم سے جو ہمدردی ہے وہ تمہارے ان دل ٹنکن اور طغیہ پاؤں کی وجہ سے ہرگز ہرگز کم نہیں ہو گی۔"

اس کا جواب ٹراؤے نے جن الفاظ کے ساتھ دیا انہیں ہم یہاں نہیں دھرا سکتے ہیں۔ جس طرح اس نے اشڑاوب لیڈر کا ذکر کیا۔ ان کو نظر انداز کر کے ہم یہ بتائیں گے کہ ٹراؤے نے اشڑاوب لیڈر کے اس التفات کے بارے میں بتایا کہ جس کا اظہار اس نے بار بار ٹراؤے سے کیا تھا اور یہ کہ کس طرح سے اس نے کیتھارنا کو رازداری سے انگوٹھی پہیجی۔ اسے خطوط لکھئے۔ گھر کی چالی دی۔ اور کس طرح مسلسل دھنکارے ہوئے شخص نے کیتھارنا کا اپارٹمنٹ چھوڑا۔ اس مرحلہ پر دونوں خواتین کو فریڈرک لو یوشے نے ایک دوسرے سے جدا کیا۔ اسی نے حاضر دماغی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اشڑاوب لیڈر کی ناک سے گرتے ہوئے خون کے قطروں کو بلانگ پہپر میں جذب کر لیا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ یہ "آرٹ کا ایک نمونہ ہے۔" اس کا عنوان جو اس نے تجویز کیا وہ ہے "گھری دوستی کا خاتمہ" اس پر دستخط کر کے اس نے اشڑاوب لیڈر کے بجائے بلورنا کو یہ کہتے ہوئے دیا کہ: "یہ تمہیں مصیبت سے بچانے میں مددے گا۔" اس سے یہ نتیجہ نکلا جا سکتا ہے کہ آرٹ کا سو شل نتیشن ابھی بھی باقی ہے۔

اب جب کہ ہم کمالی کے انجمام تک پہنچ رہے ہیں تو ڈھن میں کئی سوالات آ رہے ہیں : آخر کیوں ایک نوجوان، بنس کھے اور خوش مزاج عورت جو ایک شام تفریح کی غرض سے ڈالس پارٹی میں جاتی ہے چار دن بعد وہ قاتلہ بن جاتی ہے؟ (یہ کوئی فیصلہ نہیں ہے۔ ہم خود کو صرف واقعات کے بیان تک محدود رکھیں گے) جب ہم اس کا گمراہی سے تجربیہ کرتے ہیں تو اس کی وجہ اخبار کی خبریں نظر آتی ہیں۔ آگے چل کر ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی وجہ سے دو دوستوں میں کس طرح ٹھنڈا پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے سے ٹھٹھا گھتا ہو جاتے ہیں۔ ان کی بیکامات میں تلخ کلائی ہوتی ہے۔ ہمدردی اور محبت کے تمام جذبات سرد پڑ جاتے ہیں۔ حالات اتنے ناخوشگوار ہو جاتے ہیں کہ ایک خوش طبع اور روشن خیال شخص کہ جو زندگی سے لطف اٹھاتا ہے، سیر و سیاحت کرتا ہے، عیش و آرام کا دلدادہ ہے، وہ اتنا بدل جاتا ہے کہ اس کے جسم سے بو آنے لگتی ہے یہاں تک کہ اس کا سانس بھی بدبودار ہو جاتا ہے۔ وہ مالی حالات سے اس قدر تباہ آتا ہے کہ اپنا مکان یعنی پر آمادہ ہو جاتا ہے، گھر کی چیزیں رہن رکھنے لگتا ہے۔ اس کی بیوی ملازمت کی تلاش کرنے لگتی ہے کیونکہ اسے ڈر ہے کہ اس کی فرم اسے ملازمت سے نکال دے گی۔ یہ ذہین اور باصلاحیت عورت اس پر بھی تیار ہے کہ وہ کسی فرنپیچر کی فرم میں یا انٹریور ڈیکورٹنگ کو نسلیت کے طور پر کام کرے۔ لیکن جہاں بھی اس نے رابطہ کیا اسے یہی جواب ملا کہ : ”جن لوگوں میں ہمارا بزنس ہے یہ وہی لوگ ہیں کہ جنہیں آپ نے اپنا دشمن بنا لیا ہے۔“ مختصرًا یہ کہ حالات اچھے نظر نہیں آتے ہیں۔ پیلک پر ایکیوٹر کی یہ ہمت تو نہیں ہوئی کہ وہ بلورنا سے کہے، مگر چکے چکے وہ دوستوں کو بتا رہا ہے کہ شاید بلورنا کی درخواست کہ وہ کیتھارنا کا وکیل بنے، اس لئے مسترد ہو جائے کہ وہ خود اس مقدمہ میں ملوث ہے۔ تو پھر کیا ہو گا؟ اس کا انجمام کیا ہو گا؟ اگر بلورنا کو کیتھارنا سے نہیں ملنے دیا گیا تو اس کا کیا بنے گا؟ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ کیتھارنا سے محبت کرتا ہے۔ مگر وہ اس سے محبت نہیں کرتی ہے۔ اس کا گلہ بھی نہیں کیونکہ اسے معلوم ہے کہ کیتھارنا اللڈوگ کی محبت میں اسیر

ہو چکی ہے۔ ہمارے لئے مشکل یہ ہے کہ کس طرح سے ان تمام واقعات کو آپس میں ملا کیں جبکہ کیتھارینا سے گری وابستگی کے باوجود بلو رنا نے کبھی اس سے اظہار محبت نہیں کیا؟ اتنا بھی نہیں کہ اس کی خاطر نہاد ہو ہی لیتا۔ یہی وہ تھا کہ جس نے آہ قتل کو دریافت کیا تھا جب کہ باز یہ نہیں، موئڈنگ اور پولیس کے دوسرے لوگ اس میں ناکام ہو چکے تھے۔ شاید اس کو ”دریافت“ کہنا زیادتی ہو گی کیونکہ ہوا یہ تھا کہ کوزاڈا بائسز نے ایک موقع پر رضا کار نہ طور پر یہ تسلیم کر لیا تھا کہ وہ کبھی نازی پارٹی کا ممبر رہا ہے۔۔۔۔۔ شاید یہی وجہ ہو کہ کسی نے اب تک اس پر زیادہ توجہ نہیں دی۔۔۔۔۔ جب وہ کوزہ میں پارٹی لیڈر تھا تو اس وقت اس نے مس وولمز ہائی میں کی مدد کی تھی۔ اس کے پاس پرانے وقت کا ایک پستول تھا جس کو وہ چھپا کر رکھتا تھا۔ اس نے ایک مرتبہ حفاظت میں یہ پستول ایلزے اور کیتھارینا کو دکھا بھی دیا، بلکہ ایک ایک مرتبہ یہ تینوں جنگل میں نشانہ بازی کی مشق کرنے گئے۔ کیتھارینا کا نشانہ سب سے اچھا رہا تھا۔ اس پر اس نے بتایا تھا کہ جب وہ بطور ویٹر کام کرتی تھی تو اس زمانہ میں رائفل کلب کی میسٹنگوں میں چلی جایا کرتی تھی جہاں اسے چند راؤنڈ اسٹیکل کرنے کی اجازت مل جاتی تھی۔

ہفتہ کی شام کو اس نے بائسز سے درخواست کی کہ وہ اسے اپنے اپارٹمنٹ کی چالی دیدے کہ جہاں وہ کچھ وقت سکون سے گذارنا چاہتی ہے، کیونکہ اس کا اپنا اپارٹمنٹ اس کے لئے ختم ہو چکا ہے۔۔۔۔۔ ہفتہ کی رات اس نے ایلزے کے ہاں گذاری۔ اس لئے خیال ہے کہ اتوار کے دن اس نے بائسز کے اپارٹمنٹ سے پستول لیا ہو گا۔ شاید ناشد کرنے اور سڑے ایک پریس پڑھنے کے بعد۔ یہ وہ وقت ہو گا کہ جب وہ بدوش کا بھیں بد لے اس جگہ پر تھی کہ جہاں روپرڑز اپنا وقت گذارنے جمع ہوتے ہیں۔

اس ساری لمحتا کے بعد ضروری ہے کہ ایسی کوئی بات کہی جائے کہ جو خونگوار اور خوشی والی ہو۔ یہ کیتھارینا کا بیان ہے کہ جو اس نے بلو رنا کو دیا۔ اس نے بتایا کہ قتل کیسے ہوا؟ اس کے بعد موئڈنگ کے گھر جانے کے درمیان چھ یا سات گھنٹے اس نے کیسے

گزارے؟ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم اس تفصیل کو بیان کر سکتے ہیں۔ یہ پورا بیان کیتھا رہا کی زبانی ہو گا، یہ اس نے بلورنا کو لکھ کر دیا تھا کہ وہ اسے مقدمہ میں استعمال کر سکے۔

”میں اس بار میں کہ جمال روپ رُز جمع ہوتے ہیں صرف اس لئے گئی تھی کہ ایک بار اسے دیکھ سکوں اور یہ رائے قائم کر سکوں کہ وہ کس قسم کا آدمی ہے۔ اس کی حرکات و سکنات کیا ہیں؟ کیسے بات کرتا ہے؟ کس طرح شراب پیتا اور ڈانس کرتا ہے؟ وہ شخص کہ جس نے میری زندگی تباہ کر دی۔ اس سے پہلے میں کو زادہ کے اپارٹمنٹ گئی اور وہاں سے پستول لیا۔ میں نے ہی اسے لوڈ کیا۔ اس بارے میں، میں اس وقت معلومات حاصل کر چکی تھی کہ جب ہم جنگل میں نشانہ بازی کے لئے گئے تھے۔

بار میں میں نے ڈیڑھ یا شاید دو گھنٹے انتظار کیا۔ مگر وہ وہاں نہیں آیا۔ میں نے یہ فیصلہ کر رکھا تھا کہ اگر وہ مجھے اچھا نہیں لگتا تو میں اسے انٹرویو نہیں دوں گی۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر میں اسے پہلے دیکھ لیتی تو پھر اس سے قطعی نہیں ملتی۔ لیکن وہ بار میں نہیں آیا۔ وہاں کے انچارج، جس کا نام پیٹر کراف لوح ہے، جسے میں اس وقت سے جانتی ہوں کہ جب میں اکسرا کام کرتی تھی تو وہ ہیڈ ویٹر کے طور پر ہماری مدد کرتا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ وہ مجھے کچھ پہنچنے کو دیدے۔ اس سے معلوم تھا کہ ایک پریس میں میرے بارے میں کیا آ رہا ہے۔ اس نے وعدہ کیا کہ جیسے ہی نونکیس آئے گا وہ مجھے اشارہ کر دے گا۔ یہ کارنوں کا موقع تھا اس لئے جب کسی نے مجھ سے ڈانس کی درخواست کی تو میں نے انکار نہیں کیا۔ جب نونکیس نہیں آیا تو میں نہ سو ہو گئی۔ چونکہ میں نہیں چاہتی تھی کہ اس سے اس حالت میں ملوں۔ اس لئے دوپہر کے وقت میں گھر چلی گئی۔

اپارٹمنٹ کی بے ترتیبی، الٹ پلٹ، اور گھنٹن کی وجہ سے میں نے خود کو بے آرام محسوس کیا۔ میں نے چند ہی منٹ انتظار کیا ہو گا کہ گھنٹی بجی۔ مجھے اتنا وقت مل گیا کہ پستول سے سیفٹی کچھ اتار کر اسے اپنے بیگ میں رکھ لوں تاکہ اسے فوری طور پر استعمال کر سکوں۔ جب دوسری بار گھنٹی بجی اور میں نے دروازہ کھولا تو وہ سامنے کھڑا تھا۔ میرا خیال تھا کہ اسے اپر آنے میں وقت لگے گا، مگر وہ سیڑھیوں کے بجائے لفت سے آیا، اس لئے دروازہ کھولتے ہی اس کا مجھ سے آمنا سامنا ہو گیا۔ اسے دیکھتے ہی میں نے اندازہ لگا لیا کہ

وہ حرامزادہ، بدمعاش بلکہ مکمل طور پر کمینہ شخص ہے۔ اگرچہ اس کی صورت مکمل بری نہ تھی۔ خیر۔ تم نے اس کی تصویر تو دیکھ لی ہو گی۔ مجھے دیکھ کر کہنے لگا ”بلوم کنس! اب ہم دونوں کیا کریں؟ تم اور میں!“ میں نے ایک لفظ بھی نہیں کہا اور واپس ڈرائیکٹ روم میں آ گئی۔ وہ یہ کہتے ہوئے میرے پیچھے پیچھے آیا۔ ”بلوم کنس، تم مجھے اس طرح سے کیوں دیکھ رہی ہو؟ کیا خوف سے تمہارے ہوش و حواس اڑے ہوئے ہیں؟ ملاقات کی ابتداء کیوں نہ ہم ہم آنغوш ہو کر کریں۔“ وہ آگے بڑھا اور میرے کپڑوں پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ اس وقت تک میں بیک میں ہاتھ ڈال کر پستول نکال پھیلی تھی۔ ”اگر تم ہم آنغوشی ہی چاہتے ہو تو وہ یہ ہے۔“ یہ کہہ کر میں نے اسے وہیں شوٹ کر دیا۔ دو، تین، یا شاید چار بار۔ اب یہ مجھے پوری طرح سے یاد نہیں۔ یہ تمہیں پولیس روپورٹ سے مل جائے گا کہ کتنی دفعہ۔ میں تمہیں بتا دوں کہ یہ میرے لئے کوئی نئی بات نہ تھی کہ کوئی مجھ سے ہم آنغوشی کے لئے کہے اور میرے لباس کو چھپھیرے۔ جس نے ۱۳ سال کی عمر سے لوگوں کے گھروں میں کام کیا ہو وہ اس کی عادی ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ شخص اور مجھ سے ہم آنغوشی کی خواہش۔۔۔ اس نے مجھے حیرانی اشتعال دلا دیا۔ شاید اس کو یہ اندازہ نہیں تھا کیونکہ چند سینئنڈ اس نے مجھے حیرانی سے دیکھا، بالکل کسی فلمسی میں کی طرح۔ پھر وہ فرش پر گر گیا۔ میرا خیال ہے کہ وہ فوراً ہی مر گیا۔ میں نے پستول وہیں پھینکا اور وہاں سے بھاگ کر دوبارہ بار میں آئی۔ مجھے دیکھ کر پیش کو حیرانی ہوئی، کیونکہ مجھے گئے ہوئے ابھی آدھ گھنٹہ ہی ہوا تھا۔ میں نے بار میں پیش کی مدد کرنی شروع کر دی۔ اس بار میں نے کوئی ڈانس نہیں کیا۔ میں مسلسل یہ سوچتی رہی کہ جو ہو چکا ہے کیا یہ حقیقت ہے؟ اس دوران بار بار پیش میرے پاس آتا اور پوچھتا۔ ”کیا تمہارا بوائے فرینڈ آج نہیں آئے گا؟“ میں جواب میں کہتی ”نظر تو ایسا ہی آتا ہے۔“ میں نے یہ ظاہر کیا کہ مجھے کوئی خاص پرواہ بھی نہیں ہے۔ ۲ بجے تک میں بیک، شتاب اور شمپین کی کمی بو تلیں کھول چکی تھی۔ گاہکوں کو کھانے کے لئے اسنیک دے چکی تھی۔ پھر میں پیش کو الوداع کئے بغیر چلی آئی۔ پہلے تو میں چرچ گئی جماں شاید میں ایک گھنٹہ رہی۔ اس دوران میں اپنی ماں کی غربت اور بے چارگی کے بارے میں سوچتی رہی۔ اپنے باپ کے بارے میں کہ جو ہمیشہ حکومت، چرچ، انتظامیہ، افروں غرض ہر چیز کے بارے میں شکایتیں کرتا رہتا تھا، لیکن جب اس کا ان میں سے کسی سے واسطہ پڑتا تھا تو یہ ان کے سامنے رینگتا، منہ

بورتا گڑ گزاتا اور خود کو نیل کرتا تھا۔ میں نے اپنے شوہر بیٹ لوح کے بارے میں سوچا کہ جس نے میرے بارے میں نونگیس سے کیا کیا جھوٹ بولے تھے۔ اپنے بھائی کے متعلق کہ، جب سے میں نے ملازمت کی تھی وہ کسی نہ کسی بہانہ مجھ سے روپیہ اٹھنے کی فکر میں رہتا تھا۔ کبھی موڑ بائک، کبھی کپڑوں اور کبھی جوتوں کے لئے۔ پادری کے بارے میں کہ جو اسکوں میں مجھے ”ہماری پنک کئی“ کہا کرتا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ اس کا کیا مطلب تھا؟ مگر جب ساری کلاس نہتی تو میں واقعی شرم سے پنک ہو جاتی تھی اور لذوگ کے بارے میں۔ اس کے بعد میں قریبی سینما گئی، مگر فلم کو ادھورا چھوڑ کر دوسرے چرچ چلی گئی۔ کارنول کے موقع پر ایک ہی جگہ ہوتی ہے کہ جہاں سکون مل سکتا ہے۔ میں نے اس مردہ شخص کے بارے میں سوچا کہ جو میرے اپارٹمنٹ میں پڑا تھا۔ اس کا نہ مجھے افسوس تھا اور نہ پشیمانی۔ وہ مجھ سے ہم آغوشی چاہتا تھا۔ اس کا بدلہ میں نے اسے دیدیا۔ اسی لمحے میں نے سوچا کہ یہ وہی شخص تھا جو راتوں میں مجھے فون کرتا تھا۔ اور یہی وہ شخص تھا کہ جس نے غریب ایلزے کو فون کر کے اذیت پہنچائی تھی۔ اب مجھے اندازہ ہوا کہ یہ اس کی آواز تھی۔ اس لئے میں نے اسے بولنے دیا تاکہ مجھے یقین ہو جائے۔ اس کے بعد اچانک مجھے کافی پینے کی شدید خواہش ہوئی اور میں کیفے بیلے رنگ چلی گئی، ریسٹورانت میں نہیں بلکہ کچن میں۔ میں کیتھے بیلے رنگ سے ہوم آکنامکس اسکوں سے واقف ہوں۔ کیتھے میرے ساتھ مجبت سے پیش آئی۔ اگرچہ وہ مصروف تھی مگر اس نے اپنی کافی میں سے ایک کپ تیار کر کے مجھے دیا۔ اس کے بعد اس نے ایک پریس اخبار میں جو کچھ آیا تھا اس پر بات چیت کی۔ اگرچہ اس کا روایہ ہمدردانہ اور مشفقاتانہ تھا، مگر مجھے اندازہ ہوا کہ وہ اخباری خبروں میں سے کچھ کو ضروری سمجھ رہی ہے۔ بہرحال، مشکل یہ ہے کہ لوگوں کو کیسے ہتایا جائے کہ یہ سب جھوٹ ہے؟ میں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی، مگر جلد ہی میں نے اندازہ لگایا کہ میں اس میں کامیاب نہیں ہو سکی ہوں۔ پھر اس نے آنکھ مارتے ہوئے شرات سے پوچھا۔

”کیا تم واقعی اس شخص سے محبت کرتی ہو؟“

میں نے کہا ”ہا۔“ میں نے کافی کے لئے اس کا شکریہ ادا کیا اور باہر چلی آئی۔ پھر نیسی لی اور پولیس افسر موڈنگ سے ملنے روانہ ہو گئی کیونکہ وہ میرے ساتھ بڑی خوش اخلاقی سے پیش آیا تھا۔“

